...شاء الله لا قوة الا بالله

...ل منبع علم و حلم مخدوم ... فیض عام ...

...عبد الرحمن ... محمد ... خان ... مصطفیٰ خان ...

...مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۶۶ھ

جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲ دوم غرہ شوال سنہ ۱۲۸۳ ہجری مطابق ۹ فروری سنہ ۱۸۶۷ع نمـ

بعد حمد خدائے علیم و حکیم اور نعت رسول کریم علیہ علی آلہ و اصحابہ الصلوۃ والتسلیم کے بندہ رحمت بے پایان حضرت ایزد منّان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان ہمبرادر کوچک محمد مصطفے خان مغفور خدمت مین شائقین علم دین اور طالبین مسائل شرع متین عرض کرتا ہی کہ زمانہ پیشین مین اکابر علما کے باعث سے ترقی علم دین کی اسقدر ہوئی اثر آج تک باقی ہی لیکن اس عصر مین بسبب سستی اور کاہلی اور بے رغبتی کے اسـ ہمت اور توفیق مسلمانون مین آگیا ہی کہ اوسکے باعث سے صورت اندراس علم کی ـ نمایان ہی پس ایسے وقت مین سب مسلمان بھائیون کو واجب ہی کہ علمائے سابقین مین جو باقی رہ گئے ہین اونکی ذات بابرکات کو متبرک اور غنیمت جان کر اونکی تعظیم اور

...بات دنیوی اور ذریعہ نجات اُخروی کا سمجھین اور جو بسبب کم نصیبی
...ین ...یشان صحبت اونکی سے محرومی حاصل ہی تو اس صورت مین چاہیے
...م کو حرز بازو اور تعویذ گلو جانین اور اونکے فتوے کو دستور العمل کار روائی اپنی کا
...لیکن ازبسکہ بہم رسی اونکی تکلف سے خالی نہین اور ہر شخص پر یہ بات بخوبی جالی نہین کسکی
...ہ اور کس کا قول معتمد ہی نظر بران اس عاجز نے بغرض نام اتہ بات تجویز کی کہ جو مقدمات
...ن حنفیہ کے حضور مین پیش ہو کر مسجل بدستخط اونکے ہوئے ہین اونکی اشاعت کرکے
...ن سے سب ک... الامال کرے اور سوا اسکے جن صاحبون کو کچھہ ضرورت واقع ہو
...ادری تحریر کرکے مع عہ مطبع نظامی واقع کانپور مین ارسال کرین علماء دہلی
...ر اور لکھنو سے دستخط کراکے اونکی خدمت مین بھیجے جائینگے اور یہ ذر...
...سول خط مین صرف ہوگا بعد اسکے پھر وہ استفتا داخل اس مجموعہ کے ہوگا اور
...کا نام **فیض عام** رکھا ایزد تعالی و تقدس برکت دے اور اوسکی ترقی کی
...زانی کرے دوسری غرض تا لقان علم دین کی خدمات مین یہ ہی کہ جن صاحبون
...ستفتارات دستخطی جناب شاہ عبد العزیز قدس سرہ و دیگر علمای کبار موجود ہون
...بت اصل یا نقل بسبیل ڈاک ارسال فرمائین تا کہ وہ بھی اس مجموعہ مین داخل کیے جائین
...صارف اسکے بہت ہین لیکن بخیال نفع رسانی خلائق بہت کم قیمت مقرر کی اور
...ی کے ایک مجموعہ استفتاہای مسائل ضروریہ کا مرتب کرکے خدمت شائقین مین مرسل ہوگا
دوام کے واسطے خریداری چاہین اپنے اپنے نام و نشان سے آگاہی فرماوین کہ وقت طبع اسی قدر چھاپا جاوےگا

سوال ما قولہم رحمہم اللہ تعالیٰ

اس مسئلے مین کہ ایک شخص کہتا ہی کہ تراویح اصلاً ثابت نہین پس یہ قول صحیح ہی یا نہین اور ایک شخص کہتا ہی کہ تراویح آٹھ رکعت سنت نبویہ ہی اور بیس مین سے باقی یعنی بارہ رکعت مستحب سنت خلفاے راشدین ہی پس شخص اس قول سے حنفیت سے خارج ہوا یا نہین اور نماز اسکے پیچھے درست ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب ہو الموفق للصواب

جو شخص کہتا ہی کہ تراویح اصلاً ثابت نہین اوسکا یہ قول سراسر باطل ہی کہ رمضان شریف کی کئی راتون مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تراویح بجماعت پڑھنا اور پھر بخوف فرضیت ترک فرمانا بروایات صحیحہ بلا خلاف ثابت ہی فتح المنان مین لکھا ہی کہ صحاح ستہ مین روایات متعددہ مختصر و مطول بطرق صحیحہ اس باب مین وارد ہین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الثَّانِيَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى بِرِجَالٍ بِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ الْحَدِيثَ البتہ تعداد رکعت میں روایت مختلف ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گیارہ رکعتیں مع وتر کے مروی ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیس رکعتیں علاوہ وتر کے آئی ہیں ہر چند محدثین نے اس حدیث کی اسناد کو ضعیف کہا ہے کہ اس میں ابو شیبہ ابراہیم ایک راوی ضعیف ہے اور یہ روایت معارض ہے روایت حضرت عائشہ ہے کہ صحیحین میں ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً لیکن خلفائے راشدین اور صحابہ و تابعین کو بلا نکیر بیس رکعت تراویح پر مواظبت و مداومت رہی اور حضرت عمر کے عہد برکت مہد سے آج تک برابر بیس رکعت بلا خلاف ادا ہوا کی اسی پر صحابہ و تابعین کا گویا اجماع ہوا اور یہی امر معمول بہا رہا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُومُونَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى عِشْرِينَ رَكْعَةً اور موطا میں یزید بن رومان سے مروی ہے قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلٰثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً يَعْنِي مَعَ الْوِتْرِ اور چونکہ تعداد رکعات نماز میں رائے کو دخل نہیں اس لیے محققین علمائے

محدثین نے لکھا ہے کہ خلفاے راشدین کا بیس رکعت پر مواظبت کرنا قرینہ صحت روایت
ابن عباس رض ہے اور تعارض حدیث حضرت عایشہ رض اسطرح دفع کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عادت شریف تعداد رکعات صلوۃ اللیل مین مختلف تھی حضرت عایشہ رض نے اپنے
علم کے موافق وہ روایت کی اور بیس رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت میمونہ رض کے
گھر مین ابن عباس رض نے دیکھی ہوگی ارکان اربعہ مین بعد ذکر روایت ابن عباس رض کے لکھا ہے
قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْحَقِّ قَالُوْا إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ وَّيُعَارِضُهُ حَدِيْثُ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ لَا مُعَارَضَةَ لِأَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّمَا أَخْبَرَتْ بِمَا عَلِمَتْ وَلَعَلَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِيْ بَيْتِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَيْمُوْنَةَ وَشَاهَدَ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُوَاظَبَةُ الصَّحَابَةِ عَلٰى عِشْرِيْنَ قَرِيْنَةُ
صِحَّةِ ذٰلِكَ الرِّوَايَةِ انتہی اور فتح المنان فی تایید مذہب النعمان مین وہ روایتین اور نیز مواظبت
خلفاے راشدین کی بیس رکعت پر اور ایک نکتہ حلیمی سے بیس رکعت مقرر ہونے کا نقل کرکے
لکھا ہے وَلَا يَذْهَبُ عَلَيْكَ أَنَّ تَقْدِيْرَ الْأَعْدَادِ مِنْ غَيْرِ سَنَدٍ مِّنْ جَانِبِ
الشَّارِعِ لَا يَجُوْزُ بِمِثْلِ هٰذِهِ النُّكْتَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا الْحَلِيْمِيُّ فَالظَّاهِرُ أَنَّهُ
قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ
ابْنِ عَبَّاسٍ فَاخْتَارَهُ عُمَرُ انتہی ردالمحتار حاشیہ درمختار مین ہے ذُكِرَ فِي الْاِخْتِيَارِ
أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ سَأَلَ أَبَا حَنِيْفَةَ عَنْهَا وَمَا فَعَلَهُ عُمَرُ فَقَالَ التَّرَاوِيْحُ
سُنَّةٌ مُّؤَكَّدَةٌ وَّلَمْ يَتَخَرَّجْهُ عُمَرُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ مُبْتَدِعًا

ولکم یأمر به الا عن اصل لدیه وعهد من رسول الله صلی الله علیه وسلم
انتہی غرض اسی جہت سے جمہور حنفیہ مجموع بیس رکعت تراویح کو سنت موکدہ عینی اور جماعت
تراویح کو سنت موکدہ کفایہ فرماتے ہین کہ مواظبت خلفاے راشدین دلیل سنت ہے حنفیہ
کے نزدیک جس امر دین پر مواظبت خلفاے راشدین ثابت ہو وہ بھی سنت ہوگی اور
اوس کا لزوم اور اسارت ترک مثل لزوم و اسارت ترک سنت موکدہ ہو یہ ہے لقوله علیه السلام
علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین الحدیث اسی واسطے
علماے اصول نے سنت کی تعریف شرعی اسطرح کی ہے کہ هي اسم للطريقة المسلوكة
في الدين كذا في اصول البزدوي ونور الانوار وغيرهما تا کہ طریقہ نبوۃ
اور طریقہ اصحاب کرام دونون کو شامل ہو جاوے اور علماے اصول نے تصریح کی ہے کہ طریقہ
صحابہ پر بھی مطلق سنت کا اطلاق آتا ہے نور الانوار مین لکھا ہے ان السنة تقع على
طريقة النبي وغيره من الصحابة الى ان قال وهي نوعان سنة الهدى
وتاركها يستوجب اساءة والثاني الزوائد وتاركها لا يستوجب
اساءة انتہی ملخصا اور اصول بزدوی مین ہے ان السنة عندنا تقع على
سنة النبي وغيره ردالمحتار حاشیہ در مختار مین ابن کمال کی شرح تغییر التنقیح
سے منقول ہے بلا منع الترك ان كان مما واظب عليه الرسول صلى الله
عليه وسلم او الخلفاء الراشدون من بعده فسنة والا فمندوب ونفل
انتہی اور تنقیح و توضیح مین جو معنی سنت کے مانے ہین اوسکی یہ وجہ ہے کہ اوسمین

ایک فصل جداگانہ وجوب تقلید صحابی کے بیان مین منعقد کی ہی کہ اوسکا مآل اسی طرف ہی اور خاص امام ابوحنیفہ کوفی سے حسن ابو یوسف نے روایت کی ہی کہ اَنَّهَا سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ اور تمام متون و شروح و فتاوائے فقہ حنفیہ مین سنت موکدہ ہونا مجموع بیس رکعت کا مصرح و مفہوم و صحیح ہی جیساکہ عبارات مرقومۃ الذیل سے واضح ہوگا اور ابن ہمام نے فتح القدیر مین جو استحباب بعض رکعات کا بحسب اقتضائے دلیل غیر قبولہ جمہور لکھا ہی وہ مخالف جمہور حنفیہ ہی کہ خود علامہ ابن ہمام اوسی بحث کے آخر مین لکھتے ہین فَظَاهِرُ كَلَامِ الْمَشَائِخِ اَنَّ السُّنَّةَ عِشْرُوْنَ وَمُقْتَضَى الدَّلِيْلِ مَا قُلْنَا اس سے معلوم ہوا کہ یہ راے محقق ابن ہمام کی مخالف کلام مشائخ اور غیر معمول اور غیر مختار حنفیہ ہی اور قابل افتا اور استناد نہین اسیواسطے جامع الرموز و در مختار وغیرہ مین لکھا ہی کہ تراویح باجماع صحابہ و من بعدہم من الائمہ سنت موکدہ ہی تو جو شخص بعض رکعت تراویح کو سنت اور بعض کو مستحب کہتا ہی اوسکا قول بھی مخالف جمہور حنفیہ اور خاص امام ابوحنیفہ کے قول کے بھی خلاف ہی بعض کتب فقہیہ مین مثل برجندی و جامع الرموز کے لکھا ہی کہ سنیت مجموع تراویح کا منکر ضال و مردود الشہادۃ ہی تو ایسا قول مخالف جمہور ہرگز صحیح نہین اور او قائل حنفیت سے بھی خارج ہی بشرطیکہ یہ قول غیر مختار محض اس قصد سے اوس نے اختیار کیا ہو کہ جمہور حنفیہ سے مخالفت کرے جیسا اسوقت مین بعض غیر مقلد و غیر محتاط بعض مسائل خلافیہ مین کرتے ہین کہ اس صورت مین اوس نے حنفیت سے خروج کا خود التزام کیا ہی لیکن نماز اوسکے پیچھے درست ہی کہ صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ وارد ہی و ہذہ عبارۃ القوم فی کنز الدقائق +

فصل في التراويح

وسن في رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات الخ انتهى وفي وقاية الرواية
وسن للتراويح عشرون ركعة بعد العشاء قبل الوتر وفي شرح الوقاية
انما كانت التراويح سنة لانه واظب عليها الخلفاء الراشدون والنبي
عليه السلام بين العذر في ترك المواظبة وهو مخافة ان تكتب علينا
انتهى وفي ذخيرة العقبى لحسن الچلبي انما يدل مواظبتهم على سنيتها لقوله
عليه السلام عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي انتهى
وفي جامع الرموز شرح مختصر الوقاية للعلامة القهستاني وسن التراويح على الصحيح
للرجال والنساء جميعا سنة مؤكدة باجماع الصحابة ومن بعدهم من
الامة منكرها مبتدع ضال مردود الشهادة كما في المضمرات وقال
صلى الله عليه وسلم ان الله سن لكم قيامه فيكون سنة الله ومرضية
لنبيه مع الصحابة اربع ليال كما في البخاري وانما ترك المواظبة
عليها خشية الافتراض علينا وصلوا بعده فرادى الى ايام عمر
بن الخطاب ثم تقاعدوا عنها فجمعهم على ابي بن كعب بلا نكير من
احد وهي جمع ترويحة ايصال الراحة مرة واحدة ثم سمي بها كل
اربع من عشرين ركعة للاستراحة بعدها انتهى وفي كمال الدراية شرح
مختصر الوقاية للعلامة الشمني وسن التراويح لان النبي صلى الله عليه وسلم

اَنَّ اِقَامَتَهَا وَبَيَّنَ الْعُذْرَ فِي تَرْكِ الْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهَا كَمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ النَّاسُ ثُمَّ
صَلَّى مِنَ الثَّانِيَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ
فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّي خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ
فِي رَمَضَانَ زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الصَّوْمِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ
فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي
بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ اِنِّي اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ
اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجَ مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ
يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِي تَنَامُوْنَ
عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُوْمُوْنَ فِيْهَا وَيُرِيْدُ بِهٖ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ
اَوَّلَهُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ
قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَفِي الْمُحِيْطِ
بِالْجَمَاعَةِ سُنَّةٌ فَمَنْ تَرَكَ التَّرَاوِيْحَ فِي الْجَمَاعَةِ وَصَلَّاهَا فِي الْبَيْتِ
فَقَدْ اَسَاءَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ اِقَامَتَهَا بِالْجَمَاعَةِ سُنَّةٌ

علی الکفایة حتی لو ترک اهل المسجد کلهم اساءوا واثموا انتهی وفی شرح
منیة المصلی للعلامة الحلبی ومن السنن المؤکدة التراویح جمع ترویحة سمیت
بها کل اربع رکعات منها للاستراحة بعدها وهی سنة مؤکدة فی
الصحیح واظب علیها الخلفاء الراشدون والنبی علیه السلام بین
العذر فی ترک المواظبة وقال علیه السلام علیکم بسنتی وسنة
الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدی وقال علیه السلام ان
الله فرض علیکم صیام رمضان وسن لکم قیامه واقامتها بالجماعة
سنة ایضا وعن ابی یوسف ان امکنه اداؤها فی بیته مع مراعات
سنتها فهو افضل الا ان یکون فقیها یقتدی به والاصح ان الجماعة
فیها افضل وعلیه الجمهور لکنها سنة علی الکفایة انتهی وفی الهدایة
قال یستحب ان یجتمع الناس فی شهر رمضان بعد العشاء فیصلی بهم
امامهم خمس ترویحات کل ترویحة بتسلیمتین ویجلس بین کل
ترویحتین مقدار ترویحة ثم یوتر بهم ذکر لفظ الاستحباب والاصح
انها سنة کذا روی الحسن عن ابی حنیفة لانه واظب علیها الخلفاء الراشدون
والنبی علیه السلام بین العذر فی ترک المواظبة وهو خشیة ان یکتب
علینا انتهی وفی الدر المختار شرح تنویر الابصار التراویح سنة مؤکدة
لمواظبة الخلفاء الراشدین للرجال والنساء اجماعا الی ان قال ومن

عِشْرُونَ رَكْعَةً وَفِي حَاشِيَةِ رَدِّ الْمُحْتَارِ لِلْعَلَّامَةِ ابْنِ عَابِدِينَ قَوْلُهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ صَحَّحَهُ فِي الْهِدَايَةِ وَغَيْرِهَا وَهُوَ الْمَرْوِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَذَكَرَ فِي الْاِخْتِيَارِ أَنَّ أَبَا يُوسُفَ سَأَلَ أَبَا حَنِيفَةَ عَنْهَا وَمَا فَعَلَهُ عُمَرُ فَقَالَ التَّرَاوِيحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَلَمْ يَتَخَرَّجْهُ عُمَرُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مُبْتَدِعًا وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ إِلَّا عَنْ أَصْلٍ لَدَيْهِ وَعَهْدٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُنَافِيهِ قَوْلُ الْقُدُورِيِّ إِنَّهَا مُسْتَحَبَّةٌ كَمَا فَهِمَهُ فِي الْهِدَايَةِ عَنْهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا قَالَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَهُوَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْاِجْتِمَاعَ مُسْتَحَبٌّ وَلَيْسَ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ التَّرَاوِيحَ مُسْتَحَبَّةٌ كَذَا فِي الْعِنَايَةِ وَفِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي وَحَكَى غَيْرُ وَاحِدٍ الْإِجْمَاعَ عَلَى سُنِّيَّتِهَا وَتَمَامُهُ فِي الْبَحْرِ قَوْلُهُ لِمُوَاظَبَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ أَيْ أَكْثَرِهِمْ لِأَنَّ الْمُوَاظَبَةَ عَلَيْهَا وَقَعَتْ فِي أَثْنَاءِ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَوَافَقَهُ عَلَى ذَلِكَ عَامَّةُ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ إِلَى يَوْمِنَا هَذَا بِلَا نَكِيرٍ وَكَيْفَ لَا وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ كَمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ انْتَهَى وَفِي الْأَرْكَانِ الْأَرْبَعَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ عَلَيْنَا لَا شَكَّ فِيهِ لِأَنَّ سُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ كَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللُّزُومِ وَالْإِسَاءَةِ فِي التَّرْكِ فَإِنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَتِهِ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ

تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه أبو داود والإمام أحمد ومحدثات الأمور ما حدثت بعد زمان الخلفاء الراشدين كخطبة مروان قبل صلوة العيد وجعل الجودة مقومة في الأموال الربوية إذا قوبلت عنها حدثت زمان معاوية وما حدث من الخلفاء الراشدين فسنة بلا شك يجب الأخذ بها واتباعها بالنص القاطع ومنه التراويح إلى أن قال وأما تقرر أمر التراويح على عشرين ركعة والوتر فلما قال يزيد بن رومان كان الناس يقومون في زمن عمر في رمضان بثلث عشرين ركعة أخرجه الإمام مالك انتهى وفي خزانة المفتين التراويح سنة مؤكدة للرجال والنساء وهو الصحيح إلى أن قال ومقدار التراويح عشرون ركعة خمس ترويحات بعشر تسليمات يسلم في كل ركعتين انتهى وفي مواهب الرحمن وسن على الأصح وقيل يستحب أن يصلي في شهر رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات انتهى هذا والله أعلم بالصواب وعنده أم الكتب ولما آثرت الانتهاب وأبيت بالأطناب إنما هو لمن يبغي الحق من أولي الألباب ولعلما لمن نفوه مجيبا برأيه ما يعجب العجاب مخالفا لما استصوبه الأحبار القباب

كتبه محمد عبد الله الحسيني الواسطي البلگرامي عامله الله بلطفه السامي

اجاد من اجاب والله اعلم بالصواب
محمد لطف الله

هو الملهم للصدق والصواب

رحمت خدا مجیب مصیب پر کہ سنت موکدہ ہونا بیس رکعت نماز تراویح کا جمہور حنفیہ کے
نزدیک بشہادت روایات معتمدہ ثابت کرکے منکرین پر دائرہ انکار تنگ کردیا اور
اوسکے مویدات سے ہی عبارت ملتقی الابحر کی وھی هٰذہٖ التَّرَاوِیْحُ سُنَّةٌ مُؤَکَّدَةٌ
فِی کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَبْلَ الْوِتْرِ وَبَعْدَہٗ بِجَمَاعَةٍ عِشْرُوْنَ
رَکْعَةً بِعَشْرِ تَسْلِیْمَاتٍ وَّجَلْسَةٍ بَعْدَ کُلِّ اَرْبَعٍ بِقَدْرِهَا وَالسُّنَّةُ فِیْهَا
الْخَتْمُ مَرَّةً فَلَا یُتْرَكُ لِکَسَلِ الْقَوْمِ قِیْلَ وَیُکْرَہُ قَاعِدًا مَّعَ الْقُدْرَةِ عَلَی
الْقِیَامِ وَیُوْتَرُ بِجَمَاعَةٍ فِیْ رَمَضَانَ فَقَطْ وَالْاَفْضَلُ فِی السُّنَنِ الْمَنْزِلُ اِلَّا
التَّرَاوِیْحُ انتہی عاقل خبیر پر پوشیدہ نرہے کہ اس عبارت سے سنت موکدہ ہونا ۱۴
مجموع بیس رکعت تراویح کا صراحۃً بھی ثابت ہی اشارۃً بھی کیونکہ جملہ التَّرَاوِیْحُ
سُنَّةٌ مُؤَکَّدَةٌ الخ صراحۃً اس مطلب پر دلالت کرتا ہی و جملہ وَیُکْرَہُ قَاعِدًا مَّعَ
الْقُدْرَةِ عَلَی الْقِیَامِ اشارۃً اس مضمون پر دال ہی اسلیے کہ باوجود قدرت قیام کے
بیٹھکر ادا کرنا مستحب کا مکروہ نہیں ہی بلکہ سنت موکدہ کا وعلی ہذا القیاس جملہ اخیرہ
وَالْاَفْضَلُ فِی السُّنَنِ الْمَنْزِلُ اِلَّا التَّرَاوِیْحُ سے بھی یہی مضمون مفہوم ہوتا ہی کما
لایخفی علی من لہ ادنی تامل اور جبکہ سنت موکدہ ہونا مجموع بیس رکعت تراویح کا ثابت
ہوا پس جو شخص کہ محض براہ نفسانیت بلا تاویل اسکا انکار کرے بلاشبہ وہ شخص
ضال اور مبتدع اور مردود الشہادۃ ہی اور یہی مراد ہی عبارت مضمرات سے جسکو علامہ

قہستانی نے جامع الرموز میں نقل کیا ہے اور سو یہ ہے منکرہا مبتدع ضال مردود الشہادۃ پس اگر کوئی نافہم اس مضمون کو عائد کرے ابن ہمام صاحب فتح القدیر کی طرف تو ع برین عقل و دانش بباید گریست کیونکہ علامہ ابن ہمام قائل ہیں نہ منکر اگرچہ تاویل اونکی جمہور حنفیہ کے نزدیک مقبول نہیں ہے واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم و احکم

نمقہ العبد الخامل محمد عادل عامل اللہ سبحانہ بفضلہ الشامل و جعلہ من الآمنین یوم الرجف و الزلازل

ہو المصیب

منکر سب بیس رکعت تراویح کا مفترق جماعت مسلمین ہے قول اوسکا منافی ہے سلف اور خلف علمای اہل سنت کے متون اور شروح میں یہ مسئلہ مذکور ہے اہل ایمان کے واسطے اوسکی راے پر ہرگز گوش بر آواز نہیں ہونا چاہیے ایسا شخص بحضور قاضی اسلام مستحق تعذیر ہے قول اوسکا مردود اور گمراہ ہے واللہ اعلم و علمہ احکم +

کتبہ العبد المعتصم سراج احمد عفا اللہ عنہ

ہو الموفق والمعین

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط

کتبہ محمد عبد الغفار عفی عنہ

نقل تحریر حضرت مولانا	ہو المجیب المصیب	شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز

در باب تراویح چنانکہ در حدیث صحیح وارد شدہ ست مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

15

ہمچنین در احادیث صحاح دیگر مروی شده است عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَ
أَحْيٰى لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ
وَّعِشْرِيْنَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ إِلٰى
نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى قُلْنَا لَا نُدْرِكُ الْفَلَاحَ
أَيِ السُّحُوْرَ پس وجہ تطبیق درمیان این روایات کہ دلالت بر زیادت کمی وکیفی نماز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در رمضان بر غیر آن میکند و دران روایت کہ نفی زیادت میکند
اینست کہ آن روایت محمول بر نماز تہجد ست کہ در رمضان وغیر رمضان یکسان بود
وغالبا عددش بقدر یازده رکعت مع الوتر میرسید ودلیل بر حمل آنست کہ راوی این حدیث
ابو سلمہ در تتمہ این روایت میگوید قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ
قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ كَذَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وظاہر ست کہ نوم قبل از وتر در نماز تہجد متصور میشود نہ در غیر آن
و روایات زیادت محمول بر نماز تراویح ست کہ در عرف آنوقت بقیام رمضان مسمی بود
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حق آن فرموده است مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا
وَّاحْتِسَابًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ولہذا در کتب حدیث باب قیام

رمضان را جدا گانه از باب قیام اللیل که عبارت از تہجد ست منعقد کرده اند بالجمله
از احادیث مذکوره والفاظ مسطوره یعنی مزید جد و اجتهاد در احیاے لیله شد
میزر و ترغیب قیام رمضان اینقدر معلوم شد که عدد رکعات صلوة در لیل
رمضان نسبت غیر رمضان بسیار بود و در مصنف ابن ابی شیبه و سنن بیهقی بروایت ابن عباس رض
وارد شده که کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی رمضان
فی غیر جماعة عشرین رکعة والوتر اما بیهقی این روایت را تضعیف کرده
بعلت آنکه راوی این حدیث ابو شیبه جد ابی بکر بن ابی شیبه ست حال آنکه ابو شیبه
آن قدر ضعف ندارد که روایت او مطروح کرده شود آرے اگر معارض او حدیثے
صحیحے بود البته ساقط مے شد وقد سبق ان ما یتوهم معارضا له
اعنی حدیث ابی سلمة عن عائشة المقدم ذکره لیس معارضا بالحقیقة
فبقی سالما کیف وقد تأید بفعل الصحابة کما روی البیهقی
باسناد صحیح عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی
عهد عمر بن الخطاب فی شهر رمضان بعشرین رکعة وروی
مالک فی الموطأ عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون
فی زمن عمر بثلث وعشرین وفی روایة باحدی عشرة
و بیهقی درین هر دو روایت جمع نموده ست باین طریق که اول صحابه کرام عدد
یازده را که عدد مشهور تہجد آنحضرت صلے الله علیه وسلم بود درین نماز هم اختیار کرده بودند

لِلْعِلَّةِ الْمُشْتَرَكَةِ بَيْنَهُمَا وَهُوَ اَنَّ كُلًّا مِّنْهُمَا صَلٰوةُ اللَّيْلِ

وچون نزد ایشان ثابت شد که آنحضرت صلی الله علیه وسلم درین ماه درین قیام زیادت ازان عددے فرمودند و بعشرین می رسانیدند پس بعد عدد بست و را اختیار کردند و برین عدد اجماع شد و اختیار اصحاب کرام امرے را که دران عقل را مدلخلت نباشد محمول بر تعلم قولے یا فعلے ازان حضرت صلی الله علیه وسلم می باشد كَمَا تَقَرَّرَ فِيْ اُصُوْلِ الْحَدِيْثِ و بعد از تحقق اجماع در قرون متاخره مراعات این عدد هم از ضروریات گشت و لهذا فقها بر بیست عدد اتفاق دارند و در اختیار این عدد وجوه دیگر هم بطریق نکات بیان کرده اند از انجمله اینکه در غیر رمضان صلوة اللیل که عبارت از تهجد ست مع وتر یازده عدد وارد شده آنرا در رمضان که وقت جد و تشمیر ست سوائے یک رکعت وتر عَلٰی مَا هُوَ فِیْ رِوَایَةٍ مضاعف کردند و نیز عدد در روایت پنج و قتی نزد اکثر شافعیه بده میرسد که تضعیفش بست مے باشد هکذا افاد مولانا عبد العزیز الدهلوی رحمه الله تعالی 18

و مختار حضرت شاه ولی الله قدس سره درباب تراویح آنست که بدل تهجد ست و چون اصحاب کرام از اقوال و افعال آنحضرت صلی الله علیه وسلم دانسته بودند که تهجد درین ماه نسبت بسائر سال زیاده تر مؤکد ست و تیسیر هم منظور آنجناب بود درین نماز لبسه ۳ وجه تصرف کرده برائے تیسیر قرار دادند اول اجماع در مساجد و همین ست معنی نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ که حضرت

۵۷ دلیل اشتراک کی درمیان دونوں نماز کے اور ہونا ہر ایک نماز کا نماز رات کی ۱۲

عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ و نَوَّرَ اللّٰہُ قَبْرَ عُمَرَ کَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَنَا
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمود دوم اداے آن در اول شب حال آنکہ
صَلٰوۃُ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَۃٌ وہمین ست معنی قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ
وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ ولہذا ہر دو امیر
کبیر بلکہ اکثر اعاظم صحابہ در خانہاے خود این قیام را در آخر شب ادا
مے کردند سوم تضعیف عدد کہ از یازدہ بہ بست رسانیدند تا عمل بتاکید
زائد کہ درین باب فہمیدہ بودند بیشتر شود و بسبب تضعیف عدد فضیلت وقتیہ
کہ از دست رفتہ است منجبر گردد الحاصل چون مسنونیت تراویح بعدد بست
رکعت ثابت و متحقق بالاجماع ست منکر آن لامحالہ مبتدع باشد واللہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم نمقہ العبد المذنب الاواہ محمد سعد اللہ
جَعَلَ عُقْبَاہُ خَیْرًا مِّنْ اُوْلَاہُ وَوَفَّقَ لِمَا یُحِبُّہٗ وَیَرْضَاہُ

شریعت رسول اللہ
حامی
قاضی و مفتی محمد سعد اللہ
سنہ ۱۲۷۸ ہجری

19

استفتاے حکم طہارت ابدان مشرکین و عدم جواز اکل و شرب بمعیت یہود و نصارے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہ میفرمایند علماے اہل سنت وجماعت در طہارت ونجاست مشرکین و اکل و شرب
بایہود و نصاری درحالیکہ ماکول ایشان محرم شرعی نباشد و ملوث بخمر
نبودہ باشد درست ست یانہ بینوا توجروا

ہوالموفق

چون این سوال متضمن استفسار از دو چیزست یکی طہارت ونجاست مشرکین دوم
جواز وعدم جواز اکل و شرب با یہود و نصاری پس جواب از امر اول اینکہ ۴۰
ایمۂ اربعۂ اہل سنت وجماعت رحمہم اللہ تعالٰی اتفاق کردہ اند بر طہارت ابدانِ
مشرکین و احتجاج نمودہ اند برین مدعا باینکہ در قرن اول از قرونِ ثلثہ مشہود لہا
بالخیر کہ بمضمون صدق انتماے خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ بہترین قرنہا باشد
و ہم بعد ازان شرب از دستہاے مشرکین و از ظروفِ ایشان و پوشیدن
پارچہاے ساختۂ اہل ہند و سند و حبش و مجوس و فارس و خراسان و گرفتن
اشیاے سائلہ ہمچو شہد و روغن کہ مشرکین از بلادِ عجم بدیارِ عرب بدست
خود ہا می بردند بلا نکیر رائج بودہ است پس اگر ابدان ایشان نجس بودے زنہار
این کار از دستِ حضرات مقتبسان انوار نبوت و مقتفیان آثارِ رسالت ظہور

ننمودے خصوصاً ابدانِ مشرکین اہلِ کتاب کہ طهارتش اصلاً محل تردد و انکار
نیست چراکہ نکاح مردان اہل اسلام با زنان اینها بالاجماع حلال ست و اینمعنی دلیلی
ست واضح بر طهارت ابدان اینان و نیز طهارت عرقیکه سیلان می یابد از ابدان
ایشان علاوه اینکه فروکش فرمودن آنحضرت علیه التحیة والثنا بعض اہل کفر را در مسجد
خویش چنانکه آینده مذکور شود منادی ببانگ بلند ست بطهارت ابدان کفار
آرے دخول مشرکین بمسجد حرام و سائر مساجد البته مختلف فیه ست پس نزد
امام شافعی علیه الرحمه منع کرده شوند مشرکین از در آمدن بمسجد حرام خاصةً
نه در باقی مساجد نظر بظاهر آیهٔ کریمهٔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا
21 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا زیراکه امام ممدوح درین آیت از عدم قربان
مجرد عدم دخول مراد گیرند و مذکور در آیت صرف مسجد حرام ست نه غیر آن لهذا
دخول مشرکین را بدیگر مساجد ورای مسجد حرام روا دارند و امام مالک علیه الرحمه
دیگر مساجد را نیز بر مسجد حرام قیاس کرده در آمدن مشرکین را بهیچ کدام مسجد جائز
نشمارند و پیش حنفیه کثرهم الله سبحانه جواز دخول مشرکین شامل ست مسجد حرام
و سائر مساجد را پس اینها در آمدن اوشان را بتمامی مساجد درست انگارند مسجد
حرام باشد یا مسجد نبوی یا مسجد قدس یا غیر آن بدلیل اینکه مراد از نجاست در کریمهٔ
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ نجاست اعتقادی ست که شرک باشد چه قاعدهٔ مقرر
اَلْحُكْمُ عَلَى الْمُشْتَقِّ يُشْعِرُ بِعِلِّيَّةِ الْمَأْخَذِ قاضی است که لفظ مشرکون

آیت محکوم علیہ بنجاست ست ماخذ آن کہ شرک باشد علت حکم مذکور بود و بر ظاہر کہ شرک
تعلق باعتقاد دارد نہ بجسم و مراد از فلا یقربوا المسجد الحرام فلا یحجوا و لا
یعتمروا است چنانکہ عبارت تفسیر حقائق التاویل کہ بتفسیر مدارک شہرت دارد متکفل
تصریح این ہر دو مرادست حیث قال یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ
نَجَسٌ اَیْ ذَوُوْ نَجَسٍ وَہُوَ مَصْدَرٌ یُقَالُ نَجِسَ نَجَسًا وَ قَذِرَ قَذَرًا لِاَنَّ
مَعَہُمُ الشِّرْکَ الَّذِیْ ہُوَ بِمَنْزِلَۃِ النَّجَسِ اِلٰی اَنْ قَالَ فَلَا یَقْرَبُوا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَلَا یَحُجُّوْا وَلَا یَعْتَمِرُوْا کَمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ
بَعْدَ عَامِہِمْ ہٰذَا وَہُوَ عَامُ تِسْعٍ مِّنَ الْہِجْرَۃِ حِیْنَ اُمِّرَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ عَلَی الْمَوْسِمِ وَیَکُوْنُ الْمُرَادُ مِنْ نَہْیِ الْقُرْبَانِ النَّہْیَ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ
فِیْ مَذْہَبِنَا وَلَا یُمْنَعُوْنَ مِنْ دُخُوْلِ الْحَرَمِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَائِرِ
الْمَسَاجِدِ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ یُمْنَعُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ خَاصَّۃً وَعِنْدَ مَالِکٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ یُمْنَعُوْنَ مِنْہُ وَمِنْ غَیْرِہٖ
انتہی و در تفسیر جلالین ست یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ قَذَرٌ
لِخُبْثِ بَاطِنِہِمْ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَیْ لَا یَدْخُلُوا الْحَرَمَ بَعْدَ
عَامِہِمْ ہٰذَا عَامِ تِسْعٍ مِّنَ الْہِجْرَۃِ انتہی و در کمالین حاشیہ جلالین
تحت قول مفسر ای لا یدخلوا الحرم مرقوم ست اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَمُجَاہِدٍ وَعَطَاءٍ اَنَّ الْمَسْجِدَ

الحرام حيث أطلق في القرآن فالمراد به الحرم وبه أخذ الشافعي أنهم لا يدخلوا الحرم أصلاً لتجارة ولا بغيرها إلا بإذن الإمام لمصلحة المسلمين خاصة ولا بأس بذلك عند أبي حنيفة رحمه الله والآية محمولة على منع الدخول على وجه الاستيلاء عليه والقيام بعمارة المسجد كما قبل الفتح والمنع عن الطواف عرياناً أو عن الحج والعمرة كما يدل عليه نداء علي رضي الله عنه يوم النحر أن لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان انتهى پوشیده نماند که ازین عبارت چند فوائد بمعرض استنباط میرسد یکی آنکه بروایت ابن ابی حاتم از ابن عباس وسعید بن جبیر ومجاهد وعطا رضی الله تعالی عنهم ثابت شد که در قرآن مجید هر جا که مسجد حرام اطلاق کرده شود مراد ازان تمامی حرم ست دوم آنکه انچه نزد امام شافعی علیه الرحمه مشرکین از در امدن بمسجد حرام خاصة ممنوع اند پس این ممنوعیت نزد شان علی الاطلاق نیست بلکه مقید ست بعدم ضرورت پس اگر ضرورت مصلحت مسلمین داعی بر دخول مشرکین بمسجد حرام آید اندران حال پیش امام موصوف نیز در امدن شان باذن امام بمسجد حرام باکی ندارد سوم آنکه آیه وافی هدایه که مسوق ست برای ممانعت دخول مشرکین بمسجد حرام پس محمول ست نزد حنفیه بر ممانعت دخول شان بر وجه استیلا چنانکه قبل فتح مکه معمول داشتند یا بر ممانعت از طواف درحالت برهنگی یا بر ممانعت از حج وعمره چنانکه ندای حضرت علی رضی الله عنه باینکه

لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ بران دلالت
میکند و چون خبث و نجاست در اعتقادات مشرکین ست چنانکه بالا مذکور شد
پس دامن ایشان موده بتلویث مسجد بنجاست نمی تواند شد و نیز جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم قاصدان ثقیف را که کفار بودند در مسجد نبوی فرو کش گردانیده اند
پس این فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادل دلیل ست بر جواز دخول مشرکین در مساجد
نمی بینی که بعد مسجد حرام مرتبتی و فضیلتی که مسجد نبوی راست دیگر مساجد را نیست
و هرگاه فرو کشیدن کفار بمسجد نبوی بحکم محکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جائز بدرجه ثبوت
گشت در دامن اوشان بدیگر مساجد چگونه روا نباشد باقی ماند اینکه ظاهر قول او تعالیٰ
فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ دال ست بر عدم جواز دخول مشرکین در مسجد حرام
بعبارة النص و در سائر مساجد باشارة النص و از فرو کش فرمودن آنحضرت علیه
الصلوٰة والسلام والتحیة وفد ثقیف المسجد خود مفهوم خلاف آنست اندرین صورت
(بمعنے قاصدان ۱۲)
وجه تطبیق چه باشد پس باید دانست که مخالفت میانه قول حق تعالیٰ و فعل جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بر مذهب حنفی هرگز لازم نمی آید زیرا که مراد از قول او تعالیٰ
فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا عدم القربان مع الحج والعمرة ست
نه مطلق عدم قربان چنانکه در تفسیر احمدی مذکور ست و آنچه قبل ازین از تفسیر مدارک
منقول شده هم نیز بهمین ست و نیز مؤید ست این مراد را آنکه شیر خدا امیر المؤمنین
علی مرتضی کرم اللہ وجهه روز عید قربان بآواز بلند ندا در داد که لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ
(حج نکرے بعد اس سال کے)

بعد اس سال کے مشرک اور ننگے ہو کر کوئی طواف نہ کرے (margin note)

مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ يعنی حج نگذارد بعد ازین سال مشرکی
وَنه طواف خانهٔ کعبه کند برهنه چنانکه پیشتر ازین از کمالین حاشیهٔ جلالین بحیز نقل آمد پس
حاصل معنی آیت چنان ست که مشرکین بنا بر ادای مناسک حج بمسجد حرام داخل نشوند برین تقدیر
از مجرد دخول مسجد حرام وبالاولی بسائر مساجد بهیچگونه ممنوع نتوانند بود وقرینه برین مراد
قول او تعالی بعد عامهم هذا است چه در صورت ارادهٔ نهی از مجرد دخول درین آیه والی هذا
تقیید به بعد عامهم هذا هیچ فائده نمی بخشد زیرا که مجرد دخول موقت بوقت دون وقت نیست
بخلاف ارادهٔ نهی از دخول مسجد حرام برای گذاردن حج که وجود این فعل البته بعد سال
متحقق میگردد اندرین حال فائده تقیید مسطور از دست نمیرود ونیز قرینه برین مراد
قول او تعالی وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ
که بعد ازین واقع شده زیرا که حاصل معنیش آنست که اگر می ترسید شما بسبب نهی از دخول
مشرکین بمسجد حرام برای حج وعمره ومحتاج شدن خود را بنا بر آنکه کفار بمسجد حرام که
مراد از آن تمامی حرم ست جوق جوق می آیند ودر انجا تجارت اشتغال می ورزند پس
در صورت منهی عنه بودن دخول کفار بمسجد حرام البته عمل تجارت که سبب بقاء ماست
فوت خواهد شد پس نترسید از آن که قریب ست که غنی گرداند شما را خدا از فضل خویش
اگر خواهد از مال اهالی غنیمت یا غیر ذلک واین معنی مناسب نیست مگر نهی را که از دخول
بمسجد حرام برای حج وعمره باشد نه نهی از مجرد دخول را چه بدیهی ست که کفار بموسم حج
گروه گروه برای حج بمسجد حرام می آمدند وعمل تجارت ومعامله خرید وفروخت بکثرت میشد

دهرگاه از آمدن شان بمسجد حرام بنابر حج و عمره نهی نازل گشت البته خوف انسداد باب
تجارت پیدا گردید که آنرا حق تعالی بمقتضای وفور رحمت خویش دفع فرمود و اگر مراد
از نهی مجرد دخول بمسجد حرام بودے اصل منشاء خوف از حصول مقر نبود
چه میتوانند که بمسجد حرام داخل نمی شدند و بیرون حرم در شهر مکه بعمل تجارت میکوشیدند
که سبب بقای آنها می بود بالجمله ازین بیان باحسن وجوه بپیرایهٔ وضوح پوشید که مراد
از قول او تعالی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا نهی از دخول
مشرکین بمسجد حرام از برای ادای حج و عمره است نه نهی از مجرد دخول آنها و قتیکه مجرد
در آمدن شان بمسجد حرام نهی عنه نشد پس جائز باشد اذ لا مانع که و هرگاه جواز در آمدن
شان بمسجد حرام که قبلهٔ جمیع مساجد و افضل آنهاست بپایهٔ ثبوت رسید در آمدن
شان بسایر مساجد بطریق اولی کسوت جواز در بر کشید آمدیم بر اینکه چون از بیان
ماسبق طهارت ابدان مشرکین جا بمعرض ثبوت یافت پس آنچه هادی از ائمهٔ زیدیه
قائل بوده است باینکه مشرکین چون سگ و خوک نجس العین هستند و استدلال نموده است [illegible]
برین مطلب بحدیثے که آنرا ابو الشیخ و ابن مردویه از عبد الله بن عباس رضی الله
تعالی عنهما روایت کرده اند که گفت ابن عباس که فرمود رسول خدا صلی الله علیه وسلم
مَنْ صَافَحَ مُشْرِكًا فَلْيَتَوَضَّأْ أَوْ لِيَغْسِلْ كَفَّيْهِ یعنی هر که مصافحه کند با مشرکی
پس باید که وضو کند یا بشوید هر دو کف دست خود را و بحدیثے که ابن مردویه از هشام
بن عروه وا او از پدر خود و او از جد خویش روایت کرده که گفت جدّ او استقبل

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَنَاوَلَهُ بِيَدِهٖ
فَأَبَى أَنْ يَتَنَاوَلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْخُذَ بِيَدِيْ قَالَ إِنَّكَ
أَخَذْتَ بِيَدِ يَهُوْدِيٍّ فَكَرِهْتُ أَنْ تَمَسَّ يَدِيْ يَدًا قَدْ مَسَّتْهَا يَدُ كَافِرٍ
فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَتَوَضَّأَ فَتَنَاوَلَهُ بِيَدِهٖ فَتَنَاوَلَهَا

یعنی پیش رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل علیه السلام آمد پس گرفت او را دست مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس باز ماند جبرئیل از گرفتن دست مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس فرمود آنجناب علیه الصلوة والسلام یا جبرئیل چه چیز است که منع کرد ترا از اینکه بگیری دست من جبرئیل گفت که تحقیق گرفتی تو دست یهودی را پس مکروه پنداشتم این را که مس کند دست من آن دست را که مس کرده است آن را دست کافر پس طلب فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم آب را پس وضو کرد از ان آب پس گرفت جبرئیل را دست شریف آنجناب نبوت مآب علیه الصلوة والسلام پس گرفت جبرئیل علیه السلام دست مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم را فقط پس قول او قرون بصحت نیست و این استدلال او مخدوش است باینکه وجوب وضو از مس اعیان نجسه در شرع شریف وارد نشده و واجب نیست مگر شستن موضعی که با عیان نجسه رسیده باشد پس اگر مشرک نجس العین بودی در مس او بوضو امر کرده نمی شد بلکه این نجاستی است دیگر تحقیق مقام اینست که نجاست معتبره در شرع شریف بر مراتب متعدده و طبقات شتی است که هر یکے از ان حکمے خاص دارد پس طبقهٔ اولی نجاست جسمیه است و طبقهٔ ثانیه

نجاست روحیه که بعد تاثیرش در اعمال و اخلاقیکه مزاولت نموده می آید با بدان اثر آن
در بدن ظاهر شود و طبقهٔ ثالثه نجاست روحیه که اثرش بوجه من الوجوه بر بدن ظهور نیابد
باز طبقهٔ اولی منقسم است بسه قسم قسم اول آنکه ادراکش صرف بواسطهٔ وهم صورت بندد
وعقل در ادراک آن مساعدت نکند بل مکذب و مخالف آن باشد مثل آب بینی و آب
دهن و آوندها ئیکه مهیا کرده شود برائے بول و براز و هنوز تلطخ آن ببول و براز اتفاق
نیفتاده باشد یا بعد تلطخ آن ببول و براز آنرا شسته طاهر کرده باشند پس نجاست
این چیزها وهمیه صرفه است یعنی ادراکش محض بواسطهٔ وهم است وعقل مکذب و مخالف
آن وا ینقسم نامیده میشود به تقذرات نه بنجاسات و پرهیز نده ازین قسم را متنظف گویند
نه متطهر زیرا که متنظف اجتناب از نجاسات وهمیه صرفه باشد و تطهر اجتناب از نجاسات
حقیقیه و حکمیه که ادراکش بواسطهٔ عقل و وهم جمیعا یا بواسطهٔ عقل صرف صورت یابد
چنانکه آینده بیاید و شارع علیه السلام تنظف را در جاروب کشی مساجد و مواضع صلوٰة
اعتبار فرموده است زیرا که وعید فرموده بر انداختن آب دهان در مسجد و منع فرموده است
از نماز در معاطن ابل و غیره قسم دوم آنکه ادراکش بواسطهٔ وهم و عقل هر دو صورت میگیرد
و آن نجاسات حقیقیه است چون بول و براز و دم مسفوح یعنی خون روان و فضلات
حیوانات و غیر ذلک و این قسم را نیز شارع علیه الصلوٰة و التحیة اعتبار فرموده است
چرا که واجب فرموده شستن آنرا هنگام ارادهٔ نماز و حرام گردانیده است تلویث ثیاب
و بدن را بدان بدون عذر چه معذور را از ان گزیری ندارد قسم سوم آنکه ادراکش فقط

بواسطهٔ عقل صورت پذیرد و وهم را دران دخلی نباشد و این قسم را انحاء مختلفه است
بعضے ازان آنست که دریابد آنرا عقل بعد تنور بنور شرع و آن نجاسات حکمیه است همچو
حدث و جنابت و حیض و نفاس زیراکه نجاست تمامی بدن بسبب خروج حدث یا منی
یا خون حیض و نفاس ازان چیزهاست که وهم آنرا دریافت نتواند کرد لیکن عقل بعد تنور
بنور شرع ادراک آن میکند همچو وجدانیات و بدان متاذی میگردد چنانکه متاذی میشود
از نجاسات حقیقیه بل اذی بآن اشد است از تاذی بنجاست حقیقیه و بعضے ازان آنست
که عقل آنرا ادراک ننماید مگر بعد مخالطت و مصاحبت با ملائکه مانند نجاست غیبت
و دروغ و سخن چینی وغیره چنانچه در حدیث صحیح وارد شده است اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ
تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ حاصلش ۲۹
اینکه وقتیکه دروغ میگوید بنده میگریزد فرشته یک میل بجهت بوی بد آن و نیز مانند
نجاست خمر و مسکرات مطلیه و نجاست دراهم ربوا و این قسم در حقیقت از طبقهٔ ثانیه است
اعنی آن نجاست روحانیه که اثرش عند التعمق و مصاحبت با ملائکه در بدن ظهور یابد
بعد تاثیه آن در اعمال و اخلاق که مزاولتش با بدان می شود ازین جاست که اجتناب
فرمود حضرت رسول مقبول صلی الله علیه وسلم از اکل از دیگی که دران بقولات بود
و فرمود به یکے از صحابهٔ کرام کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ یعنی بخور زیراکه من
مناجات میکنم با آنکه تو با او مناجات نمیکنی و مروی است که بسبب بوی آنحضرت صلی الله
علیه وسلم [illegible] پخته در دیگے آورده شده و ازان بوی سیر مدرک گشته [illegible] در عالم

صلی اللہ علیہ وسلم آنرا تناول ننمود و با یکے از صحابہ فرمود کہ تو بخور مخاطب چون با جناب
آنجناب ختمی مآب علیہ الصلوۃ والسلام معاینہ کرد او نیز از خوردنش دست کشید آن وقت
سرور کائنات علیہ التحیات والتسلیمات این حدیث فرمود یعنی ہر چند خوردن سیر
پختہ حلال ست لیکن از انجا کہ مرا با جبرئیل امین اتفاق تکلم می افتد و ایشان را بوی سیر
خوش نمی آید بنا بر علیہ من از خوردنش خود را باز داشتم و لیکن تو کہ این مرتبہ داری پس ترا
از خوردن آن ہیچ باکی نیست فقط کذا فی تحفۃ الاخیار و مشکوۃ المصابیح طبقہ ثالثہ
اعنی آن نجاست روحیہ کہ اثرش اصلا بر بدن ظاہر نگردد نجاست اعتقاد باطل ست
واشد الانواع آن شرک باشد چہ این نجاستی ست کہ آنرا عقل بوجہ من الوجوہ دریافت
نمیکند فقط پس ازین تقریر وجیہ چنانکہ باید بوضوح انجامید کہ نجاست شرک تعلق ۳۰
با ابدان اہل شرک ندارد بلکہ بارواح شان و جبرئیل امین کہ از تناول دست شریف
حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا بنا بر آنکہ آنجناب تقدس مآب دست جہودے گرفتہ بود
نہ از جہت نجس العین بودن جہودان بود کہ از جملہ مشرکین اہل کتاب باشند بلکہ بنا بر آنکہ
چون سبوحیان در غایت تنزہ ہستند و ارواح مشرکین با شدید انواع نجاست روحانیہ
متلوث بنا بر علیہ مس یہودی دست مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را
داعی بر استکراہ روح الامین از تناول دست شریف آمد لہذا جناب رسالت مآب
علیہ الصلوۃ والسلام آب طلب فرمودہ وضو فرمود ہرگاہ طبقات نجاست مختلف ست
پس برای ہر یکے ازین طبقہ حکمی ست جداگانہ کہ بدان اختصاص میدارد بیانش آنکہ اجتناب

از طبقهٔ اولی در هر مکان و هر زمان بر خاص و عام واجب ست مگر بعذر چون صاحب نصاب
دائم ر ماننداو و اجتناب از طبقهٔ ثانیه بر خواص نوعی الشرف واجب ست چون حرمت صدقات
واجبه بر بنی هاشم نه بر غیر ایشان و مخالطت با فساق در حالت صوم و غیبت و کذب نیز
درین حالت و حال طهارت و اجتناب از طبقهٔ ثالثه بر هیچ یکی واجب نیست و اثرش
ظاهر نشده مگر در مسجد حرام که قبلهٔ نماز ست و آن اینکه دخول مشرکین دران برای حج
و عمره ممنوع گردید فقط و اما تمسک قائل مذکور در باب نجس العین بودن مشرکین بقول
او تعالی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ پس از سر باطل چه از اجلی بدیهیات ست که اگر نهی
از قربان مسجد حرام بنا بر نجاستِ عین مشرکین میبود این حکم مختص بمسجد حرام نمی گشت
۳۶
زیراکه درین حکم با مسجد حرام سائر مساجد متساوی الاقدام هستند علاوه اینکه در مسند
عبد الرزاق و در تفسیر ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویه و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ
از قتاده و در مسند احمد از جابر رضی الله عنه مروی ست که فرمود رسول خدا صلی الله
علیه وسلم که گاهی در نیاید بمسجد حرام مشرکی بعد ازین سال من بعد مگر اهل عهد و خدام شما
پس اگر نجاست آنها بمقتضای نفس شرک بودی استثنای اهل عهد و ممالیک وجهی
نداشت هذا كُلُّهُ مِمَّا اسْتَفَدْتُهُ مِنَ التَّفْسِيرِ الْأَحْمَدِيِّ وَحَقَائِقِ التَّأْوِيلِ وَالْجَلَالَيْنِ وَالْكَمَالَيْنِ
وَمِنْ كَلَامِ أُسْتَاذِ الْأُسْتَاذِ مَوْلَانَا شَاهْ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَارَ اللَّهُ بُرْهَانَهُ اما جواب از امر
دوم اینکه بر سفرهٔ یهود و نصاری ظهور منکرات چون شراب و گوشت و ظروف طلا و
نقره وغیر آن باشد و آوندهای ایشان از آلودگی بنجاسات پاک نباشد پس مواکلت

با ایشان حرام ست اگرچه ظرفیکه دران مسلمان میخورد خالی از نجاست باشد چه درین صورت
مشارکت مسلم لازم می آید با اینها در شعار اینها واین خود درست نیست و بر تقدیر خلو
سفره ازین مفاسد هم ممنوع ست اگر بطریق عادت و بر سبیل مداومت باشد چراکه
این معامله مستلزم مداهنت و تقرب ایشان و موجب مخالطت و موالات با ایشان ست
واینمعنی منهی عنه ست بنا بر آنکه حق تعالی در سوره مائده میفرماید یَا أَیُّهَا الَّذِینَ
آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُودَ وَالنَّصَارَیٰ أَوْلِیَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِیَاءُ بَعْضٍ
وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْکُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِینَ
یعنی ای مومنان دوست مگیرید یهود و نصاری را بعض ایشان دوست بعض اند وهر که از شما
دوست دارد ایشان را پس آینه از جمله ایشان ست هر آینه خدا راه نمی نماید گروه ستمگاران را
و در تفسیر مدارک التنزیل ست وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْکُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ مِنْ جُمْلَتِهِمْ
وَحُکْمُهُ حُکْمُهُمْ وَهٰذَا تَغْلِیظٌ مِنَ اللهِ وَتَشْدِیدٌ فِی وُجُوبِ مُجَانَبَةِ
الْمُخَالِفِ فِی الدِّینِ إِنَّ اللهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِینَ لَا یُرْشِدُ
الَّذِینَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ بِمُوَالَاةِ الْکُفْرِ انتهی یعنی هر که دوست دارد ایشان را
از شما پس آنکس از اینهاست یعنی از گروه اینهاست وحکم او حکم اینهاست واین کلام
تغلیظ و تشدید ست از حق تعالی در وجوب کناره کردن از مخالف دین هر آینه خدا هدایت
نمیکند گروه ستمگاران را یعنی راه راست نمی نماید آنکسان را که ستم کرده اند برخود
بسبب دوستی کفار فقط و هم در حدیث شریف وارد شده که فرمود رسول خدا صلی الله علیه وسلم

مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَأْكُلَ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ دِيْنِكَ یعنی از جملہ جفا و ستم ست خوردن تو با مخالفِ دین خود و اگر مواکلت بر سبیل دوام و استمرار نباشد بلکہ یک بار یا دو بار بہ نیت تالیف قلوب ایشان بر ایثار ملت اسلام خوردن و آشامیدن با اینہا مباح ست بشرط فقدان مفاسد مرقومہ زیرا کہ مروی شدہ کہ روزے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مشغول باکل بود پس آمد کافرے و گفت بخورم با تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمود آنحضرت علیہ التحیۃ والثنا بلے بخور پس خوردنِ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم یکبار با کافرے بنا بر تالیف قلب او بر دین اسلام پس وجہ تطبیق میانہ روایتِ اولی کہ دلالت بر ممنوعیت مواکلت با مخالف دین میکند و میانہ روایت ثانیہ کہ بوی اباحت ازان بمشام ادراک فائز میگردد اینست کہ مراد از روایتِ اولی ممنوعیت اکل و شرب با کفار بر سبیل مداومت یا بوجہ نہ بودن آن بہ نیت تالیف قلوب ست و مقصود از روایت ثانیہ جواز آن یک بار یا دو بار بہ نیت تالیف قلوب باشد و در نصاب الاحتساب از ذخیرہ مے آرد هَلْ يَأْكُلُ مَعَ الْكَافِرِ فَاِنْ كَانَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ لِتَأْلِيْفِ قَلْبِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مَعَ كَافِرٍ مَرَّةً فَحَمَلْنَا عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ لِتَأْلِيْفِ قَلْبِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَلٰكِنْ تُكْرَهُ الْمُدَاوَمَةُ عَلَيْهِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَأْکُلَ مَعَ غَیْرِ اَھْلِ دِیْنِکَ وَحُمِلَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَلَی الْمُدَاوَمَۃِ وَعَلٰی اَنْ لَّمْ یَکُنْ تَأْلِیْفُ قَلْبِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَیُحْمَلُ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ عَلٰی اَنَّ مَنْ کَانَ نِیَّتُہٗ تَأْلِیْفُ قَلْبِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ تَوْفِیْقًا بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ انتہی

ہمچنین ست در مطالب المؤمنین پس ازین روایت ہمچو آفتاب نیمروز مبین درخشد کہ اگر مواکلت با کفار بہ نیت تالیف قلوب باشد یکبار یا دو بار جائز ست و الا یکبار ہم جائز نیست و معلوم ست کہ درین دیار معمولہ نصاریٰ مواکلت با این قوم وسیلۂ تقرب و استرضاے ایشان باشد نہ ذریعۂ تالیف قلوب شان براختیار دین اسلام پس علت جواز مواکلت با اینقوم درین بلاد منتفی ست بنا بران درین دیار و امصار محکومۂ آنہا روا نباشد و از چیزے فہمی بعضے خوش فہمان ست کہ بر جواز مواکلت با قوم نصاریٰ علی الاطلاق از آیۂ کریمہ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ استدلال کنند و ندانند کہ این استدلال از سر غلط ست چہ حلت طعام اہل کتاب براے مسلمین و بالعکس چیز دیگر ست و جواز اکل و شرب مسلمین با آنہا چیزے دیگر پس از ثبوت یکے ثبوت دیگرے لازم نیاید و اللّٰہ سبحانہ اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب فقط حررہ العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللّٰہ سبحانہ بفضلہ الشامل و جعلہ من الآمنین یوم الرجف الزلازل

محمد عادل

نقل مہر

رحم اللہ من اجاب وافاد فاصاب واجاد کتبہ العبد الاثیم محمد عبد اللہ الحسینی الواسطی البلگرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی

محمد عبد اللہ

المجیب مصیب حررہ العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ القدیر محمد امیر عفی عنہ

محمد امیر

الجواب صحیح والمجیب نجیح
حررہ محمد عبد الغفار عفا اللہ عنہ

محمد عبد الغفار

اصاب المجیب فاجاب جزاہ اللہ خیر الجزاء یوم الحساب کتبہ خاکسار حسین علی عفی عنہ

حسین علی

اجاد من اجاب واللہ اعلم بالصواب
کتبہ العبد الضعیف محمد لطف اللہ

محمد لطف اللہ

العدل ان ما قال المجیب العادل فہو للحق معادل وللصدق مماثل نمقہ العبد المذنب الاواہ

۳۵

محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ ماجناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ فقط



نقل استفتائے مرسلہ مولوی سید احمد خان صاحب دہلوی صدر الصدور از کوئل و جواب از مولانا مفتی محمد سعد اللہ صاحب عم فیضہ

استفتای عدم جواز اکل و شرب با غیر اہل اسلام

چہ میفرمایند علمای شریعت درین مسئلہ کہ یہودیان و عیسائیان و مسلمانان باہم بریک دستارخوان طعام خورند و چیزے از محرمات مثل شراب و خنزیر وغیرہ نباشد و نہ دست و دہان کسے از اہل کتاب از خوردن محرمات آلودہ باشد پس این مواکلت شرعاً جائزست یا نہ بینوا توجروا

ہو الموفق

الجواب مسلمانان را مواکلت و مخالطت در اکل و شرب با غیر اہل دین خود اگر احیاناً یکبار یا دو بار بطریق ابتلا اتفاق افتد مضایقہ ندارد و زیادہ ازین مکروہ است چہ مواکلت و مخالطت فیما بین در اکل و شرب دلالت بر معیت و موالات میدارد کہ حق تعالی ازان ممانعت فرمودہ است چنانچہ میفرماید یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ یعنی ای مومنان نگیرید یہود و نصاری را دوستان خود ایشان باہم گر دوستانند و کسی کہ از شما ایشان را دوست دارد در حکم ایشان است و در تفسیر نیشاپوری مرویست عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ

ترجمہ اے ایمان والو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ بھی انہیں میں سے ہے ۳

ترجمہ ابو موسی اشعری سے

قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ لِي كَاتِبًا نَصْرَانِيًّا فَقَالَ مَا لَكَ قَاتَلَكَ
اللّٰهُ اَلَا اتَّخَذْتَ حَنِيفًا اَمَا سَمِعْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ قُلْتُ لَهٗ دِينُهٗ وَلِيَ
كِتَابَتُهٗ فَقَالَ لَا اُكْرِمُهُمْ اِذْ اَهَانَهُمُ اللّٰهُ وَلَا اُعِزُّهُمْ اِذْ اَذَلَّهُمُ
اللّٰهُ وَلَا اُدْنِيهِمْ اِذْ اَبْعَدَهُمُ اللّٰهُ ابوموسی اشعری روایت میکند که من
از عمر بن الخطاب گفتم که نزد من کاتبی ست نصرانی فرمود چیست ترا بکشد ترا خدای
تعالی چرا کاتب مسلمان نگرفتی آیا نشنیده این آیت یعنی یٰۤاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوْا آه گفتم دینش او راست ومرا کتابت اوست پس فرمود اکرام نکنیم
آنها را هرگاه اهانت ایشان نمود خدا و اعزاز ایشان نکنیم هرگاه ذلیل کرد ایشان را
خدا و قریب نکنیم ایشان را هرگاه دور کرد ایشان را خدا و در فتاوای عالمگیری
در حال اکل مومنین با غیر اهل دین منقول ست حُكِيَ عَنِ الْحَاكِمِ الْاِمَامِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبِ اَنَّهٗ اِنِ ابْتَلٰى بِهِ الْمُسْلِمُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ
فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَاَمَّا الدَّوَامُ عَلَيْهِ فَيُكْرَهُ كَذَا فِي الْمُحِيْطِ و در مطالب المومنین
مذکور ست وَهٰهُنَا تَفْصِيْلٌ لَا بُدَّ مِنْ مَّعْرِفَتِهٖ اَنَّ الْاَكْلَ مَعَ الْمَجُوْسِ
وَمَعَ غَيْرِ الْمَجُوْسِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ هَلْ يُبَاحُ اَوْ لَا حُكِيَ عَنِ الْحَاكِمِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبِ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنِ ابْتَلٰى بِهِ الْمُسْلِمُ مَرَّةً اَوْ
مَرَّتَيْنِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ لِمَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَاْكُلُ فَاَتَاهُ كَافِرٌ فَقَالَ اَكُلُ مَعَكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَدْ اَكَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْكَافِرِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ لِتَالِيْفِ قَلْبِهٖ
عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَمَّا عَلَى الدَّوَامِ فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ لِمَا نُهِيْنَا عَنْ مُخَالَطَتِهِمْ
وَمُوَالَاتِهِمْ وَتَكْثِيْرِ سَوَادِهِمْ وَرُوِيَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَاكُلَ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ دِيْنِكَ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا
يَاْكُلُ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ مِلَّتِهٖ وَرُوِيَ اَنَّهٗ اَكَلَ مَعَ غَيْرِ اَهْلِ دِيْنِهٖ
فَلَابُدَّ مِنَ التَّوْفِيْقِ وَوَجْهُ مَا رَوَيْنَا اَوَّلًا بِالْاَكْلِ مَرَّةً اَوْ
مَرَّتَيْنِ وَيُحْمَلُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَى الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْاَكْلِ مَعَهُمْ
وَذَكَرَ الْقَاضِي الْاِمَامُ رُكْنُ الدِّيْنِ السَّعْدِيُّ اَنَّ الْمَجُوْسِيَّ اِذَا كَانَ لَا يُزَمْزِمُ فَلَا بَاْسَ
بِالْاَكْلِ مَعَهٗ وَاِنْ كَانَ يُزَمْزِمُ فَلَا يَاْكُلُ مَعَهٗ لِاَنَّهٗ يُظْهِرُ الْكُفْرَ وَ
الشِّرْكَ فَلَا يَاْكُلُ مَعَهٗ حَالَ مَا يُظْهِرُ الْكُفْرَ كَذَا فِيْ اٰخِرِ الْفَصْلِ الْعَاشِرِ
مِنْ سِيَرِ الذَّخِيْرَةِ وَقَالَ الْفَاضِلُ السَّنَامِيُّ فِيْ نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ
فِيْ وَجْهِ التَّطْبِيْقِ حُمِلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَى الْمُدَاوَمَةِ وَعَلٰى
اَنْ لَمْ يَكُنْ تَالِيْفُ قَلْبِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَيُحْمَلُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ
عَلٰى اَنَّ مَنْ كَانَ نِيَّتُهٗ تَالِيْفُ قَلْبِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ تَوْفِيْقًا
بَيْنَ الْحَدِيْثَيْنِ انتهى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

استفتای دیگر از جناب صدر الصدور موصوف الصدر

این حدیث ابو داود چه معنی دارد و مراد از نسخ و استثنا چیست بمقتضای این حدیث
گفتن تسمیه اہل کتاب برای حلت ذبیحه بهر مسلمین و اهراق دم هر دو یا یکے ازین
هر دو ضروریست یا نه حدیث ابو داود اینست عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
فَنُسِخَ وَاسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ

جواب از جناب مفتی صاحب ممدوح بالقابهم

معنی قول ابن عباس رضی الله عنهما اینست که بخورید ذبیحه را که بنام خدا ذبح
۳۹ کرده شده باشد از جانب شما و مخورید انچه بران نام خدا گرفته نشده باشد
از شما یعنی جانورے که شما خاصة برو نام خدا گرفته ذبح کرده باشید حلال ست
و جانورے که شما خصوصا برو نام خدا گرفته ذبح نکرده باشید حرام ست
اگرچه دیگرے بنام خدا ذبح کرده باشد الحاصل قید منکم در کلوا و لا تاکلوا
ملحوظ و مراد ست که ازان ذبیحه غیر مومنین که بنام خدا ذبح کرده باشند خارج
شده پس حق تعالی عموم غیر مومنین را که مدلول کلمه ما در مما لم یذکر اسم الله
علیه منکم واقع ست نسخ فرموده و ذبیحه اہل کتاب را ازان باین قول مستثنی
گردانید و طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم یعنی ذبیحه اہل کتاب حلال
شما را زیرا که مراد از طعام نزد اکثر مفسرین که ابن عباس رض ازیشان ست ذبیحه ست

ودر تفسیر نیشاپوری مسطورست الاکثرون علی ان المراد بالطعام
الذبائح لان ما قبل الایة فی بیان الصید والذبائح ولان
ما سوی الصید والذبائح محللة قبل ان کانت لاهل الکتاب
وبعد ان صارت لهم فلا یبقی لتخصیصها باهل الکتاب فائدة
انتهی اما قید ذکر اسم الله ولم یذکر اسم الله ہمچنانکه بود برحال خود باقی ست
توجه نسخ واستثنا فقط جانب ذبیحۂ مقید بمنکم بوده است لهذا در ذبیحۂ اہل کتاب
ہم ذکر نام خدا ضرور نیست وچون مراد از ما ذبیحه من حیث انها ذبیحه است که
بدون اہراق دم متصور نیست اہراق دم نیز ضرور نیست محی السنة فرای لغوی
در تفسیر معالم التنزیل در بیان ما ذکیتم مے نگارد التذکیة الاتمام یقال
ذکیت النار اذا اتممت اشتعالها والمراد ههنا اتمام فری الاوداج
وانهار الدم قال النبی صلی الله علیه وسلم ما انهر الدم وذکر
اسم الله علیه فکل انتهی ونیز فقهاء آرند لا یحل ذبیحة الکتابی
اذا ذکر وقت الذبح عزیرا او المسیح کما لا یحل ذبیحة المسلم
اذا ذکر وقت الذبح اسم غیر الله لقوله تعالی وما اهل به
لغیر الله کذا فی النهایة ودر فتاوای عالمگیری مسطورست لا باس
بطعام الیهود والنصاری کله من الذبائح وغیرها ویحرم ان
ثم انما تؤکل ذبیحة الکتابی اذا لم یشهد ذبحه ولم یسمع

مِنْهُ شَيْئًا أَوْ شَهِدَ وَسَمِعَ مِنْهُ تَسْمِيَةَ اللهِ تَعَالَى وَحْدَهُ لِأَنَّهُ إِذَا لَمْ يَسْمَعْ
مِنْهُ شَيْئًا يُحْمَلُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ سَمَّى اللهَ تَعَالَى تَحْسِينًا لِلظَّنِّ بِهِ كَمَا
بِالْمُسْلِمِ وَلَوْ سَمِعَ مِنْهُ ذِكْرَ اسْمِ اللهِ تَعَالَى لَكِنَّهُ عَنَى بِاللهِ تَعَالَى
عَزَّ وَجَلَّ الْمَسِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا تُؤْكَلُ إِلَّا إِذَا نَصَّ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ
الَّذِي هُوَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ فَلَا يَحِلُّ فَأَمَّا إِذَا سَمِعَ مِنْهُ سَمَّى الْمَسِيحَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَحْدَهُ أَوْ سَمَّى اللهَ سُبْحَانَهُ وَسَمَّى الْمَسِيحَ لَا تُؤْكَلُ
ذَبِيحَتُهُ انتهى و در عينى شرح بخارى مسطور است إِنَّ الْمُرَادَ مِنْ قَوْلِهِ
تَعَالَى طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ذَبَائِحُهُمْ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَأَبُو أُمَامَةَ وَمُجَاهِدٌ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَمَكْحُولٌ
وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالسُّدِّيُّ وَمُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ وَهَذَا أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ
الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذَبَائِحَهُمْ حَلَالٌ لِلْمُسْلِمِينَ لِأَنَّهُمْ لَا يَعْتَقِدُونَ لِغَيْرِ اللهِ
تَعَالَى وَلَا يَذْكُرُونَ عَلَى ذَبَائِحِهِمْ إِلَّا اسْمَ اللهِ تَعَالَى وَاعْتَقَدُوا فِيهِ مَا هُوَ مُنَزَّهٌ عَنْهُ
وَلَا يُبَاحُ مِمَّنْ عَدَاهُمْ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَمَنْ شَابَهَهُمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَذْكُرُونَ
اسْمَ اللهِ تَعَالَى عَلَى ذَبَائِحِهِمْ انتهى آمنت دليل و توجيه بر وفق مذهب حنفيه آنانكه ذبيحه را
باوجود ترك تسميه عمدا حلال ميدانند تسميه از اهل كتاب نيز شرط نميدانند بر ايشان حاجت تكلفى و تقديرى
نيست چراكه عدم تسميه در قوله تعالى ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه عام است نزد ايشان كه از اهل كتاب باشند يا نه كه ازان
ذبيحه اهل كتاب را باين آيه وطعام الذين اوتوا الكتاب خارج گردانيده والله اعلم

استفتاے عدم جواز تداوی بالمحرمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا حکم ہی علماے دین کا جواز یا عدم جواز مین استعمال ادویہ انگریزی کے کہ اوسکے بعض اجزاے عرقی مرکب ہون شراب اور دواؤن سے مگر وہ ادویہ نشہ نلاتی ہون خصوصاً ایسے موقع مین کہ جہان اور کوئی طبیب سواے ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو بینوا توجروا

ہو الموفق

شراب تھوڑی ہو یا بہت چونکہ حرام لذاتہ ہی اور پیشاب کے مانند نجس بنجاست غلیظہ جیسا کہ درمختار مین بیان حکم خمر مین مرقوم ہی وَحُرِّمَ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا بِالْإِجْمَاعِ بِعَيْنِهَا اَيْ لِذَاتِهَا انتہی اور بعد اوسکے متن مین مذکور ہی وَهِيَ نَجَسَةٌ بِنَجَاسَةٍ غَلِيظَةٍ كَالْبَوْلِ انتہی تو جو شی کہ شراب سے مرکب ہوگی حرمت اور نجاست مین اوسکا حکم مثل اوس چیز کے ہوگا جو پیشاب سے مرکب ہو اور اس سبب سے اوسکو حرمت اور نجاست عارض ہووے پس صورت مرقومہ مین جو ادویہ انگریزی کہ مرکب ہون شراب اور دوسری دواؤن سے اگرچہ وہ ادویہ نشہ نلاتی ہون لیکن بسبب ترکیب شراب کے کہ قلیل وکثیر اوسکا حرام بعینہ اور نجس بنجاست غلیظہ ہی مجموع مرکب حرام اور نجس ہوگیا اور تداوی باشیاے محرمہ میان فقہاے حنفیہ

سلہ حرام ہوا تھوڑا اوسکا اور بہت اوسکا اپنی ذات مین ۱۲

۴۲

سلہ اور وہ نجس ہی بنجاست غلیظہ مثل پیشاب کے ۱۲

مختلف فیہ ہی بعض فقہا قائل بجواز ہین اور بعضے قائل بعدم جواز مجوزین کہتے ہین کہ اگر طبیب مسلمان حصول شفا کو استعمال چیز حرام مین بیان کرے اور کوئی چیز حلال ایسی نپاوے کہ وہ ازالہ مرض مین اوس چیز حرام کے قائم مقام ہو سکے تو ضرورت کے واسطے اوس چیز حرام کے ساتھہ تداوی درست ہی کیونکہ حق تعالی نے ہر مرض کے واسطے دوا پیدا کی ہی اور دوا کرنے کے لیے رخصت اور اجازت بھی دی ہی پس جبکہ شئی حرام کے استعمال مین حصول شفا یقینی ہوگا اور کوئی چیز مباح کہ اوسکے قائم مقام ہوسکے میسر نہوگی تو اوسوقت اوس شئی حرام کی حرمت باقی نرہیگی بلکہ استعمال اوس چیز حرام کا مباح ہوجاویگا جیسا کہ اگر کسی شخص کے حلق مین لقمہ پھنسا ہو اور اوسکو اسقدر پانی نملے کہ اوسکے مدد سے لقمہ حلق سے نیچے اوتارے تو اوسوقت جائز ہی کہ شخص مذکور بقدر ضرورت شراب سے لقمہ اوتار لیوے یا کوئی شخص شدت پیاس مین ایسا مبتلا ہو کہ احتمال ہلاک ہوجانے کا رکھتا ہو تو اوسکو زوال عطش کے لیے بمقدار ضرورت شرب خمر روا ہی اور امام بخاری رحمۃ اللہ نے جو حدیث روایت کی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ یعنی خداے تبارک و تعالی نے نہ ٹھہرایا شفا تم لوگون کی اون چیزون مین کہ حرام کردیا ہی اون کو تم پر پس مراد اوس سے وہ اشیاے محرمہ ہین کہ جنکے استعمال مین حصول شفا یقینی نہو اور اشیاے مباحہ مین سے قائم مقام

اوسکا مفقود تو اوس وقت حرمت اوس چیز مین ہو جاویگی اور وہ چیز عموم فِیمَا
حَرَّمَ عَلَیْکُمْ کے تحت مین داخل نرہے گی اس صورت مین استعمال اوسکا لا باس ہے
اور مانعین یہ کہتے ہین کہ جو چیزین شرع شریف مین حرام ہین استعمال اونکا مطلقًا
درست نہین خ بلا ذریعۂ دوا کے نہ بذریعۂ دوا کے کیونکہ اطبا کا قول بوجہ اسکے
کہ تجربہ پر مبنی ہی مفید یقین کا نہین پس طبیب مسلمان کا بیان کرنا حصول شفا کو
استعمال چیز ایسے حرام مین بسبب انعدام علم قطعی کے حجت جواز تداوی باشیاے
محرمہ نہین ہوسکتا بنابرین مجوزین جو معنی کہ حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ
شِفَاءَ کُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ کے بیان کرتے ہین وہ معنی خلاف ظاہر
ہین اسواسطے کہ بجز قول اطبا کے اور کوئی طریقۂ ادراک خواص ادویہ کا نہین ہی
کیونکہ علم خواص ادویہ کا بعد تجربہ کے ہوتا ہی اور تجربہ وظیفہ اطبا کا ہی اور جبکہ
بنابر فقدان یقین کے قول اطبا کا اس باب مین حجت نہو پس احتمال معرفت یقینی
حصول شفا کا استعمال اشیاے حرام مین باقی نرہا اور قیاس جائز ہونے تداوی
باشیاے محرمہ کا جواز اساغۂ لقمہ اور ازالۂ عطش پر بوسیلۂ شرب خمر کے قیاس
مع الفارق ہی اسلیے کہ وقت میسر ہونے پانی کے شراب سے لقمہ اوتارنا یا
پیاس موقوف ہونے کے لیے ضرورت کے موافق شراب پینا وہ چیز ہی کہ
جسکا نفع محقق اور متیقن ہی پس اس صورت مین احیاے نفس یقینی ہی اس
سبب سے جو شخص حالت مذکورہ مین اوسکو ترک کرے گا اور مر جاوے گا تو

گنہگار ہوگا جیسا کہ کوئی شخص شدت بھوک مین اسطرح گرفتار ہو کہ اگر کچھ نہ کھاوے
تو مرجاوے پس ایسی حالت مین اوسپر فرض ہی کہ کچھ کھالیوے اگرچہ مُردار سے
ہو یا مالِ حرام سے یا مالِ غیر سے گو اس صورت مین ضمان دینا لازم ہوگا لیکن
قدر ضرورت سے تجاوز نکرے ورنہ مرتکب امر غیر مشروع کا ہوگا پھر اگر ایسا
شخص باوجود قدرت کے کھانے کو ترک کرے گا اور مرجاوے گا تو گنہگار ہوو[یگا]
اسواسطے کہ اسمین احیائے نفس متحقق اور متیقن ہی اور اسی تیقن کی وجہ سے [ضرورت]
سدرمق سے نے بمقتضائے الضرورات تبیح المحظورات مُردار یا حرام مال کے
استعمال کو بقدر ضرورت مباح کردیا کیونکہ عند الضرورت مباح ہونا ممنوع شرعی [کا]
مبنی ہی اوسکے تعین اور تحقق منفعت کے تیقن پر نہ احتمال نفع پر بخلاف ۴۵
تداوی کے اگرچہ باشیائے مباحہ ہو کیونکہ تداوی مین احیائے نفس متیقن نہین ہی
بلکہ محتمل ہی پس اگر کوئی مریض مداوات کو ترک کرکے مرجاوے گا تو گنہگار
نہوگا جیسا کہ فقہا نے اسکی تصریح کردی ہی فقط جبکہ دلیل مجوزین اور تردید
اوسکی من جانب مانعین [ن] تمامتر تفصیل مواضع متفرقہ درمختار اور اوسکے دونو
حاشیے طحطاوی اور ردالمحتار سے بمعرض نقل آئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ
صاحب درمختار نے بنظر رجحان قول مانعین کے کتاب الطہارۃ اور کتاب
الرضاع مین بحرالرائق شرح کنز الدقائق سے نقل کیا ہی کہ ظاہر مذہب منع
وعدم جواز تداوی باشیائے محرمہ ہی اور یہی عبارت درمختار کی ہی کتاب الاشربہ

مین ذکر حکم خمر مین مسطور ہی وہی ہٰذہ وَحُرِّمَ الانتفاعُ بِهَا وَلَوْ بسقی
دَوَابٌّ الی ان قال اَوْ فِي دَوَاءٍ انتہت بقدر الحاجۃ اسی مطلب کی تایید
کرتی ہی وعلی ہذا القیاس عبارت ملتقی الابحر کی جو کتاب الاشربہ مین واقع ہی
مؤید اسی مضمون کی ہی حیث قال وَلَا يَجُوْزُ الانتفاعُ بِالْخَمْرِ وَلَا اَنْ
يُدَاوٰی بِهَا جُرْحٌ وَلَا دُبُرُ دَابَّةٍ وَلَا تُسْقٰی آدَمِيًّا وَلَوْ صَبِيًّا لِلتَّدَاوِي
انتہی اور محشی طحطاوی نے جو کتاب الرضاع مین ذیل قول شارح وَالانتفاعُ
بِهٖ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ حَرَامٌ عَلَى الصَّحِيْحِ لکھا ہی کہ اَمَّا اِذَا كَانَ لِضَرُوْرَةٍ
فَفِيْهِ خِلَافٌ وَالْفَتْوٰى عَلَى الْمَنْعِ كَمَا يَأْتِي انتہی مفتی بہ ہونے قول
بعدم جواز پر ناطق ہی و محشی شامی رحمہ اللہ بلطفہ السامی نے جو کتاب الحظر والاباحۃ
مین تحت قول شارح وَجَوَّزَهٗ فِي النِّهَايَةِ بِمُحَرَّمٍ الخ عبارت نہایہ کی نقل
کرکے لکھا ہی کہ قال فی الدر المنتقی بعد ما نقلہ ما فی النہایۃ واقرہ فی المنح الغفار وغیرہا
وَقَدَّمْنَا فِي الطَّهَارَةِ وَالرِّضَاعِ اَنَّ الْمَذْهَبَ خِلَافُهٗ انتہی بھی مشعر ہی مرجح
و مختار ہونے قول مانعین پر اور جو کہ ذخیرۃ العقبی مین ذیل کتاب الکراہۃ کے
مسطور ہی قوله وَالْحُقْنَةُ اَيْ جَازَ الاِحْتِقَانُ لِلتَّدَاوِي لَا لِلتَّسْمِيْنِ
قَالَ مُفْتِي الثَّقَلَيْنِ لَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُ الْمُحَرَّمِ فِي الْحُقْنَةِ كَالْخَمْرِ وَنَحْوِهَا
لِاَنَّ التَّدَاوِيَ بِالْمُحَرَّمِ مُحَرَّمٌ انتہی بھی اختیار قول مانعین پر دلیل اصح ہی
کیونکہ مفتی الثقلین نے حرمت تداوی بالمحرم پر جزم کرکے اوسکو دلیل عدم جواز

استعمال اشیاء سے حرام کی عمل ظاہر مین گردانی ہی علاوہ اسکے اور کتب معتمدہ سے
بھی راجحیت قول مانعین اور مرجوحیت قول مجوزین کی مفہوم ہوتی ہی اور صاحب درمختار نے
کتاب الطہارۃ مین بعد بیان اختلاف اور نقل کلام صاحب بحر الرائق کے کہ مشتمل
استظہار مذہب عدم جواز پر ہی جو مصنف سے فتوی جواز پر حکایۃً بلفظ قیل
نقل کیا ہی وہذہ عبارتہ فرعٌ اُختُلِفَ فِی التَّدَاوِی بِالمُحَرَّمِ فَظَاہِرُ المَذہَبِ
المَنعُ کَمَا فِی رِضَاعِ البَحرِ لٰکِن نَقَلَ المُصَنِّفُ ثَمَّہٗ وَہُنَا عَنِ الحَاوِی
وَقِیلَ یُرَخَّصُ اِذَا عُلِمَ فِیہِ الشِّفَاءُ وَلَم یُعلَم دَوَاءٌ آخَرُ کَمَا رُخِّصَ
الخَمرُ لِلعَطشَانِ وَعَلَیہِ الفَتوٰی اِنتَہٰی پس محشی طحطاوی نے
کتاب الرضاع مین اوس نقل پر اعتراض کیا ہی باین عبارت وَفِی ہٰذَا النَّقلِ
عَنِ المُصَنِّفِ نَظَرٌ فَاِنَّ الفَتوٰی فِی کَلَامِہٖ عَلَی المَنعِ لَا عَلَی التَّرخِیصِ
وَنَصُّہَا وَفِی الحَاوِی القُدسِی وَاِذَا سَالَ الدَّمُ مِن اَنفِ اِنسَانٍ وَلَا
یَنقَطِعُ حَتّٰی یُخشٰی عَلَیہِ المَوتُ وَقَد عُلِمَ بِالتَّجرِبَۃِ اَنَّہٗ لَو کَتَبَ
فَاتِحَۃَ الکِتَابِ اَوِ الاِخلَاصِ بِذٰلِکَ الدَّمِ عَلٰی جَبہَتِہٖ یَنقَطِعُ
فَلَا یُرَخَّصُ لَہٗ فِیہِ وَعَلَیہِ الفَتوٰی وَقِیلَ یُرَخَّصُ کَمَا رُخِّصَ فِی
شُربِ الخَمرِ لِلعَطشَانِ وَاَکلِ المَیتَۃِ فِی المَخمَصَۃِ اِنتَہٰی لیکن
محشی شامی کے کلام کا مدلول یہ ہی کہ منح الغفار شرح تنویر الابصار کے بعض نسخون
مین فتوی جواز پر ہی وعبارتہ ہکذا قُلتُ نَقَطَ وَعَلَیہِ الفَتوٰی رَأَیتُہٗ

فِي نُسْخَتَيْنِ فِي الْمِنَحِ بَعْدَ الْقَوْلِ الثَّانِي كَمَا ذَكَرَهُ الشَّارِحُ كَمَا عَلِمْتَهُ وَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ فَعُلِمَ أَنَّ مَا فِي نُسْخَةِ الشَّارِحِ تَحْرِيفٌ فَافْهَمْ اِنْتَهَتْ آب واضح ہو کہ ملاحظۂ کلام محشی طحطاوی و محشی شامی علیہما الرحمہ سے ایسا ثابت ہوتا ہی کہ اس مقام مین نسخ حاوی قدسی کے بایکدیگر اختلاف رکھتے ہین وعلی ہذا القیاس نسخ منح الغفار کے بھی اس محل مین باہم مختلف ہین کیونکہ حصر کرنا روایت لفظ و علیہ الفتوی کا قول جواز پر صرف دو نسخون منح مین جیسا کہ محشی شامی سے وقوع مین آیا دلیل صریح اسپر ہی کہ سوای نسختین مذکورتین کے اور نسخون مین موافق نقل طحطاوی کے پایا گیا اور بعید نہین کہ لفظ فافہم جو محشی شامی مین واقع ہی اشارہ اسی طرف ہو پس اس صورت مین مصنف علیہ الرحمہ کے کلام سے تداوی باشیاے محرمہ کے جواز پر فتوی برسبیل جزم و یقین کے مفہوم نہین ہوتا اور منطوق اکثر کتب حنفیہ کا ترجیح قول بعدم جواز علی سبیل القطع ہی پس سزاوار یہ ہی کہ صاحب در مختار نے جو مصنف سے فتوی جواز پر نقل کیا ہی کہ وہ مصنف کے کلام سے نظر باختلاف نسخ بطریق جزم کے مفہوم نہین ہوتا معارض منطوق یقینی اور کتب معتمدہ کے نہو بلکہ در مختار مین ذیل کتاب الاشربہ بیان حکم خمر مین خود مصنف کا کلام منافی اس نقل کے ہی اور شارح علیہ الرحمہ نے اوس قول کی شرح مین خود مصنف سے اوس کا معتمد علیہ ہونا نقل کیا ہی چنانچہ عبارت اوس مقام

عرض — دو نسخون مین منح الغفار کے بعد قول ثانی کے جیسا کہ ذکر کیا اوسکو شارح نے جیسا کہ جانا تو نے اور ایسا ہی دیکھا مین نے حاوی القدسی مین پس جانا گیا کہ جو کچھ نسخۂ شارح مین ہی تحریف
۱۲۵۱ مہر

کی یہ ہی وَلَا یَجُوْزُ بِهَا التَّدَاوِیْ عَلَی الْمُعْتَمَدِ قَالَهُ الْمُصَنِّفُ قُلْتُ
وَلَوْ بِاحْتِقَانٍ اَوْ اِقْطَارٍ فِیْ اِحْلِیْلٍ نہایہ انتہی ناظر خبیر پر پوشیدہ نرہے
کہ شارح علیہ الرحمہ کا یہ قول نقلاً عن النہایہ مشعر اس بات پر ہی کہ دربارہ جواز و عدم جواز
تداوی بچیز ہای حرام صاحب نہایہ کا کلام بھی مضطرب ہی کیونکہ اس نقل سے ظاہر ہوتا
ہی کہ مذہب صاحب نہایہ کا عدم جواز ہی اور کتاب الحظر والاباحہ مین جو شارح نے نقل
کیا ہی بقول خود وَجَوَّزَهٗ فِی النِّهَایَةِ بِمُحَرَّمٍ الخ اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ
مذہب اوسکا جواز ہی پس صاحب نہایہ کو بھی حکم بالجواز پر قطعیت نہین ہی بنا برین
صاحب در المنتقی مین عبارت نہایہ کی جو مشعر جواز ہی نقل کر کے اوسکی تردید
مین کہا ہی وَقَدَّمْنَا فِی الطَّهَارَةِ وَالرَّضَاعِ اَنَّ الْمَذْهَبَ خِلَافُهٗ انتہی ۲۶
جیسا کہ بیشتر حاشیہ شامیہ سے منقول ہوا علاوہ اسکے حنفیہ علیہ الرحمہ کے نزدیک
شی حرام کے استعمال مین کمال احتیاط مدنظر ہی یہان تک کہ درصورت دائر ہونے
مین الحلال والحرام کسی شی کے احتیاطاً حرام کو حلال پر غلبہ دیکر اوس شی کے استعمال
کو جائز نہین رکھتے چنانچہ قاعدہ شرعی اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ
الْحَرَامُ جیسا کہ اشباہ و نظائر مین مرقوم ہی اس مدعا پر گواہ ہی یعنی جب ایک چیز
حلال اور حرام ہونے مین علما کا اختلاف ہوا اور دلیل حلت کی مساوی ہو دلیل
حرمت کے یعنی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہو اس صورت مین دلیل حرمت پر
عمل کرنا چاہیے نہ دلیل حلت پر تا کہ اہل اسلام استعمال اوس چیز سے کہ جو منجملہ حرام کے

بچے رہین کیونکہ یہ امر منافی اطاعت و خلاف انقیاد حکم خدا و رسول علیہ التحیۃ والثنا کے ہی
پھر جبکہ دلیل حرمت کو رجحان ہوگا دلیل حلت پر اوس صورت مین بطریق اولی استعمال
اوس چیز کا روا نہوگا اور محققین حنفیہ نے جو قول اطبا کو اس بات مین اعتبار نہین کیا
پس ظاہر یہ ہی کہ منشا اوس کا بھی احتیاط ہی اسلیے کہ اطبا کا قول از قبیل تجربیات
ہی اور تجربہ یقین کا مفید نہین ہوتا بلکہ مفاد اوس کا ظن غالب ہی پس اگر استعمال
شی حرام مین احتیاط مد نظر نہوتی تو جیسا کہ اور مسائل مین غلبۂ ظن معتبر ہی اس
مسئلے مین بھی محققین اوسکا اعتبار کرتے بالجملہ اصل اس مسئلہ تداوی بالمحرم مین
مسئلہ بول ماکول اللحم ہی جیسا کہ درمختار کے باب الرضاع مین بحر الرائق سے منقول
ہی کہ اصلہ بول المأکول انتہی وہر گاہ مزید توضیح وتشریح مقتضی تعرض مسئلہ
مرقومہ کی بھی ہی تو اگرچہ بیان اوسکا باعث اطناب کلام وتطویل مقال ہی لیکن
بنظر زیادت افادت ذکر اوس کا بھی مناسب حال ہی پس واضح ہو کہ بول ماکول اللحم کی
حلت وحرمت وطہارت ونجاست مین ہمارے علماے ثلثہ باہم دیگر اختلاف رکھتے
ہین امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک وہ طاہر اور حلال ہی بدلیل حدیث عرنیین کے
کہ اوسکو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی اور وہ حدیث نور الانوار
مین باب الفاظ مروی ہی کہ اِنَّ قَوْمًا مِّنْ عُرَیْنَۃَ اَتَوا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ
فَلَمْ یُوَافِقْھُمْ فَاصْفَرَّتْ اَلْوَانُھُمْ وَانْتَفَخَتْ بُطُوْنُھُمْ فَاَمَرَھُمْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْ یَّخْرُجُوْا اِلٰی اَھْلِ الصَّدَقَۃِ وَیَشْرَبُوْا

من ألبانها وأبوالها فصحّوا ثم ارتدوا فقتلوا الرعاة واستاقوا
الإبل فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في أثرهم قوما فأخذوا
فأمر بقطع أيديهم وأرجلهم وسمل أعينهم وتركهم في شدة
الحر حتى ماتوا انتهى پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رخصت دینا قبیلہ
عرینین کو واسطے پینے پیشاب اونٹون کے دلالت کرتا ہے اوسکی حلت اور طہارت پر اسی وجہ سے امام
محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک بول ماکول اللحم طاہر اور پینا اوسکا تداوی وغیرہ کے لیے جائز ہے جیسا کہ نور الانوار مین سطور ہے
وبه تمسك محمد رحمه الله في أن بول ما يؤكل لحمه طاهر ويحل
شربه للتداوي وغيره انتهى اور امام اعظم و امام ابو یوسف علیہما الرحمہ کے
نزدیک بول مطلقا خواہ ماکول اللحم کا ہو یا غیر ماکول اللحم کا ہو سب نجس و حرام ہے
بہین وجہ امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ پینا اور استعمال کرنا اوسکا تداوی کے
لیے ہو یا غیر تداوی کے لیے ہرگز درست نہین لیکن امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے
باوجود قول بنجاست و حرمت کے تداوی مین ضرورت کے واسطے استعمال کرنا
اوسکا روا رکھا ہے چنانچہ نور الانوار مین لکھا ہے وعندهما هو منسوخ بقوله
عليه الصلوة والسلام استنزهوا من البول وهو عام لما يؤكل
اللحم وغيره فقد نسخ الخاص بهذا العام فبول ما يؤكل لحمه وغيره
نجس حرام ولا يحل شربه للتداوي وغيره عند أبي حنيفة رحمه
الله ويحل عند أبي يوسف رحمه الله في التداوي للضرورة

۵۱ إلى أن قال والذي يدل على كون حديث العرنيين منسوخا
بهذا الحديث أن المثلة التي تضمنها حديث العرنيين
منسوخة بالاتفاق لأنها كانت في ابتداء الإسلام انتهى
اور یہی وجہ ہی کہ حکم بول مأکول اللحم مین اصحاب متون نے شیخین کے قول کو اختیار
کیا ہی اسی لیے امداد الفتاح مین تصریح کردی کہ والفتوی علی قولهما
جیسا کہ حاشیہ شامیہ مین مصرح ہی پس بیان ماسبق سے واضح ہوا کہ اگرچہ طہارت
ونجاست مین بول مأکول اللحم کے امام محمد وامام ابو یوسف علیہما الرحمہ باہم اختلاف
رکھتے ہین لیکن تداوی مین اوسکے استعمال کا جائز ہونا دونون صاحبون کا متفق علیہ
۵۲ ہی اور منشا اوس کا ضرورت اور رخصت دینا آنحضرت علیہ الصلوة والسلام کا ہی
قبیلہ عرنیین کو واسطے پینے پیشاب اونٹون کے کہ اوسکے پینے سے اونکو صحت
حاصل ہوئی اور امام ہمام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک تداوی مین اوس کا استعمال
جائز نہین ہی جسطرح غیر تداوی مین جائز نہین اور استدلال بحدیث عرنیین کا
جواب حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ نے اسطرح دیا ہی کہ حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ
والثنا نے قبیلہ عرنیین کو جو اونٹون کے پیشاب پینے کی رخصت دی تھی
۵۳ پس سبب اوس کا یہ ہی کہ آپ کو بواسطہ وحی کے اونکی شفا کی معرفت قطعی
حاصل ہوئی تھی بخلاف اور مرضی کے کہ شفا اونکی استعمال بول مأکول اللحم مین متیقن
نہین ہی کیونکہ اس باب مین صریح نہین ہی مگر اطبا کی طرف حال انکہ قول الطبا کا حجت

یہان تک ہے کہ کہا فقہا نے نزدیک میں اور وہ چیز جو دلالت کرتی ہی اوپر منسوخ ہونے حدیث عرنیین کے ساتھ اس حدیث کے یہ ہی کہ مثلہ کرنا اور ناک کان کا کاٹنا جو حدیث عرنیین میں مذکور ہی وہ منسوخ ہی بالاتفاق اسواسطے کہ تھا ابتدای اسلام میں

بیان ہے اور فتوی ... امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف ...

نہین یہان تک کہ اگر شی حرام دفع ہلاک مین متعین ہو یعنی احیاے نفس اوس سے
متیقن ہو جیساکہ میتہ مبتلا بحالت مخمصہ کے لیے یا خمر عطشان فاقد الماء کے لیے
تو ضرورت کے واسطے بقدر ضرورت شی حرام کا استعمال کرنا حلال ہو جاوے گا
جیساکہ رد المحتار علی الدر المختار مین مرقوم ہے فقط جبکہ روایات کتب معتمدہ حنفیہ سے
درجہ ثبوت کا پونہچا کہ مرجح و مختار تداوی مین عدم جواز استعمال اشیاے محرمہ
کالخمر وغیرہا ہے تو اب جاننا چاہیے کہ صورت مستفسرہ مین جو ادویہ انگریزی کہ مرکب
شراب اور دوسری دواؤن سے ہون اگرچہ وہ نشہ نلاتی ہون ہرگاہ وہ شرع
شریف مین حرام اور نجس ٹھہرین جیساکہ صدر جواب مین بتفصیل مذکور ہوا ایس
۵۳ استعمال ادویہ مرقومہ کا قول مرجح و مختار پر ہرگز جائز نہین ہے گو طبیب مسلمان خبر دیوے
کہ اسمین شفا ہے اور کوئی چیز مباح قائم مقام اوسکے نہ ملے اور جہان کہین طبیب مسلمان
میسر نہ آتا ہو وہان بالاجماع ایسی ادویہ کے ساتھہ تداوی درست نہین ہے جیسا
کہ اوپر کے بیان سے بخوبی واضح ہوتا ہے اور نظیر اس مسئلے کی وہ مسئلہ ہے
جسکو محشی طحطاوی نے کتاب الطہارۃ مین لکھا ہے وہذہ عبارتہا وَنَقَلَ الْحَمَوِيُّ
اَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ لَا يَجُوْزُ التَّدَاوِيْ بِهٖ وَاِنْ تَعَيَّنَ وَلَوِ اخْتَلَطَ بِغَيْرِهٖ
وَلَوْ كَانَ الْغَيْرُ غَالِبًا عَلَيْهِ وَنُقِلَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّاحِبَيْنِ وَالْمَرْغِيْنَانِيْ
وَاَنَّ ذٰلِكَ فِي التَّاتَارْخَانِيَّةِ عَنِ التَّتِمَّةِ انتہت اہل خبرت پر پوشیدہ
نہین کہ صورت مسئولہ اور مدلول عبارت منقولہ مین کوئی اور فرق نہین پایا جاتا

کیونکہ ظاہر ہی کہ جسطرح لحم خنزیر حرام و نجس بعینہ ہی اوسی طرح شراب بھی نجس و حرام بعینہ ہی پس جیسا کہ اختلاط لحم خنزیر کا اگرچہ مغلوب ہو مانع جواز تداوی ہی ایسا ہی اختلاط شراب کا گو اور اجزا اوسپر غالب ہون اور مجموع مرکب نشہ نلاوے باعث عدم جواز تداوی متصور واللہ سبحانہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللہ بفضلہ الشامل وجعلہ من الامنین یوم الرجف والزلازل

محمد عادل

المجیب مصیب کتبہ محمد عبد اللہ الحسینی البلکرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی

محمد عبد اللہ

فی الواقع استعمال اوس دوا کا جسمین شراب وغیرہ کوئی چیز حرام نجس آمیز ہو بتجویز ڈاکتر غیر مسلمان جائز نہین اور بتجویز طبیب حاذق مسلمان کے بھی بر قول مختار جائز نہین واللہ اعلم بالصواب محمد عبد الغفار عفا اللہ عنہ

محمد عبد الغفار

واقعی استعمال دوای مشتمل بر بعض نجس و حرام بر قول مختار ہیچگونہ روا نیست واللہ اعلم رقمہ العبد المذنب الاواہ محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ و وفقہ لما یحبہ و یرضاہ



۵۴

ما قولهم رحمهم الله تعالیٰ

که بعضی علما میگویند که نماز جمعه گزاردن در ملک هندوستان جائز نیست و بعضی عکس آن میفرمایند پس این را بتصریح تمام ارقام فرمایند که آیا گزاردن نماز جمعه واجب ست یا مباح یا نگزاردن بهتر ست بینوا توجروا فقط

الجواب

در ممالک هندوستان جائیکه حاکم مسلم ست نماز جمعه بلا دغدغه ادا میشود اما در محکومه نصاری فقها مینویسند هر جا که کفار مسلط شوند مسلمانان شخصی را قاضی خود قرار داده و امام خود مقرر کرده نماز آدینه لیس ادا گزارند پس تاویل مذکور ادا کردن نماز آدینه که منجمله شعار اسلام ست بهتر ست در فتاوی عالمگیری مینویسد بلاد علیها ولاة کفار یجوز للمسلمین اقامة الجمعة ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب علیهم ان یلتمسوا والیا مسلما کذا فی معراج الدرایة انتهی والله اعلم

کتبه محمد سعد الله عفی عنه

الجواب صحیح کتبه محمد عبد الله الحسینی البلگرامی عفی عنه وعن اسلافه





خاتمة الطبع

بفضل حضرت مفضل منعام دوسرا حصہ مجموعۂ استفتاہای فیض عام مطبع نظامی واقع کانپور مین باہتمام امیدوار غفران حضرت ایزد سبحان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان علیہما الرحمۃ والرضوان سے مطبوع ہوکے باعث ہدایت خاص وعام ورشادت کافۂ انام ہوا حق سبحانہ وتعالی توفیق علم وعمل مسلمانون کو عنایت فرماوے اور انشاء اللہ المستعان باقی حصے اس مجموعۂ فیض عام کے جو مرتب ہو کے بزتیب طبع ہوا چاہتے ہین بعون اللہ المعین ونستعین فی کل وقت وحین فقط

فہرست مسائل

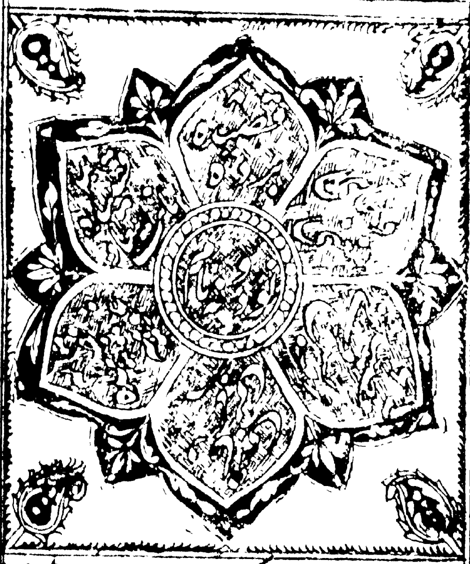
واسطے سند اس امر کے کہ یہ مجموعہ چھپا ہوا مطبع نظامی کا ہی مُہر دو دستخط مہتمم کے کیے گئے

العبد



محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

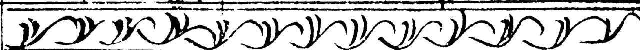
ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها



در مطبع گرامی منشی نولکشور بطبع رسید مقبول جهان شد



بسم الله الرحمن الرحیم



اسناد قصیدهٔ برده

این کواکب دریه و مناقب شرف بریه است محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم تصنیف شیخ امام صالح
ابو عبد الله محمد بن سعید بن حسن بوسری دلاصی رحمة الله علیه وسبب تصنیف این قصیده آن بود
که چون شیخ را مرض فالج لاحق شد و نصف بدن وی باطل گشت پس فکر کرد که بنویسد قصیده
در مدح رسول الله صلی الله علیه وسلم و بآن قصیده طلب شفاعت کند از جناب حضرت باری تعالی
چون از تسوید قصیده فارغ شد و خواست که بر روضهٔ رسول الله صلی الله علیه وسلم ببرد شبی سرور
کائنات خلاصهٔ موجودات را بخواب دید و متوسل شد بسوی آنحضرت و تضرع کرد و سوال نمود آن
سرور را کشف خبر خود نمود فرمود بر خیز که شفا یافتی و مغفور گشتی ببرکت قصیدهٔ خود پس بیدار شد
صحیح و سالم و صبح پگاه قصیده را بر گرفت و بجانب روضهٔ منوره روان شد و هیچکس اطلاع نداشت درین
اثنا یکی از فقرا پیش آمد و ابتدا بسلام کرد و گفت ای شرف الدین بخوان قصیده که تالیف کردهٔ در مدح
رسول الله صلی الله علیه وسلم پس گفت کدام قصیده میخواهی که در مدح رسول الله صلی الله علیه وسلم قصائد

بسیار

بسیار گفتم گفت قصیده که مطلعش اینست امن تذکر جیران بذی سلم پس گفت بالله که مطلع نشده است
هیچکس این قصیده گفت والله شنیده ام این قصیده را دوش که میخواندی در پیش سرور کائنات و
او متوجه شد و حضرت حق سبحانه و تعالی ترا عافیت داد و به بخشید ترا ببرکت آن قصیده گفت آن قصیده را بوی
دادم رفت و ماجرا پیش مردم گفت و فاش شد امر آن و بسیار شد برکت تا آنکه قصیده مذکور بصاحب
بهاء الدین وزیر ملک ظاهر رسید وی نوع بیساند و نذر کرد که اشنود آن قصیده مگر ایستاده و پابرهنه
و سر برهنه و بسیار دوست میداشت استماع این قصیده را او و اهل او تبرک می جستند بآن قصیده
در امور عظیمه دین خود و دنیای خود این ست نص کلام مصنف رحمة الله تعالی علیه و قصه ابن فارض
مشهور است که چون مبتلا شد برص تا آنکه مشرف شد بر عمی شنید که در خواب پیغمبر صلی الله علیه وسلم یا دیگری
مر او را گفت که برو پیش قاضی بهاء الدین و بگیر قصیده برده که بسبب آن شفا خواهی یافت چون صبح شد بجانب
قاضی بهاء الدین آمد و برده را طلب کرد قاضی قصیده را برآورد و بر چشم او نهاد بهمان وقت و همان ساعت
شفا یافت باذن الله تعالی و قصیده مذکور مشهور البرکت است هرگاه هیکه احتیاج افتد بخوانند حاجت
برآید انشاء الله تعالی مخفی نماند که اسناد این قصیده بعبارت عربی بود فقیر حقیر ضعیف نحیف
لطف الله تخلص مهندس بن استاد احمد لاهوری بعبارت فارسی ترجمه نمود در ماه ربیع الاول
سنه یکهزار و هفتاد و نه از هجرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی الله علیه و علی آله و اصحابه اجمعین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الله الذی لا اله الا هو وہ ہے خدا بزرگ ایسا خدا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی خدا		الرحمن بہت بخشنے والا	الرحیم بہت مہربان
الملک بادشاہ ملک ظاہر و باطن کا	القدوس پاکیزہ وصفوں بری	السلام سلامت و بی عیب	المؤمن بیخوف کرنیوالا خوف سے
المہیمن نگہبان	العزیز غالب اور بی مانند	الجبار سنوارنے والا کار خلق کا	المتکبر بزرگ اور بے مانند
الخالق پیدا کرنیوالا سب چیز کا	البارئ پیدا کرنیوالا خلق کا	المصور صورت اور ہیئت دینے والا	الغفار بخشنے والا گناہ بندوں کا
القہار غالب ہر چیز پر	الوہاب بہت دینے والا بغیر عوض کے	الرزاق روزی دینے والا سب مخلوقات کا	الفتاح اچھا کھولنے والا کاموں کا
العلیم بڑا جاننے والا چھپی ہوئی چیزوں کا	القابض تنگ کرنیوالا روزی کا جس سے چاہے	الباسط کھولنے والا روزی کا بندوں کا	الخافض پست کرنیوالا دشمن کا

اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا درجہ بندوں کا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا بندوں کا	اَلْمُذِلُّ خوار کرنیوالا	اَلسَّمِیْعُ نیک سننے والا دعاؤں کو
اَلْبَصِیْرُ نیک دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا	اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا	اَللَّطِیْفُ باریک بیں اور نزدیک کا
اَلْخَبِیْرُ خبردار ہر چیز کا	اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنیوالا	اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر ذات و صفات	اَلْغَفُوْرُ نیک بخشنے والا
اَلشَّکُوْرُ قدردان شکر کرنیوالوں کا	اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ	اَلْکَبِیْرُ بڑا سب سے	اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکھنے والا خلق کا ہر برائی سے
اَلْمُقِیْتُ قوت دینے والا یا روزی	اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنیوالا ہر حال میں	اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدرت اور بڑائی والا	اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم یا بزرگوار
اَلرَّقِیْبُ نگاہ رکھنے والا سب خلق کا	اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالا دعاؤں کا	اَلْوَاسِعُ فراخ علم اور بخشش	اَلْحَکِیْمُ استوار کار اور راست گفتار
اَلْوَدُوْدُ بہت دوست رکھنے والا	اَلْمَجِیْدُ صاحب بزرگی کا	اَلْبَاعِثُ اٹھانیوالا رسولوں کا	اَلشَّہِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن سے

اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ

اَلْحَقُّ ثابت ساتھ شہنشاہی کے	اَلْوَكِيْلُ کارساز بندوں کا	اَلْقَوِيُّ قدرت والا	اَلْمَتِيْنُ استوار کار
اَلْوَلِيُّ مدد کرنیوالا اور دوست رکھنیوالا	اَلْحَمِيْدُ تعریف کرنیوالا ذات اور	اَلْمُحْصِيْ گھیرنے والا	اَلْمُبْدِئُ پیدا کرنیوالا چیزوں کا پہلی بار
اَلْمُعِيْدُ پیدا کرنیوالا دوسری بار	اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا	اَلْمُمِيْتُ مارنے والا	اَلْحَيُّ زندہ ہمیشہ سے ہمیشہ کو
اَلْقَيُّوْمُ قائم رہنیوالا اور خبرگیری	اَلْوَاجِدُ غنی اور بے پروا کہ محتاج	اَلْمَاجِدُ بزرگ مطلق	اَلْوَاحِدُ ایک حقیقت ذات اور صفات میں
اَلْاَحَدُ ایک سب شریکوں سے	اَلصَّمَدُ بے پروا کہ نہیں محتاج	اَلْقَادِرُ قدرت والا ہر چیز پر	اَلْمُقْتَدِرُ قدرت ظاہر کرنیوالا
اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنیوالا ساتھ نزدیکی رحمت کی	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا دشمنوں کا	اَلْاَوَّلُ پہلے سب سے	اَلْاٰخِرُ پیچھے سب سے
اَلظَّاهِرُ ظاہر ساتھ صفتوں اپنی کے	اَلْبَاطِنُ پوشیدہ وہم و خیال سے	اَلْوَالِيْ کام کرنیوالا ساتھ تدبیر	اَلْمُتَعَالِيْ بلند و برتر ہر چیز سے

اَلْبَرُّ نیکوکار	اَلتَّوَّابُ قبول کرنیوالا توبہ	اَلْمُنْعِمُ دینیوالا نعمتوں کا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینیوالا کافروں سے
اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا گناہوں کا	اَلرَّؤُفُ بہت مہربان	مَالِكَ الْمُلْكِ بادشاہ جہان کا	یاذَا الْجَلَالِ ای صاحب بزرگی
وَالْاِکْرَامِ اور بخشش کے	اَلرَّبُّ پالنے والا مخلوقات کا	اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگوں کا
اَلْغَنِیُّ بے پرواہ ہر چیز سے	اَلْمُغْنِی بے پرواہ کرنیوالا ہر چیز سے	اَلْمُعْطِی عطا کرنے والا	اَلْمَانِعُ بچانیوالا آفتوں سے
اَلضَّارُّ ضرر پہونچانیوالا جسکو	اَلنَّافِعُ نفع پہونچانیوالا	اَلنُّوْرُ آپ ظاہر اور ظاہر کرنیوالا	اَلْهَادِی راہ راست دکھانیوالا
اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنیوالا چیزوں	اَلْبَاقِی ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ رہنیوالا بعد فنا ہونے	اَلرَّشِیْدُ رشتا عالم کا
اَلصَّبُوْرُ بردبار کہ شتابی نہیں کرتا	اَلصَّادِقُ راست گو	اَلسَّتَّارُ پوشیدہ کرنیوالا	اَلَّذِی ایسا

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ

کہ نہیں مانند اوسکے کوئی شی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے بخش تو اے رب ہمارے اور طرف تیری ہی پھرنا

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ

اچھا مالک اور اچھا مددگار اور درود بھیجے اللہ تعالےٰ اوپر بہترین سب مخلوق اپنی کے کہ محمدؐ ہیں اور اولاد اور

اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ تمت

یاروں اوسکے کے سب پر ساتھ رحمت اپنی کے اے زیادہ رحم والے سب رحم والوں سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدا میکنم بنام خدا کہ بسیار رحم کنندہ و نہایت مہربان است

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی الْاِنْعَامِ وَالْکَرَمِ

جملہ ستایش مر خدای راست کہ صاحب انعام و بخشش است

حَمْدًا کَثِیْرًا یُّوَازِیْ کَثْرَةَ النِّعَمِ

ستایش بسیار کہ فراہم آرد بسیارے بخششہا را

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

پس رحمت کاملہ نازل باد بر بہترین مخلوق خدا کہ نامش محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ فِی النَّسَمِ

کہ سردار پیغمبران است ذاتاً و صفاتاً در ذی روح

لَوْلَاهُ مَا خَلَقَ الْاَفْلَاكَ خَالِقُهَا

اگر ذات پاکش نبودے پیدا نمی کرد پیدا کنندہ این آسمانہا را

لَوْلَاهُ مَا خَرَجَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَدَمٍ

اگر ذات مبارکش جلوہ گر نشدی نہ برآمدی آدمی از نیستی بوجود

أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى لِلنَّاسِ أَجْمَعِهِمْ — أَرْسَلَهُ رَبُّهُ بِالْعِلْمِ وَالْحِكَمِ

فرستاد حق تعالی او را برای رهنمائی سائر آدمیان — فرستاد او را پروردگار او با دانش علوم و حکمتها

بِقَهْرِهِ أَفْتَحَ الْبُلْدَانَ قَاطِبَةً — بِلُطْفِهِ مَلَكَ الْآفَاقَ وَالْكَرَمِ

بچیرگی خود فتح کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم تمام شهرها را — بلطف و بخشش خود پادشاه گشت آنحضرت صلی الله علیه وسلم اطراف عالم

بِالْخُلْقِ كَرَّمَهُ بِاللُّطْفِ أَكْرَمَهُ — فَهُوَ الْكَرَامَةُ مِنْ فَوْقٍ إِلَى قَدَمِ

عبادت نیک و بکریم کرد او را حق تعالی و او بزرگی دنیا گرد ... — آنحضرت صلی الله علیه وسلم همه تن کرامت است از سر تا پا

رَسُولُنَا أَفْصَحُ الصِّنْفَيْنِ أَلْحَمُهُمْ — نَبِيُّنَا قَدْ أُوتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

پیغمبر ما فصیح ترین دو نوع یعنی عرب و عجم بلیغ ترین آن اند — نبی ما با تحقیق داده شد کلمات جامعه که با قل و دل بسیار

لَهُ مَحَاسِنُ لَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا — لِأَنَّهَا قَطَرَاتُ الْيَمِّ وَالدِّيَمِ

برای آنحضرت نکوئیهاست که شمار کرده شود عجائب آنها — از جهت اینکه آنها مثل قطرات دریا و باران بی حساب است

لَهُ عَلَى أُمَّةٍ مُظْلِمَةٍ ظَلَمَتْ — كَثِيرُ حَقٍّ لَهُ حُقَّتْ عَلَى الذِّمَمِ

برای آنحضرت بر امت که در تاریکی بوده است ظلم کرده — بسیار حق ثابت آنحضرت ... ایفا عهدها

صَلُّوا عَلَيْهِ كَمَا صَلَّى الْإِلٰهُ لَهُ — وَسَلِّمُوا سَرْمَدًا لِلشَّافِعِ الْأُمَمِ

درود فرستید بر آنحضرت چنانکه درود فرستاد حق تعالی بر آنحضرت — و سلام فرستید همیشه بر بخشاینده امتها

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ — وَاَصْحَابِهٖ اَبَدًا بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ

ای خدا رحمت کامله نازل فرما بر محمد و بر اولاد او — و بر اصحاب او همیشه و دائم بفضل و کرم

اٰمِيْنَ يَا رَبَّنَا مَا دَامَ نَازِلَةً — اِجَابَةً وَّجَبَتْ لِدَعْوَةِ النَّدَمِ

مستجاب کن ای پروردگار ما تا وقتیکه درود بر آنحضرت نازل است — قبولیت را که لازم ست برای دعای پشیمانی

صَلَّى الْاِلٰهُ عَلَى الْمَبْعُوْثِ لِلْاُمَمِ — مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

رحمت کامله نازل فرماید خدا بر رسولی که مخلوق ست برامتها — آن نام پاکش محمد صلی الله علیه و سلم ست سردار عرب و عجم

وَعَلٰى مَنْ مَّدَحَهٗ مِنْ بَيْنِ الْوَرٰى — مَدْحًا مُّشَدِّ رَجَا فِيْ هٰذِهِ الْكَلِمِ

و بر آنکسی که مدح نمود آنحضرت را در میان خلق — مدحیکه درج شده است درین کلمات عرب

آغاز قصیدهٔ برده | بسم الله الرحمن الرحیم | در مدح سرور هر دو سرا

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ — مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمِ

ای زیاد صحبت یاران اندر ذی سلم — اشک چشم آمیختی با خون روان گشته بهم

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ — وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظُّلْمَاءِ مِنْ اِضَمِ

یا از طرف کاظمه بادی وزید از کوی دوست — یا مگر در نیم شب برقی درخشید از اضم

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا — وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

چیست چشمت گویمش گریان مشو گریان شود — چیست دل گویم بهش شو شیفته گردد ز غم

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ — مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

ای که پنداری که عشق عاشقان پنهان شود — در میان آتش و سوز و چشم پر ز نم

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ — وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

گر نبودے عشق اشکت بر طلل کے ریختے — کے بدے بیخواب چشمت از نم بان و علم

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ — بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

چون کنی انکار حبت چون گواہی مے دہند — بر تو اشک چشم و روے زرد و بشستن از سقم

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَضَنًى — مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

عشق ثابت کرده بر دو خط اشک لاغرے — چون بہار روے زرد و سرخی شاخ عنم

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي — وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

چون خیال دلبرآمد مرا بے خواب کرد — عشق از دو در میان حب [illegible] دائم

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً — مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے که در عشقم ملامت میکنی معذور دارم — گر ترا انصاف باشد عذرم آری از الم

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

حال من از تو گذشته سر من از دشمنان نیست پنهان درد من زائل نگشته از دلم

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تو نصیحت می‌کنی نیکو و من مے نشنوم عاشقان باشند دائم از ملامت در صمم

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

شیب پندم داد من بردم گمان بد برو ورچه شیب اندر نصیحت دور باشد از تهم

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظَتْ مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

نفس فرمان ده به بدها میکند دینم خراب وز جهالت پند نه پذیرد ز پیری و هرم

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

هم نکرد او کار نیکو بهر مهمانے که او بر سرم آمد فرو از من نگشت او محتشم

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

گر بدی علمم که مهمان را نمی دارم بزرگ کردمے تغییر سفیدے مویم از کتم

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

نفس سرکش را ز بی راهی که مے آرد براه چون لجامش اسب سرکش آورد با راه هم

فلا ترم بالمعاصي كسر شهوتها — إن الطعام يقوي شهوة النهم

بس مجو بر فعل عصیان کسر شهوتہای نفس — زانکہ قوت مے دہد حرص طعام اندر شکم

والنفس كالطفل إن تهمله شب على — حب الرضاع وإن تفطمه ينفطم

نفس چون طفل ست اگر شیرش دہی دائم خورد — ور ز شیرش باز گیرے او نخواہد ہیچ دم

فاصرف هواها وحاذر أن توليه — إن الهوى ما تولى يصم أو يصم

باز گیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن — چون ہوا حاکم شود دینت شود در جان کم

وراعها وهي في الأعمال سائمة — وإن هي استحلت المرعى فلا تسم

نفس را مقہور کن تا در عمل جولان کند — ور بچیزے انس گیرد باز دارش از ستم

كم حسنت لذة للمرء قاتلة — من حيث لم يدر أن السم في الدسم

لذتے کان با مضرت باشد آراید بشخص — آنچنان کس در نیابد آنکہ زہر ست در دسم

واخش الدسائس من جوع ومن شبع — فرب مخمصة شر من التخم

خوش تر بس از حیلہاے نفس بجوع و شبع — گر کہی شد گرسنگی بدتر ز سیری و تخمہ

واستفرغ الدمع من عين قد امتلأت — من المحارم والزم حمية الندم

بس بباری اشک چشم از دیدہ تا کان پر شدہ — از محارم بس ملازم شو بدرگاہ ندم

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا | وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

بر خلاف نفس و شیطان باش فرمان شان ببر | در نصیحت می کنند قول شان دان متهم

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا | فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

ترک کن فرمان ایشان خواه خصم و خواه حکم | زانکه میدانی تو مکر خصم و هم مکر حکم

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ | لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

می بکنم استغفر الله از کلام بی عمل | نسبه می خواهم از آن کو بود صاحب عقم

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ | وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

امر کردم تو بخیر و من نکردم هیچ خیر | راستی در دین نکردم راست بین شد گفتنم

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً | وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

نیستی هرگز نکردم بهر زاد آخرت | در نماز و روزه جز فرضی نیاید از منم

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَا الظَّلَامَ إِلَى | أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

من ستم کردم بسی بر سنت خیر الرسل | آنکه از احیای شبها پای او کردی ورم

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوَى | تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ

سنگ بستی بر شکم آن نازنین از گسنگی | میکشید می زیر سنگ آن پهلوی مترف ادم

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ   عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

کوه از زر گرده خود را عرضه تا گردد قبول   روی گردانید زان در مصطفیٰ خیر الامم

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ   إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

با ضرورت پاک بود نفس ترک دنیا پیش کرد   از ضرورت خسته نبود آنکه دور ست از حرم

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ   لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

چون تواند خواند بر دنیا ضرورت آنکه گر   او نبودے تا بُدے بیرون دنیا از عدم

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ   وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

آن محمد سید کونین فخر انس و جان   بهتر خلق دو عالم مهتر عرب و عجم

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ   أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

امر و نا هی پیمبر آن رسول راست و   راست گو تر زان نیست در قول لا و در نعم

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ   لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آن حبیب گو بود امیدگاه مؤمنان   از شفاعت نزد سختیها ے بیحد و بهم

دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ   مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

مردمان خواند سے بحق و هر که در وی دست زد   دست زد در حبل محکم کان برید نشد هم

فاق النبيين في خلق وفي خلق

بهتر پیغمبران در خلق و در خلق آمده

ولم يدانوه في علم ولا كرم

کس چو او ناید نه در علم و نه در وصف کرم

وكلهم من رسول الله ملتمس

جملگی را از رسول الله بوده التماس

غرفا من البحر او رشفا من الديم

یک کف از دریاے علمش یک نم از مزن کرم

وواقفون لديه عند حدهم

نزد خود استاده جمله هر یکے در حد خود

من نقطة العلم او من شكلة الحكم

نقطهٔ از علم شان یا خود نصیبے از حکم

فهو الذي تم معناه وصورته

از خلائق او بود در صورت و معنی تمام

ثم اصطفاه حبيبا بارئ النسم

برگزیدش از محبت خالق روح نسم

منزه عن شريك في محاسنه

او منزه از شریک اندر محاسن آمده

فجوهر الحسن فيه غير منقسم

جوهر حسن محمد پاره نامد در قسم

دع ما ادعته النصارى في نبيهم

آنچه ترسا گفت اندر حق عیسی تو مگو

واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

پس بگو در حق سید هر چه خواهی از حکم

وانسب الى ذاته ما شئت من شرف

نسبتش با ذات او کن هر چه خواهی از شرف

وانسب الى قدره ما شئت من عظم

نسبتش با قدر او کن هر چه خواهی از عظم

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللهِ لَيْسَ لَهُ حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

فضل و جاه مصطفیٰ حدی ندارد در کمال تا تواند کرد شخصی وصف آنرا بیش و کم

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا أَحْيَى اسْمُهُ حِينَ يُدْعَى دَارِسَ الرِّمَمِ

در خور قدر منیرش گر شودی معجزات تا ز نامش زنده گردی استخوانهای رمیم

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُولُ بِهِ حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

آنچه او فرمود عقل از کنه آن عاجز نشد بر صلاح ما حریص ست بیگمان و بی تهم

أَعْيَى الْوَرَى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

عاقلان از فهم معنی محمد عاجزند اهل عالم جمله در وصفش کشیده ستند دم

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

مثل خورشید ست ذاتش زان بود کوچک ز دور در برابر چشمهای مردم اندازد جسیم

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

چون بدانندش حقیقت اهل دنیا چون بود هست خواب و دیدنش در خواب باشند حلم

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

غایت معلوم مردم آن که سید آدم است بهترین مردمان باشد رسول محترم

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا — فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

هرچه آوردند مجموع رسل از معجزات — آن ز نور مصطفی آید بدیشان لاجرم

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا — يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

او بود خورشید فضل دیگران استارگان — روشنی استارگان پیدا شود اندر ظلم

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا — هَا الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

چون برآید طلعتی خورشید عالم روشنش — زان سبب پوشیده نورش نقش این جلا امم

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ — بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

خلق پیغمبر نکوتر خلق او آراسته — مشتمل بر حسن باشد بر بشارت متسم

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ — وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

چون بهار اندر تازگی همچو بدر اندر شرف — همچو دریا در کرم چون روزگار اندر همم

كَأَنَّهُ وَهْوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ — فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

در بزرگی هست یکتا همچو مه تابان بلے — چون بدیدندے ورا در لشکر خیل و حشم

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ — مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

دُرّ مکنون در صدف دندان او بد گوئیا — خندہ دہن گویا کے بارید مروارید هم

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ ... طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

هیچ بوئی نیست چو بوی خوابگاه او همو ... نیکبخت آن کس که بوییده است بوسیده هم

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ ... يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

وقت زادن پاکی ذات شریفش شد پدید ... پاک بودش مبتدا و پاک بودش مختتم

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ ... قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اهل فرس آن روز دانستند کایشان را نبود ... بعد از آن درد و ملال و رنج و اندوه و نقم

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ ... كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

طاق ایوان شد خراب و کنگره از وی فتاد ... حال کسری شد تبه با لشکر و خیل و حشم

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ ... عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کسری بمرد اندوه کسری در فزود ... چشمهٔ آب روان شد خشک در جوی سدم

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا ... وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

ساوه غمگین شد چو گشتش آب از دریاچه خشک ... تشنگانش باز گشتند خشمگین با درد و غم

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ ... حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

گوئیا بر جای آتش آب بود سرد تر ... از غم و بر جای آتش آب سوزان گشت گرم

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ — وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

لشکر شیطان فغان کردند ز اندوه تمام — نور حق تابان ز معنی و کلیم شد دمبدم

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ — تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کور و کر گشتند و نشنیدند بشارت از خدا — هم ندیده برق انذار همه رنج و الم

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ — بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

پیش زان اخبار ایشان کرده بودند کاهنان — آنکه دین شان کج شدست و نیست خواهد گشت هم

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ — مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

دیده بودند ز آسمان آتش بدو افتاده بود — در زمین هم سرنگون افتاد از خواری صنم

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ — مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْ اِثْرَ مُنْهَزِمِ

از طریق وحی دیوان جمله آواره شدند — دل شکسته همی رسیدند از پی هم در بهرم

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ — اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِي

چون دلیران یمن بودند گویا در گریز — یا چوان لشکر که از خاک کفش گشتند خم

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا — نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

او فگنده از پس تسبیح در دست سوا — مثل تسبیحی که یونس را بیفگند از شکم

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً ... تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

هم درخت آمد بفرمانش بنزدش سجده کرد ... مے دوید او پیش سید او بساق بی قدم

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا کَتَبَتْ ... فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ بِالْقَلَمِ

محو کرد آن رفتنش آثار سجدہای خود ... پس نموده محو زن آثارها اندر کفم

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً ... تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِ

ابر بودے بر سرش با او برفتی هر کجا ... تا نگاهش داشت از گرمای تابستان گرم

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اَنَّ لَهٗ مِنْ ... قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

میخورم سوگند بر آن مه که پاره شد کز او ... در دلش شد نسبتے کان است کرده از قسم

وَمَا حَوَی الْغَارُ مِنْ خَیْرٍ وَّمِنْ کَرَمٍ ... وَکُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْکُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

جمع کرده غار خیرات و کرمهاے کسے ... چشم کافر گشت زایشان کور از لطف عم

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا ... وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

صدق و صدیقند در غار و کس ایشان ندید ... کافران گفتند کس اینجا نباشد مکتتم

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْکَبُوْتَ عَلٰی ... خَیْرِ الْبَرِیَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

بیضه بنهاد کبوتر بافت بر در عنکبوت ... کافرانرا شد گمان کانجا نیاسوده نسیم

وِقَايَةُ اللهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ — مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْاُطُمِ

چون خدا او را ز مکر دشمنان محفوظ داشت — بر درش حاجب نبود او را ز قصر و قلعه هم

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ — اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

رنج ار دیدم ز دهر و خواستم از وی امان — در جوار وی خلاصی از بلای یافتم

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ — اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

هر چه کردم التماس ز نعمتی هر دو سرا — یافتم بر وجه بهتر زانچه از وی خواستم

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهُ — قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

پس مکن انکار وحی از خواب پیغمبر از آنکه — چشمش ار در خواب رفتی دل بُدی بیدار هم

فَذَاكَ حِينَ بُلُوغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ — فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

وحی در خواب دل پیغمبری بودی مر او را — خواب او منکر نبودی مثل خواب محتلم

تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ — وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

پس بزرگست این خدا کاین وحی زو کسبی نبود — هم رسول او نبود بر علم غیبش متهم

آيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفَى عَلَى اَحَدٍ — بِدُونِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

بسکه بر اهل جهان ظاهر شده آیات او — غیر عدلش را ندیده هیچ کس بیش و نه کم

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ ... وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

بس کسان او شان شفا دادی بالید بدست ... وارہانید بیقین دیوانگان را از لمم

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ ... حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

دعوتش و قحط تنگی از جہان برداشتی ... تا چون روے اسفید بودے در سیاہی ظلم

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا ... سَيْبًا مِنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِنَ الْعَرِمِ

ابر و عارضش آمدی باران وادی پر شد و ... گوئیا دریا بدے یا گوئیا سیل عرم

دَعْنِيْ وَوَصْفِيْ اٰيَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ ... ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

گوش کن تا معجزش گویم کہ آن روشن بود ... ہمچو آتش در شب تاریک بر فرق علم

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظِمٌ ... وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

دُر اگر پیوستہ باشد حسن او زائد شود ... ورنہ پیوستہ بود قدرش نباشد ہیچ کم

فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ اِلٰى ... مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

ہر چہ گویم در مدیح مصطفےٰ بسیار نیست ... کو مزین بد بخلق نیک واحسان و شیم

اٰيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ ... قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

آیت حق کو ز رحمن آمدہ بر وے فرود ... آن قدیم ست و بود آن صف موصوف قدم

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا ... عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

مقترن نامد بوقتے دائما ثابت بدان ... او خبر داد از معاد و حشر و از عاد و ارم

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ ... مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

نزد ما باقی بمانده بهترے از معجزات ... معجزهٔ پیغمبران دائم نمانده بر اسم

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ ... لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

محکم ست اخبار قرآن شبهتے کس را نماند ... در همه الفاظ آن تابان بود نور حکم

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ ... اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

هر که با قرآن بجنگ آمد در آخر باز گشت ... آنکه دشمن تر بُدے نزدش فگندی سلم

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا ... رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

از بلاغت دعوی جمله معارض کرد رد ... چون غیور کو کند دو دست جانی ز حرم

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ ... وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

معنی بسیار مثل موج دریا دارد آن ... بهتر ست از دُرّ دریا جمله در حسن و قیم

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا ... وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

بس عجائب اندر است کس نه بتواند شمرد ... ور چه آن بسیار خوانند کس نه بیند زان سلم

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ — لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

چشم خواننده بدان روشن شود من گفتمش — یا فتی حبل خدا محکم بگیر ای معتصم

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَى — أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

گر بخوانی آن زترس آتش دوزخ کنی — سرد بر خود گرمی آتش بدان من ضامنم

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ — مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوهُ كَالْحُمَمِ

آن چو حوضی دان که دارد روی خواننده سفید — گرچه عاصی آمده است روسیه همچو حمم

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً — فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

چون صراطست آن چون میزان دادور است — راستی در غیر اینها کس ندیده بیش و کم

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا — تَجَاهُلاً وَهْوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

گر حسود انکار آن کرده بدان آن را عجب — گر تجاهل کرده ورنه نیک گردیده فهم

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ — وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

گه گهی چشم از رمد منکر شود خورشید را — هم دهن منکر شود طعم خوش آب از سقم

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ — سَعْياً وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

ای بهین آن که مردم قصد درگاهش کنند — یا پیاده یا به پشت اشتران با ددم

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَىٰ لِمُعْتَبِرٍ

اے کہ ہستی آیت کبرای کہ باشد معتبر

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَىٰ لِمُغْتَنِمِ

وی کہ ہستی نعمت عظمی کہ باشد مغتنم

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَىٰ حَرَمٍ

در شبی رفتی ز مکہ تا باقصاے شریف

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

چون کہ ماہ چاردہ گردد روان اندر ظلم

وَبِتَّ تَرْقَىٰ إِلَىٰ أَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

بر شوی بالا و گشتہ قاب قوسینت مقام

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آن ندیدست و نجستہ ہیچکس در ہیچ دم

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

انبیا و مرسلانت پیشوا کردند زانکہ

وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَىٰ خَدَمِ

ہمچو مخدومے کہ گردد پیشوا بر ہر خدم

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

ز آسمانہا بر گذشتے با جمیع انبیا

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

در گروہے کاندر ایشان بودہ صاحب علم

حَتَّىٰ إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ

رتبتی از قرب بہر ہیچکس نگذاشتے

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

جاے بالا تر نشستی دیگران را در قسم

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

پست گشتہ پیش قربت ہر مقام دیگران

نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

چون ترا بر خواند بالا اندران گشتی علم

كَيْ مَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ ‏ عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

تا مقام وصل پنهان یافتی از چشم خلق ‏ سر پنهان را بدانستی و اوصاف قدم

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ ‏ وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

جمع کردی هر بزرگی را که بود مشترک ‏ پس فگندی هر مقامے را که بود مزدحم

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ ‏ وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

پس بزرگست آنچه دادت ز فضل مرتبت ‏ پس عزیزست آنچه بخشیدت خداوند از نعم

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا ‏ مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

مژده بادا ای مسلمانان که بیشک نزد ما ‏ از عنایت هست رکنی کان بود دور از هدم

لَمَّا دَعَا اللهُ دَاعِينَا لِطَاعَتِهِ ‏ بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

چون خدا ما را بطاعت خواند بفرستادهٔ او ‏ بهترین پیغمبران گشتیم ما خیر الامم

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَا أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ ‏ كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

دشمنان را دل بترسانید اخبار رسول ‏ همچو آوازے که ناگه بر جهانید ی غنم

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ ‏ حَتَّى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَى وَضَمِ

چون بجنگ دشمنان رفتی بدی در جنگگاه ‏ آن بدنها بر سر نیزه چو لحم اندر وضم

ودّوا الفرار فكادوا يغبطون به — أشلاء شالت مع العقبان والرخم

آرزو شان هر که بر وی غبطه بردندی براه — عضوهای کان بریدی با عقاب و بارخم

تمضي الليالي ولا يدرون عدتها — ما لم تكن من ليالي الأشهر الحرم

پس بشد بگذشت کس آنرا ندانستی عدد — در غزاها چون نبودی از شب ماه حرم

كأنما الدين ضيف حل ساحتهم — بكل قرم إلى لحم العدى قرم

گوئیا دین بود مهمانی که او آمد فرود — در سرای آن که بد مشتاق لحم دشمنم

يجر بحر خميس فوق سابحة — ترمي بموج من الأبطال ملتطم

میکشید یک بحر لشکر جمله بر اسپان سوار — موج می زد از دلیرانی که میرفتند بهم

من كل منتدب لله محتسب — يسطو بمستأصل للكفر مصطلم

جمله از بهر خدا در کار بودند در غزا — تیغ کفر از بن بکندند نیست کردند از ستم

حتى غدت ملة الإسلام وهي بهم — من بعد غربتها موصولة الرحم

تا قوی شد ملت اسلام از سعی همه — دین در اول بد غریب و شد در آخر محترم

مكفولة أبدا منهم بخير أب — وخير بعل فلم تيتم ولم تئم

دین از ایشان یافت بهتر شوهر و بهتر پدر — زان نمانده بیوه گے وهم نماند اندر یتیم

هُمُ الجِبالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصادِمَهُمْ — مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

کوه ها بودند آن کو در نبرد آید بپرس — تا بگویند آنچه دیدستند از ایشان در صدم

فَسَلْ حُنَيْناً وَسَلْ بَدْراً وَسَلْ أُحُداً — فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الوَخَمِ

از حنین و بدر دیگر از احد میکن سوال — تا بخوانند فصلهاے مرگ سخترا از دخم

المُصْدِرِي البِيضِ حُمْراً بَعْدَ مَا وَرَدَتْ — مِنَ العِدَى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

سرخ کردندے بخون دشمنان شمشیرها — چون فرو شد در سیاهی سر سوے لم

وَالكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الخَطِّ مَا تَرَكَتْ — أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

مے نوشتندے بہ نیزہ کوست خطی آنکار — حرف جسم بے نقط ننوشته بودے آن قلم

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ — وَالوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

آن کمان سختان که سیماشان بدین ممتاز بود — گل برنگ و بوے آن ممتاز گردد از سلم

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ — فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

میرساند باد نصرت بر تو بوے سوے شان — چون بهار اندر سر هر غنچه ثابت قدم

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الخَيْلِ نَبْتُ رُباً — مِنْ شِدَّةِ الحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الحُزُمِ

گوئیا بر پشت اسپان چون درخت پشت کوه — خود استوارے بود در دین نه شدت در حرم

طارت قلوب العدى من بأسهم فرقا | فما تفرق بين البهم والبهم

لرزه در دلهاے دشمن او فتاد از ترس شان | چارپا از آدمے نشناختند از ترس و تهم

ومن تكن برسول الله نصرته | إن تلقه الأسد في آجامها تجم

هر کرا او را از رسول الله یارے آمده | شیر گر بروی رسد از ترس آن آید بهم

ولن ترى من ولي غير منتصر | به ولا من عدو غير منقصم

دوستانش را نبینی غیر منصور و عزیز | هم نه بینی دشمنش جز خوار و شکسته بهم

أحل أمته في حرز ملته | كالليث مع الأشبال في أجم

امتت خود را نشانده در حصار ملتش | همچو شیرے کو بود با بچگان اندر اجم

كم جدلت كلمات الله من جدل | فيه وكم خصم البرهان من خصم

هر که با قرآن بجنگ آمد بیفگندش بخاک | گفتگوے منکران برهان او بشکست کم

كفاك بالعلم في الأمي معجزة | في الجاهلية والتأديب في اليتم

این قدر را معجزش کافی که پیش از وحی او | امّیے پر علم بود و با ادب اندر یتیم

خدمته بمديح أستقيل به | ذنوب عمر مضى في الشعر والخدم

خدمتش کردم بمدحے تا بخشیدم گناه | زانکه عمرم صرف شد در گفتن شعر و خدم

إِذْ قَلَّدَانِي مَا تَخْشَى عَوَاقِبُهُ ... كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

گردہ اند گردنم عصیان ومی ترسم ازان ... گو بیا با شعر و خدمت مثل ہدیم از نعم

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا ... حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

بردہ ام فرمان غیی کودکی در ہر دو حال ... ہیچ زان حاصل نیام جز گناہان و ندم

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِي تِجَارَتِهَا ... لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

پس زیان کارے کہ نفس اندر تجارت یافتہ ... گو بدنیا دین نخرید و نگفتہ سے خریم

وَمَنْ يَبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ ... يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

ہر کہ عقبی را بدنیا مے فروشد خاسرست ... غبن او روشن بود اندر بیع و سلم

إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ ... مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

گر گنہ کردم نہ بے من عہد را نشکستہ ام ... با پیمبر حبل دین من گسستہ نہ بودہ ام

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِي ... مُحَمَّدًا وَهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

عہد او دارم کہ نام من محمد کردہ اند ... کس وفا چون او نکردہ با ہمہ عہدہ و ذمم

إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي آخِذًا بِيَدِي ... فَضْلًا وَإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

گر ز فضلش در قیامت دستگیری نشد مم ... در نگیرد وای بر من چون بلغزاند قدم

حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه أو يرجع الجار منه غير محترم

دور باد اگو کند نومید من امیدوار یا که از وی بازگردد جار غیر محترم

ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه وجدته لخلاصي خير ملتزم

تا که من مشغول کردم فکر خود در مدح او بر خلاص خود وراخوش ملتزم من یافتم

ولن يفوت الغنى منه يدا تربت إن الحيا ينبت الأزهار في الأكم

دست درویش از غنای نعمتش خالی نشد زانکه باران جمله رویاند بهار اندر اکم

ولم أرد زهرة الدنيا التي قطفت يدا زهير بما أثنى على هرم

من نمیخواهم بهار مال دنیا چون زهیر کان بچیده دست او چون گفت او مدح هرم

يا أكرم الخلق ما لي من ألوذ به سواك عند حلول الحادث العمم

ای گرامی تر ز خلقان من ندارم ملجای جز تو چون آید قیامت یا بود مرگ عمم

ولن يضيق رسول الله جاهك بي إذ الكريم تحلى باسم منتقم

یا رسول الله جاهت تنگ فرما یا به من چون کریم انتقام آرد بار باب نقم

فإن من جودك الدنيا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم

شمه از جود تو دنیا بود یا آخرت ورز علومت در دو عالم علم لوح ست نظم

یا نفس

يا نفس لا تقنطي من زلة عظمت — ان الكبائر في الغفران كاللمم

ای دل از رحمت مشو نومید با جرم بزرگ — چون کبائر نزد غفران خدا شد چون لمم

لعل رحمة ربي حين يقسمها — تأتي على حسب العصيان في القسم

رحمت رحمن کریم آندم که قسمت میکند — بر من آید در خور عصیانم گناهم در قسم

يا رب فاجعل رجائي غير منعكس — لديك واجعل حسابي غير منخرم

یا رب امیدم بر آور رد مگردان و اثر گون — در قیامت نزد خود آنگه حساب آسان کنم

والطف بعبدك في الدارين ان له — صبرا متى تدعه الاهوال ينهزم

رفق کن با بندهٔ خود هم بدنیا آخرت — زانکه صبرش نزد سختیها شود او راه هم

وائذن لسحب صلوة منك دائمة — على النبي بمنهل ومنسجم

پس درود و دهیکران و ز ابر باران رحمت — بر پیمبر تا شود ریزان دیا شان این نعم

والآل والصحب ثم التابعين لهم — اهل التقى والنقى والحلم والكرم

بعد ازان بر آل و اصحاب رضم کرام و تابعین — اهل علم و حلم و عقل و فضل و التقوای و کرم

ثم الرضا عن ابي بكر وعن عمر — وعن عثمان وعن علي ذي الكرم

بعد ازان خشنودی از بوبکر رض دیگر از عمر رض — دیگر از عثمان رض و از شیر خدا صاحب کرم

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا	وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ
تا بجنباند صبا اندر چمن شاخ درخت	در طرب مے آورد با اشتران صیت نغم
فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِسَامِعِهَا	سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ
پس بخش قاریش را هم بخش سامعش	خواهم از تو خیر را اے صاحب جود و کرم

تمام شد قصیدهٔ برده

شروع اسناد قصیدهٔ بانت سعاد

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد مر پروردگار انس و جان را هر زمان	کو پدید آورده از قدرت زمین و آسمان
آن خداوندیکه تکریم بنی آدم نمود	داد شان تفضیل بر خلقے که آمد در وجود
کے ثنائے میتوان گفتن سزا ای آن متین	چونکه لا احصی ثنا گفت ختم المرسلین
آنکه نا آموخته چیزے همه آموخته است	نور دین و جهان تا ابد افروخته است
احمد مرسل امام انبیا فخر رسل	مقتدای انس و جان مقصود خلق جزو کل
هر زمان از حضرت حق صد صلوٰة و صد سلام	باد نازل بر وی و بر آل و اصحاب کرام
این قصیده کادلش واقع شده بانت سعاد	در سلامت بیشکی همثل و مانند و فتاد

اهل دانش در فصاحت بی‌مثالش خوانده‌اند
اهل بینش در بلاغت بی‌مثالش خوانده‌اند

خواندن آن آمده محبوب هر شاه و گدا را
زانکه هست او مشتمل بر نعت محبوب خدا

نامش از تعویذ جان گویند آن هم جائزست
وصفش از قوت روان گویند آن هم جائزست

هر چه میگویند می باشد روا در باب وی
کاستماع آن نمود آنحضرت و اصحاب وی

بهترین خلق چون آن را بگوش خود شنید
بهترست از هر قصیده داند این را هر رشید

حرز روح خویش میگوید مر آنرا هر عزیز
ناظم آن بوده کعب آن کعبهٔ اهل تمیز

کعب رض فرزند زهیر ست و زهیر اندر بیان
شد بضم اول و فتح دوم مضبوط آن

نام جد کعب رض ابوسلمه است زان با ضم سین
هم بفتح میم گردیده ضبط دانای گزین

افصح و ابلغ ز جملهٔ شاعران بوده زهیر
بعد او گوی بلاغت کعب رض برده نی غیر

بوده از قوم مزینه کعب رض لیکن دائما
در میان قوم غطفان یافته نشو و نما

کعب رض و آبائش انصاری بوده‌اند این شنو
کو مسلمان چون شد از اسلام آگاه شو

راویان است گو از صدق جان پرورده‌اند
در تواریخ صحیحه این چنین آورده‌اند

که احمد مختار چون کرد آشکار اسلام را
مردمان اکثر پذیرفتند آن انعام را

کعب رض ساکن بود در شهر عراق و مبتدا
می شنید اخبار اسلام و ز دین میخورد غم

یک برادر داشت بس دانا بجیرش بود نام | زان بضم با و فتح جیم خواسنی در کلام
گفت وی را آن برادر گاه ای برادر من روم | سوی این پیغمبر و گفتارش همی بشنوم
گر نماید حق مرا دینش شوم مایل بدان | ور نه زو برگردم و با تو خبر گویم از آن
وی اجازت دادش سوی مدینه اندر تفت | آشنا بودش ابو بکر رض و نزد او برفت
گفتگو چون کرد با او حق نمودش دین او | در پذیرفت از سر صدق و یقین آئین او
بعد از آن بو بکر رض او را نزد آنحضرت ببرد | جام دین بگرفت و کاس کیش خود بشکست خرد
کعبة الله را برغبت قبلهٔ جان ساخت زود | کعبتین نهر کعب رض از دست دل انداخت زود
کعب رض چون بشنید کو کرد ست ایمان را قبول | از فراق صحبتش غمناک گشت و شد ملول
قطعه بنوشت و بفرستاد سوی او که بست | چار بیت آن قطعه دیدش از همی معنیش مست
معنی آن قطعهٔ تازی چنین شد کای بجیر | چون یقین دین خویشت کرد زائل شک غیر
از چه آن دین را پذیری چون نه مادر را بر آن | یافتی و نه پدر را نه برادر را بر آن +
ساقیت بو بکر رض گشت از ساغر آئین خود | پس دو باره داد ما مورت شراب دین خود
ترک دادی دین خویش و پیرو او گشته | تان بسوی دین بیا از دین چرا بگذشته
بروه از ما سور مقصودش سول او داشت | زان غرض گو آمده ما موحی در شنام و جا شته

یعنی او چیزی که گوید باش از دیو و پری ... از فرشته نیست پس چون باشدش پیغمبری
در عرب مامور را این نیز معنی آمده ... زان بظن باطلِ خود او برین معنی زده
قطعه چون نزد بجیر و نزد آنحضرت رسید ... گفت آنحضرت که می باید مرا او را سر برید
هر کسی گوید او را گوشت و پیار و دان ... از جهان سوی جهنم گو کشد و پیار و دان
پس بجیر از راه شفقت قطعه سویش نوشت ... در زمین کاهندی از مهر تخم پند کشت
گفتش این دین ست حق پس جانب این دین گرای ... دین آبا بوده باطل سر بسر زان دین بر آی
هر چه در انجیل زاوصاف رسولِ آخرین ... هست موجود ست در پیغمبر با این دین
گر بنودی دین او حق من نمیکردم قبول ... هان زکرده شو پشیمان هان بیا نزد رسول
هر که نزد او مسلمان آید از دی اعتذار ... می پذیرد گرچه عصیان کرده باشد بیشمار
گرد خونت اید را اما مسلمان گر شوی ... از گناهت بگذرد باید که پندم بشنوی
چون رسید آن پند نزد کعب کرد او را اثر ... راست دانست آن سخنهای برادر سر بسر
شد ز کفرِ خویشتن بیزار و عزم دین نمود ... ایزد از رحمت برو باب هدایت را کشود
این قصیده کاو اش بانت سعاد آمد زبان ... ساخت نظم و کرد نعت قدوهٔ هر دو جهان
هم بپیمبر او هم اصحاب او را چون ستود ... شد سوار ناقه و سوی مدینه ناز زود

چون رسید اندر مدینه جانب مسجد دوید   نزد مسجد ناقه اش زد بانگ و آنحضرت شنید
گفت زان کیست ناقه پس علی مرتضی   آمد از مسجد برون و کعب را گفت ای فتی
پس برون شد با علی با انکساری لب عجیب   کیستی و از کجائی گفت شخصی ام غریب
گفتش آنحضرت چه نامی گفت کعبم سرورا   گفت آنی تو که او را مامور می خواند مرا
گفت من زیسان نگفتم بل دگرگون گفته ام   گفتش آنحضرت چه گفتی گفت مامون گفته ام
من در آنجا گفته ام مامون نه مامور ای رسول   ری بجای نون نوشته ابلهان بو الفضول
چون امین وحی و امین ز هر کذب و دروغ   گویدت مامون کسی کو دار داز دانش فروغ
حضرت از حاضر جوابی در تعجب ماند و گفت   با ابوبکر آن زمان کای با صداقت گفت جفت
خوانده باشد مرا مامون و گر چیزی دگر   خوانده است اسلام آن را محو سازد سر بسر
کعب گفت اسلام آرم دم قبول و بعد از آن   کلمهٔ توحید را از صدق راند او بر زبان
گشت پیغمبر ز اسلامش بسی مسرور و شاد   کعب را گفت کای تو کعبهٔ اهل رشاد
چند بیت آورده ام در مدحت ار فرمان شود   خوانم آنها را که آن در دم مراد ربان شود
یافت فرمان در زمان بانت سعاد آغاز کرد   تا به آخر خواند بر خود باب تحسین باز کرد
هر سخن فرمود تحسین رسول معتلا   برده خود داده آن نوعیست از جامه ها

دُرِّ وصفِ بردہ اش مابعد ازین خواهیم سُفت — خوش بشرحِ بیت پنجاه و یکم خواهیم گفت

گفت زان پس با صحابه داشت دائم اختلاط — جاودان در صحبتِ آنحضرتش بود انخراط

باغ زان گفته شد احوال ناظم سربسر — از ثقاتست این چنین مروی واز اهل خبر

بیهقی آن ماهِ برجِ حق باسنادِ صحیح — در کتابِ خود دلائل همچنین کرده صریح

حاکم آن کو در بلادِ علم حاکم بوده است — در کتابِ خویش مستدرک چنین فرموده است

پس قصیده زاولش تا آخرش بنگاشته — هم در آنجا او لوای صحتش افراشته

ابن عبد البر از نیسان در کتابِ خویشتن — کان باستیعاب موسوم ست نشان رانده سخن

پس عیان شد این قصیده هست بیشک معتبر — آری آری ناقلش اهل حدیث اند و خبر

خواندنِ آن خواندنِ مدح و ثنای احمد است — علمِ آن علم حدیث آمد که فخر سرمد است

خواندنش خود موجبِ اجر و ثواب ست و جزا — همچنین تعلیم و تدریسش بدین باشد سزا

زین جهت کردند شرح آنرا بتوفیق ولے — فاضلان چون فاضل هندی و مولانا علی

بنده هم زان قصد تحصیل ثواب کرده است — جمله معنیِ لغاتش را بنظم آورده است

تا که حفظش بر همه پیر و جوان آسان شود

آری آری حفظِ نظم از حفظِ نثر آسان بود



شروع قصیدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بانت سعاد

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی الْیَوْمَ مَتْبُولُ — مُتَیَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُولُ

وَمَا سُعَادُ غَدَاتَ الْبَیْنِ اِذْ رَحَلَتْ — اِلَّا اَغَنُّ غَضِیْضُ الطَّرْفِ مَکْحُولُ

هَیْفَاءُ مُقْبِلَةً عَجْزَاءُ مُدْبِرَةً — لَا یُشْتَکٰی قِصَرٌ مِنْهَا وَلَا طُولُ

تَجْلُو عَوَارِضَ ذِیْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ — کَاَنَّهٗ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُولُ

شجت بذي شبم من ماء محنية ... صاف بابطح اضحى وهو مشمول

تنفي الرياح القذى عنه وافرطه ... من صوب سارية بيض يعاليل

اكرم بها خلة لو انها صدقت ... موعودها او لو ان النصح مقبول

لكنها خلة قد سيط من دمها ... فجع وولع واخلاف وتبديل

فما تدوم على حال تكون بها ... كما تلون في اثوابها الغول

ولا تمسك بالعهد الذي زعمت ... الا كما تمسك الماء الغرابيل

فلا يغرنك ما منت وما وعدت ... ان الاماني والاحلام تضليل

كَانَتْ مَوَاعِيدُ عُرْقُوبٍ لَهَا مَثَلًا ۔۔ وَمَا مَوَاعِيدُهَا إِلَّا الْأَبَاطِيلُ

أَرْجُو وَآمُلُ أَنْ تَدْنُو مَوَدَّتُهَا ۔۔ وَمَا إِخَالُ لَدَيْنَا مِنْكِ تَنْوِيلُ

أَمْسَتْ سُعَادُ بِأَرْضٍ لَا يُبَلِّغُهَا ۔۔ إِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيبَاتُ الْمَرَاسِيلُ

وَلَنْ يُبَلِّغَهَا إِلَّا عُذَافِرَةٌ ۔۔ فِيهَا عَلَى الْأَيْنِ إِرْقَالٌ وَتَبْغِيلُ

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرَى إِذَا عَرِقَتْ ۔۔ عُرْضَتُهَا طَامِسُ الْأَعْلَامِ مَجْهُولُ

تَرْمِي الْغُيُوبَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِقٍ ۔۔ إِذَا تَوَقَّدَتِ الْحِزَّانُ وَالْمِيلُ

ضَخْمٌ مُقَلَّدُهَا فَعْمٌ مُقَيَّدُهَا ۔۔ فِي خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الْفَحْلِ تَفْضِيلُ

غلباء وجناء علكوم مذكرة ... في دفها سعة قدامها ميل

وجلدها من اطوم لا يؤيسه ... طلح بضاحية المتنين مهزول

حرف أخوها أبوها من مهجنة ... وعمها خالها قوداء شمليل

يمشي القراد عليها ثم يزلقه ... منها لبان وأقراب زهاليل

عيرانة قذفت بالنحض عن عرض ... مرفقها عن بنات الزور مفتول

كأنما فات عينيها ومذبحها ... من خطمها ومن اللحيين برطيل

تمر مثل عسيب النخل ذا خصل ... في غارز لم تخونه الأحاليل

قنواء في حرتيها للبصير بها ... عتق مبين وفي الخدين تسهيل

تخدي على يسرات وهي لاحقة ... ذوابل مسهن الأرض تحليل

سمر العجايات يتركن الحصى زيما ... لم يقهن رؤوس الأكم تنعيل

كأن أوب ذراعيها إذا عرقت ... وقد تلفع بالقور العساقيل

يوما يظل به الحرباء مصطخدا ... كأن ضاحيه بالشمس مملول

وقال للقوم حاديهم وقد جعلت ... ورق الجنادب يركضن الحصى قيلوا

شد النهار ذراعا عيطل نصف ... قامت فجاوبها نكد مثاكيل

نَوَّاحَةٌ رِخْوَةُ الضَّبْعَيْنِ لَيْسَ لَهَا ... لَمَّا نَعَى بِكْرَهَا النَّاعُونَ مَعْقُولُ

تَفْرِي اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا ... مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَاقِيهَا رَعَابِيلُ

تَسْعَى الْوُشَاةُ جَنَابَيْهَا وَقَوْلُهُمُ ... إِنَّكَ يَا ابْنَ أَبِي سُلْمَى لَمَقْتُولُ

وَقَالَ كُلُّ خَلِيلٍ كُنْتُ آمُلُهُ ... لَا أُلْهِيَنَّكَ إِنِّي عَنْكَ مَشْغُولُ

فَقُلْتُ خَلُّوا سَبِيلِي لَا أَبَا لَكُمُ ... فَكُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمٰنُ مَفْعُولُ

كُلُّ ابْنِ أُنْثَى وَإِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ ... يَوْمًا عَلَى آلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُولُ

أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ أَوْعَدَنِي ... وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ مَأْمُولُ

فَقَدْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُعْتَذِرًا ۔۔۔ وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَقْبُوْلُ

مَهْلًا هَدَاكَ الَّذِيْ اَعْطَاكَ نَافِلَةَ ۔۔۔ الْقُرْاٰنِ فِيْهَا مَوَاعِيْظٌ وَّتَفْصِيْلُ

لَا تَأْخُذَنِّيْ بِاَقْوَالِ الْوُشَاةِ وَلَمْ ۔۔۔ اُذْنِبْ وَاِنْ كَثُرَتْ فِيَّ الْاَقَاوِيْلُ

لَقَدْ اَقُوْمُ مَقَامًا لَّوْ يَقُوْمُ بِهٖ ۔۔۔ اَرٰى وَاَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيْلُ

لَظَلَّ يُرْعَدُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ ۔۔۔ مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَنْوِيْلُ

حَتّٰى وَضَعْتُ يَمِيْنِيْ لَا اُنَازِعُهٗ ۔۔۔ فِيْ كَفِّ ذِيْ نَقِمَاتٍ قِيْلُهُ الْقِيْلُ

لَذَاكَ اَهْيَبُ عِنْدِيْ اِذْ اُكَلِّمُهٗ ۔۔۔ وَقِيْلَ اِنَّكَ مَنْسُوْبٌ وَّمَسْئُوْلُ

من خادرٍ من ليوث الأسد مسكنه ... ببطن عثّر غيلٌ دونه غيلُ

يغدو فيلحم ضرغامين عيشهما ... لحمٌ من القوم معفورٌ خراديلُ

إذا يساور قرناً لا يحلّ له ... أن يترك القرن إلا وهو مفلولُ

منه تظلّ سباع الجوّ ضامزةً ... ولا تمشّى بواديه الأراجيلُ

ولا يزال بواديه أخو ثقةٍ ... مطرّح البزّ والدرسان مأكولُ

إنّ الرسول لنورٌ يستضاء به ... وصارمٌ من سيوف الله مسلولُ

في عصبةٍ من قريشٍ قال قائلهم ... ببطن مكّة لمّا أسلموا زولوا

زَالُوا فَمَا زَالَ أَنْكَاسٌ وَلَا كُشُفٌ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيلٌ مَعَازِيلُ

شُمُّ الْعَرَانِينِ أَبْطَالٌ لَبُوسُهُمُ مِنْ نَسْجِ دَاوُدَ فِي الْهَيْجَاءِ سَرَابِيلُ

بِيضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حَلَقٌ كَأَنَّهَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُولُ

لَا يَفْرَحُونَ إِذَا نَالَتْ رِمَاحُهُمُ قَوْمًا وَلَيْسُوا مَجَازِيعًا إِذَا نِيلُوا

يَمْشُونَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ ضَرْبٌ إِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيلُ

لَا يَقَعُ الطَّعْنُ إِلَّا فِي نُحُورِهِمُ

وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيلُ

تمت

ترجمه قصیده — بسم الله الرحمن الرحیم — بانت سعاد

شد جدا یار و دلم امروز بیمارست و زار — در پیش دل بسته و زنجیر بست و بیقرار

نیست جانان در صباح دوری وقت سفر — جز نگو آوازهٔ و بیمار چشم سرمه دار

چشم از من چون جدا شد بود بس شیرین ادا — سرمه ناکش بود چشمان پر از خواب خمار

هست خوش اندر میان هست خوش فربه سرین — هست نه بیبا قد نه کوته نه درازست آن نگار

میکند پیدا هر بوقت خنده دندانهای خوش — آبدارش هست هر دندان چو در شاهوار

خوش بسرخی میزند دندان نغز دلکشش — گوئی آن آلوده است از باده یکبار و دو بار

آنچنان باده که گشت آمیخته از آب سرد — آب سردی کش برآرند از مغاک جویبار

آب صافی کو روان باشد بجوی سنگناک — جا نشستک باد شمالی مے کند بروی گذار

باد کرده دور زو چرک و خس و خاشاک را — گشته از باران ابر بامدادے خوشگوار

با چنین آبی شدست آمیخته آن می که زو — گشته است آلوده دندان نگار گلعذار

وه چه یاری بود آن دلبر اگر میکرد راست — وعدهٔ خود را و گشتی پند ما را خواستگار

لیکن او یاریست گر خونش شدست آمیخته — رنج و آزار و دروغ و عذر از بیش نیست کار

نیست بر یک حال ثابت هر دمش حالی بود — همچو غولان میکند صد رنگ خود در اهل بزار

وعدهٔ خود را میدار ذکه هرگز مگر | همچنان که آب را غربال دارد یاد دار
بین که نفر پید ترا چیزیکه گفت و وعده داد | آرزو و خواب را پیوسته گمراهی شمار
وعدهٔ آن بیوفا را خواب پندار و خیال | آرزو از وی مخواه او را مکن تو اعتبار
وعدهای کاذب عرقوب هست او را نیست | وعدهایش غیر باطل دل بدان کمتر سپار
نام شخصی بیوفا بوده است عرقوب ای عزیز | کز خلاف وعده مشهور بلادست و دیار
آرزو دارم که پیدا مے شود مهرش بمن | نیست لیک از وی امید بخششم ای غمگسار
در زمینی شام گرد آن مه که نتواند رساند | اندران جز اشتران خوب و نیکو راهوار
در زمینی یار نتواند رسانیدن مگر | اشتر کو بس بزرگ ست و شگرف و استوار
گرچه در وی ماندگی باشد ز رفتن باز هم | آمده پوئیدن و رفتن مر او را کار و بار
اشتر خود خواسته ناظم ازین اشتر که بود | ز اشتران خوش سیر زیان تخم نسیانه ز امکار
هست زان خوش اشتران آن اشتران ماده که خوب | از قفای گوش شان بیزد لبیسای یار غار
از قفای گوش اشتر او را خوی میچکد | چون کند خوی در رودیدن داشت با داشتعال
هست آن اشتر آمد رفتن راهی که نیست | اندر و پید انشان اندیشه کن جو در دیار
چیزهای دور می بیند بچشمانی که هست | همچو چشم گاو وحشی تیز بین در مرغزار

گاو وحشی کز رمه ناگاه می افتد جدا — رنگ سیما سر بسر باشد سپیدش برف وار

چونکه ناگه از رمه افتد برون سوی رمه — تیز سے بیند که تنها را رسد رنج و ضرار

آن شتر زینگونه بیند تیز در وقتی که گرم — گردد از خورشید ریگستان و دشت و کوهسار

هم سطبرش هست گردن هم سطبرش هست پای — هست در خلقت بزرگ از اشتران روزگار

اشتر گردن بزرگ ست و کلان رخساره است — ماده است و مثل نر در قوت و در حمل بار

اشتر پهلو فراخ ست و توانا بر سفر — هست در پیش نشان راه در لیل و نهار

چرم وی سخت آمده مانند چرم سنگ پشت — آن گنه نکند اثر در وی که میباشد نزار

اشتر نیکو پدر وسے را برادر آمده — هم شده عموش خالو پنبه از گوشت برآر

از نجابت هست اشتر را که با خویشان خود — میشود جفت و نمیگردد به بیگانه دوچار

این شتر هم زاده زان ماده شتر گوشته است — حامل از فرزند خود در حفظ این گردن مهار

یک پدر در بوده آن فرزند وی را گو شد — خال و عم واقع رباب فکر را کن راست تار

آن دو فرزند نکو با با در خود زاده اند — از یک اشتر زین مکن غفلت که آن عیبست و عار

خواهی از تفصیل این در مثنوی ما نگر — آنکه شد نظم بدیعش نام نزدیک کبار

میرود بر وی گنه پس سینه اش نغز آیدش — هم تهیگاه‌های بخشان تافتد بر خاک خوار

هست همچون گورخر در رفتن واز هر طرف	پر شدست از گوشت ران آهوی سعی کن شکار
باشد آن بخش ز پهلوهای وی دور و جدا	از وفور گوشت او چون اشتری کو در قطار
گوئی آن چیزی که باشد پیش دو چشم و گلوش	از دهان و بینیش سنگ ست نزد هوشیار
استخوانهای دهانش سخت چون سنگ آمده	همچنین بینی دروی کان آمده جای مهار
میزند دمی که چون شاخ ست خرما مو نبات	خوش ز پستانهای نیکو یا دگیری زینهار
باشدش بینی بلند و در دو گوش او ز خش	خوبی و همواری ست اهل خرد را باش چار
می شتابد بر سبک سمهای لاغر شادمان	ور زمین سمهای خود را کم نهد آن بادسار
پایهای سرخ ساق وی پریشان میکند	سنگها را آن ز اندیشه کن کامل عیار
هست پاهایش بغایت سخت کانها را گهی	نیست سوی نعل بستن احتیاج و افتقار
هست گویا گردش دو ساعدش در نا خدا	در زمانی که سراب از پشته گردد آشکار
در جهان در روز یکه حدباء از تموز آفتاب	می نماید سوخته شد سوخته گوئی زنار
آن زمان گوید شتربان قوم را کای مردمان	ساعتی خسپید و خواب خوش نمائید اختیار
کان ملخهائیکه بوده رنگشان خاکستری	از تف خورشید دارند اضطراب و اضطرار
مصلحت شد خفتن اکنون زیر سایه در سفر	زانکه سنگ و ریگ مثل اخگرست و چون شرار

راست مثل گردش دو ساعد آن زن که مرد — اولین فرزندش و دل شد ز اندوهش فکار
هم بود گردان دراز و هم میانه ساق چون — گریه و گریند ز دادارش زنان سوگوار
گردش دو دست آن اشتر در آن گرمی و سوز — هست همچون گردش دو دست این زن کو مدار
آیده مر نقطهٔ غم زاد فرزندش بمرد — شد نفیس از جان آلام بیرون از شمار
آن زن ناکنده تا از مرگ فرزندش خبر — گشته نه عقل ست وی را نه بعینه اصطبار
میخراشد سینهٔ خود را به دو دست و شده — پاره پاره پیرهن بودستش جدا گشته ز تار
هر دمی این دستها بر روی بر سینه زند — هم کند مو هم زند بر خاک عجینه هم خمار
گردش دو دست این زن ان البسی سرعت بود — زانکه با اندوه و غم دارد به روز و شب جوار
هست همچون گردش کفهاش سیر آن شتر — شد ز نالان من درختی کامدش اقرع بار
می بران اشتر که تا اندر رسانیدن جزاو — در زمین آن نگار شوخ خوش بو دم سوار
سید و بند آن شتر را دشمنان از دو طرف — میدوید این از یمین دم میدوید آن از یسار
گفتن شان بود کای فرزند ابو سلمی کنون — کشته خواهی شد شود چشمت دو نیمه چون خیار
ناظم از فرزند ابو سلمی بخواهد نفس خویش — کیست جدش آن ابو سلمی ست نزدیک خیار
نام ناظم بود کعب و کرد اضافه خویش را — سوی جد و آن نیز دارد نزد اعیان اشتهار

یعنی ایشان گفته اند ای کعب کشته میشوی
گفت هر یاری کز و امید نیکی داشتم
گفته ام شانرا که بگذارید راه و بگذرید
هر که میزاید ز مادر گرچه خواهد دیر زیست
پس اگر من نیز میرم چه غم لیکن شما
شد خبر داده که خونم کرد پیغمبر هدر
مهلتم ده ره نماید سوی مهلت دادنم
تو نگیر از گفتگوهای سخن چینان مرا
ایستادم در چنان جای که گر ایستد دران
میشود لرزنده از هیبت مگر کو را بود
بوده ام ترسان و لرزان تا نهادم دست خویش
بود هیبتناکتر نزدیک من آن راستگوی
نیز چون شد گفته کای کعب اینچنین و آنچنان
زان قوی شیری که از شیران گزین ست و بود

زانکه خونت را هدر کرده رسول کردگار
کت نخواهم خورد غم کت روز چون شب گشت تار
پس همان خواهد شدن کان خواسته پروردگار
میرود جائیش بود تابوت و خسپد در مزار
بیوفائید و بود ترک وفا شوم و شنار
لیک امید عفو دارم از آن والاتبار
کو ترا داد است قرآن مجید ای شهریار
من گنه هرگز نکردم پس مراده زینهار
پیل مستی کش ز حیوانات بیش ست اقتدار
بخشش زان خواجه کو آمد جهان را افتخار
بی نزاعی در کف آن راستگوی باوقار
چون سخن گفتم بآن فرماندهی با گیر و دار
سوی تو کردند نسبت از حسد اهل نقار
جای در عثّره باغ یقین را شو بهار

عثّره جائیست کانجا بیشها باشد بسی — پر ز شیران ژیان ای بحر عظمت بی کنار
بامدادان شیر مرد و بچهٔ خود را رسد — گوشت از مردم بدان می پرورد شان در کنار
عیش آن دو بچه است از پایهای گوشت کان — دائما بر خاک باشد پیش هر دو گوشتخوار
چون جهد آن شیر بر همتای خود نگذاردش — تا نسازد منهزم تا بر نیارد زود مار
زو در آن دشت لاغ گشته اند و نگذرند — سوی دشت او خلائق از نهیب تار و مار
دائما باشد بدستش پهلوا سنی گوشت ده — خورده افتاده بخاکش هم ردا و هم ازار
از چنین شیرست هیبت ناک تر نزدیک من — احمد مختار کو فخر کبارست و صغار
راست پیغمبر بود نوری کزو جسته شود — روشنائی زانکه مهر و ماه زو شد مستعار
تیغ هندی ماست آنحضرت صلعم کشیده از نیام — تا کشد کفار را با دیش هزاران جان نثار
هست ثابت در گروهی کز قریشند و از آن — وان مراد اصحاب [illegible] در جنگ اصلا بیا
گفته یک گوینده ز ایشان چون بمکه گشته اند — شان مسلمان بر آشفتند کفار و شرار
کانتقال از جا کنید ای همرهان یعنی روید — تا مدینه کامر حق ست این نمایند اتیار
تا از انجا بر همه کفار غالب می شویم — پس درخت کفر از بیخ می ماند نه بار
بود گوینده عمرؓ کز چار یار مصطفی است — باد صد رحمت ز رحمن هر زمان بر هر چهار

انتقال ازانکه کردند ونکردند انتقال | شان ز پیش کافران در وقت جنگ کارزار

بی سلاحان وضعیفان نیز ثابت مانده اند | در زبان چند همچون رستم واسفندیار

آن زره ها خوش سپید است فراخ حلقهاست | درهم آنها را چو تفعا طیر حق را شو مطار

هست تفعا بیگان نام گیاهی دکش بود | حلقها نزدیک شو بیت عرفان را اجدار

شاد و خرم نیستند از نیزهای شان سپید | قوم دشمن را بلا در شهر دانش سازوار

نیستند اندوهناک و ناشکیبا گر شوند | زخمی و مجروح کایشان صابراند اندر مضار

میروند آن مومنان همچون سپید اشتر ابا | چون سیه فامان کوته قد کنند از شان فرار

در فرار افتند کفار لعین از طعن ضرب | شان تعاقب مینمایند از پس کفار فار

می نیفتد زخمهای نیزهاے کافران | جز درون سینهای آن گروهی جان سپار

جان سپارند از برای میز داو شان را ز مرگ | نیست تاخیری که می یابند از آن دار القرار

آن قصیده کاولش واقع شده بانت سعاد | گفته شد معنی هر بیتش بوجه اختصار

بر سر هر بیت هر یک بیتی نوشته شد ولیک | گه دو بیت و گه سه بیتش نیز کرده شد نگار

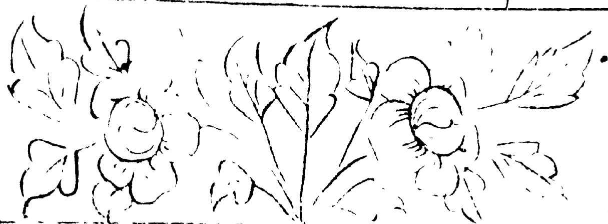
کرده شد ابیات وی را ترجمه بر نهج نیک | خوش کسی کانرا نماید ورد در سر و جهار

بعد ازین باشد قصیده حفظ هر برنا و پیر | تاکنون شان را برای ترجمه بود انتظار

چند این ترجمه کش مثل و همتا و نظیر | نیست در کشمیر و هند و چین و ماچین و تتار
قافیه در روی اگر نیست در جای بود | باشدش معنی دیگر فکر را بر وی گمار
آتش گرمی بازارش دل حساد سوخت | پس همی شد گفته چونکه النار جبار
از سنا عشقش هر در و گرد چو زردآلو حسود | لیک مخلص می شود زان سرزنش و همچون کنار
آری آری صحبت گل را نخواهد جست زاغ | لیک صد جان می کند بر دم فدای آن هزار
رغبت بلبل بود سوی بهار و سوی گل | میل زاغ شوم خود سوی خزان و سوی خار
گر گنهکار چون بری تو نمود این ترجمه | پس تو زنهار و ذنوب کاملی را درگذار

عفو کن بهر حبیب کاین قصیده انِ او ست
جرم و بیراو گناه آمرزش ای پروردگار

تمام شد ترجمهٔ منظوم قصیدهٔ بانت سعاد





اسناد دعای | بسم الله الرحمن الرحیم | سریانی

سپاس بیقیاس آن بادشارا | که پیدا کرد از نابود ما را
بیک یک عضو ما را بر هم آورد | چنین طرفه طلسمی در هم آورد
پس انگه روح را با نفس پُر فن | مقید ساخت اندر قالب تن
پس انگه خلعت ایمان بپوشاند | بلطف آن بنده را از جهل برهاند
شناسائی بسوی خویش دادش | چراغ عقل اندر کف نهادش
بحیرت رفت عقل و گشت مجنون | تعالی شانه عما یقولون
بیا ای عاقل دانای هشیار | نقاب از چهره مقصود بردار
شنو این داستان پُر غرائب | اگر هستی طلبگار عجائب
چنین گفتند مارا اهل اسناد | بروح پاک ایشان نور حق باد
که بود اندر زبور سے سبحان | مبارک سورتے مانند رحمان

پیمبر که ز خدا بادا درودش — باین سوره همی کردی بجودش
ز الفاظ زبورش داد تغییر — بالفاظ عرب پس کرد تعبیر
که تا روشن شود بر هر کس این راز — در این فیض گردد بر همه باز
پس آنگه نظم کرده ابن عباس — که او در علم دین بود افضل الناس
روایت دیده ام از اهل اسناد — که بس رحمت بروح راویان باد
که علم دین صفت صافی بیانست — عرب را هم ازین صورت عیانست
بلطف ایزد باری تعالے — نوشته آمد این از سنگ پیدا
نه این از آدمی منظوم گشته — نه از جن و ملک معلوم گشته
پدید آمد نقوشش از کلک تقدیر — بغیر از زحمت تقریر و تحریر
خدای کاین چنین گنبد برآرد — تواند نقش بر سنگی نگارد
هر آن مومن که این منظوم خواند — ز بهرش هیچ حاجت در نماند
بروز حرب اگر خواند سپهدار — شود فی الحال فتح و نصرتش یار
گریزد آنچنان دشمن ز سویش — که ناید بار دیگر در برویش
اگر بندی بود بند از وی گشاید — اگر رنجی بود رنج از وی رباید

شفا یابد اگر رنجور خواند   بیابد وصل اگر مهجور خواند
اگر افتاده خواند بدریا   سلامت بگذرد زانجا بصحرا
اگر در شب بخواند بیمناکے   چو این خواند ز آفتها چه باکے
اگر گمراه خواند راه یابد   وگر تشنه بخواند چاه یابد
اگر بر دیو خواند آدمی زاد   گریزد زین دعا آن دیو چون باد
اگر کشتی بدریا مانده باشد   روان گردد چو آنکس خوانده باشد
اگر از آسمان باران نبارد   بسوی آسمان دستی بر آرد
بخواند این دعا ابری بر آید   کزو هر طرف آبی در آید
اگر باران ز باریدن نماند   باند این دعا را چون بخواند
اگر مفلس بود گردد توانگر   بسان مردمان باشد مفخر
اگر از پادشاهی خوف دارد   خدا اندر دلش مهری گمارد
بهر نیت که خواند این دعا را   بر آرد حق تعالی مدعا را
اگر اسناد این را باز خوانم   ز مقصودی که دارم باز مانم
بخوان مسکین تقی اکنون دعا را   بگو معنی این منظوم ها را

شروع دعا | بسم الله الرحمن الرحیم | سریانی مترجم

أنا الموجود فاطلبني تجدني — فإن تطلب سوائي لم تجدني

منم مطلوب اهل طالب کجائی + چرا در حضرت ما در نیائی — مرا هرگز نخواهی یافتن تو + گنی با غیر من گر آشنائی

أنا المقصود لا تقصد سوائي — كثير الخلق فاطلبني تجدني

چو من مقصود باشم از دو عالم + بغیر مرا ای بنده هرگز — خلائق را منم خلاق بیشک + بز من مخلوق نشد حوا و آدم

أنا الرب الذي يخشى عذابي — جميع الخلق فاطلبني تجدني

منم پروردگار جمله موجود + ترا جز من نباشد هیچ مقصود — بترسند از عذاب من خلائق + خلائق را بجز من نیست معبود

أنا الملك المهيمن جل قدري — عظيم الملك فاطلبني تجدني

من آن شاهم که قدر من عظیمست + ابر خلق لطف من عمیم — اگر طلبی مرا فی کمال یابی + که ذات من کریم ست قدیم

أنا المعبود لا تعبد سوائي — أنا الجبار فاطلبني تجدني

منم معبود جائز نیست غیر + پرستش کن برای من بسیر — نگیری غیر من معبود هرگز + بکن پرواز سوی من چو طیر

أنا للعبد أرحم من أخيه
اگر ابوین باشند یا برادر + ولی نبود کسی از من مهربان‌تر

ومن أبويه فاطلبني تجدني
اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که من هرگز نبستم بر کسی در

هلمّوا إلى لا تقصد سوائي
بیا ای بنده سوی من برآی + که جز من خالق دیگر نداری

أنا المنّان فاطلبني تجدني
نجوئی غیر من در هیچ وقتی + بنجا طمع امیدی نیاری

أتذكر ليلة ناديت سرًّا
اگر یادم کنی در شب نهانم + من اسرار ترا ای بنده دانم

فلم أسمعك فاطلبني تجدني
منم سامع بهر چیزی که گوئی + ترا از لطف خود هر دم بجویم

فلا يُنجيك يا عبدي سوائي
منم منجی ترا از سیم نیران + ترا جز من نباشد ای رحمن

من النيران فاطلبني تجدني
اگر جوئی مرا فی الحال یابی که من نزد تو هستم از رگ جان

وليس بحلّك الفردوس غيري
ترا در جنت فردوس مسکن + که می‌بخشد بگو ای بنده از من

أنا الرزّاق فاطلبني تجدني
رسانم بعد از آن رزقی ز رضوان که رزق خلق را دست است بر من

أهل في الخلق من يعطي جزيلا
بجز من کس عطائی کی ببخشد + جهان هر گدائی را که بخشد

سوائي ليس فاطلبني تجدني
اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که جز من کس عطائی را نبخشد

أتعرف غافر الذنب غيري
بجز من غافری هرگز نباشد + بجز من ساتر هیچ گناه نباشد

أنا الغفار فاطلبني تجدني
اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که جز من غافری هرگز نباشد

ساغفر للعباد ولا ابالی عذاب الحشر فاطلبنی تجدنی

بیا مرزم بفرد اقیامت + تمامی مومنان را از کرامت تو باشی خرم و خندان در انجا + ببست نعیم و ملک تمامت

واکرم من ارید بلا حساب انا الوهاب فاطلبنی تجدنی

کریم من مرا عزاست دائم + بذات من بود مر خلق قائم ز فضل و لطف خود من خلق را + دهم عز تجود ره ... می

واکرم من یتوب الی خوفا الی الاکرام فاطلبنی تجدنی

من اگر گردی پشیمان + نگردد خاطرت هرگز پریشان ز خوف من اگر در راه آئی + رسانم منزلت تا باغ رضوان

وارحم من عبادی من عصانی بجهل منه فاطلبنی تجدنی

ببخشم من گناه جاهلان را + بیاگاهانم از خود غافلان را مرا هر کس که بیجوید بیابد + نمی خواهم مگر صاحب دلان را

الی الالاء والنعماء عبدی الی الخیرات فاطلبنی تجدنی

مرا ای بنده نعمتها تمام ست + مشو غافل که آن در صبح و شام ست ز من خیرات جاری هر زمانست + دگر انعام من ای بنده تمام ست

الی الدنیا وما فیها جمیعا الی الملکوت فاطلبنی تجدنی

مرا ملک ست این دنیا و ملکوت + مطیع من بود ناسوت و جبروت اگر جوئی مرا فی الحال یابی + که بنده ذکر من شو گاه در ...

تجدنی فی سواد اللیل عبدی قریبا منک فاطلبنی تجدنی

مرا در هر شبی نزدیک یابی + اگر خوانی مرا نام از شتابی مرا نزدیک خود پیوسته بیند آن + جان خویش هم نزدیک ... بابی

۵۱ تَجِدْنِي فِي سُجُودِكَ حِينَ تَدْعُو ... وَحِينَ تَقُومُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

مرا آیند گر در سجده خوانی + وُیا در قومه ذکر من برانی ... مرا در هر دو حالت در بیابی + بجز من هیچ مطلب تو ندانی

۵۲ تَجِدْنِي رَاحِمًا بَرًّا رَؤُوفًا ... بِكُلِّ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

رؤف و مهربانم با همه کس + منم موصوف این صفات را بس ... اگر خواهی مرا فی الحال یابی + کسی مانع نخواهد بود در پس

۵۳ تَجِدْنِي وَاسِعًا بِالْخَلْقِ عَبْدِي ... أَنَا الْمَذْكُورُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

فراخی در جهان از من بیاید + امور بسته را از من گشاید ... منم مذکور ذکر من همی کن + که کار از غیر من خود کی برآید

۵۴ تَجِدْنِي وَاحِدًا صَمَدًا عَظِيمًا ... عَظِيمَ الْبِرِّ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

منم یکتا و دیگر بی‌نیازم + عظیم البر دیگر کارسازم ... اگر خواهی مرا فی الحال یابی + که من ستارم و بنده نوازم

۵۵ تَجِدْنِي مُسْتَغَاثًا لِي مُغِيثًا ... أَنَا الْقَهَّارُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

منم فریادرس درماندگان را + منم قهار و قاهر هر جهان را ... اگر خواهی مرا فی الحال یابی + چو خواهی کرد این تو آن را

۵۶ إِذِ اللَّهْفَانُ نَادَانِي كَظِيمًا ... أَقُلْ لَبَّيْكَ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

گر اندوهی شد ملول بخوانی + کنم لبیک لیکن تو ندانی ... اگر خواهی مرا فی الحال یابی + منم رحمان بر خاطر و جانی

۵۷ إِذِ الْمُضْطَرُّ قَالَ أَلَا تَرَانِي ... نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر بیچاره گوید که یارب + ببوی من ببین از لطف مشرب ... به بینم در زبان سوی تیش با حسان + کنم برتر مراد او را عمده و منصب

۵۱ اذا عبدی عصانی لم تجدنی — سریع الاخذ فاطلبنی تجدنی

گنهکاری اگر آرد گناہے + نیارد توبه در سالی نه ماہے

بگیرم در زمان او را به عصیان + دهم او را بحلم خود پناہے

۵۲ فان هو تاب تبت علیه عبدی — انا التواب فاطلبنی تجدنی

پس آنگه گر کند توبه از گناہے + کنم بر وی به بخشایش نگاہے

چنان ملکی دهم او را بمنت + که نبود آنچنان ملک شاہے

۵۳ ومن مثلی وان تکون مثلی — ولیس یکون فاطلبنی تجدنی

بگو مثلی کجا باشد نباشد + بجز من کس خدا باشد نباشد

اگر خواهی مرا فی الحال یابی + بجز من هیچ جا باشد نباشد

۵۴ تعززنی ولم نر قط مثلی — ولست تراہ فاطلبنی تجدنی

ز من عزت بجو ... دائم + که مثل من نبینی کس تو قائم

نه بینی مثل ما را هم نیابی + بجو با صدق آن تا زود یابی

۵۵ اتعرف من له اسم کاسمی — انا الرحمن فاطلبنی تجدنی

چو نام من کسی را نام نبود + بجز من هیچ کس علام نبود

منم آن مهربان کز رحمت من + جوان و پیر را انعام نبود

۵۶ اتعرف من یغیث الخلق غیری — من الکربات فاطلبنی تجدنی

بجز من هیچکس فریاد رس نیست + مغیث تو بجز من هیچکس نیست

اگر خواهی مرا فی الحال یابی + مگر در خاطر تو این هوس نیست

۵۷ اتعرف ساتر العیب غیری — انا الستار فاطلبنی تجدنی

بپوشم عیب تو از زید و عمرا + بجز من نیست کس این را یقین دکن

اگر خواهی مرا فی الحال یابی + چنین ... را باشد فراوان

أنا المعروف منقذ عبدي سريعاً ‏ من الهلكات فاطلبني تجدني

بجز من مهربانی کس نباشد + بجز من هیچ رحمان نباشد ‏ شناسی غیر من آن کس که گوید + بر آخیر که خویشتن باشد

أنا المعروف من يقل للشيء غيري ‏ بكن فيكون فاطلبني تجدني

شناسی غیر من آنکس که گوید + برای خیرگی باشد نباشد ‏ از آن موجود کردم جمله عالم + چنین بر سجده مرا خود فاش باشد

أنا الله الذي لا شيء مثلي ‏ أنا الديان فاطلبني تجدني

مرا همتا کسی شد نباشد + خدا جز من کسی باشد نباشد ‏ اگر جوئی مرا فی الحال یابی + چو من پیدا کسی باشد نباشد

أنا الملك الملوك وكل ملك ‏ إلى الميراث فاطلبني تجدني

منم شاه همه شاهان دوران + مرا میراث باشد بعد ایشان ‏ اگر خواهی مرا فی الحال یابی + شوم نزدیک تو از فضل و احسان

أنا في الدهور وقبل قبل ‏ وبعد البعد فاطلبني تجدني

بتما بود کسی جز کار + کنم پیدا بعالم چون فنا را ‏ اگر جوئی مرا فی الحال یابی + برای حمت دیگر فنا را

أنا الوهاب يا عبدي سريعاً ‏ وفي العهد فاطلبني تجدني

بسرعت من ببخشم جهان را + اگر خواهم دهم این را و آن را ‏ نگردد عهد من گر هشکسته + از آن خواهی نگیرم کافران را

أنا الفرد المدبر فوق عرش ‏ بلا تكييف فاطلبني تجدني

زمن دانسته مر تدبیرها را + کنم من عفو بس تقصیرها را ‏ منم بر عرش مستولی همیشه + بحکمت کرده ام تقصیرها را

اسناد قصیده	بسم الله الرحمن الرحیم	غوثیه

اسناد قصیده متبرکه حضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر جیلانی قدس سره در حالت جذبه ربانی از زبان در بار حضرت ایشان برآمده است خاصیت های بسیار است اوّل آنکه هر که این قصیده را مداومت کند و هر روز یازده بار بخواند در نظر حق مقبول و محبوب گردد دوم آنکه هر که این قصیده را ورد ساز داو را حافظه طبع پیدا گردد و هر چه بخواند یا بشنود یاد گیرد سوم آنکه چون این قصیده را بخواند سواد عربی زیاده شود چهارم آنکه هر که این قصیده را برای مهمی و مقصد چهل روز بخواند چله آن نگذرد که مقصودش حاصل گردد پنجم آنکه هر که این قصیده را پیش خود نگاه دارد و هر روز سه بار بخواند و اگر خواندن نداند بکسی خواندن فرماید و خود بشنود و از خود جدا نکند با عتقاد درست صباح نظر کند انشاء الله تعالی حضرت غوث الثقلین را در خواب بیند و پیش هر امیر و ملوک مقبول گردد ششم آنکه بهر نیتی و مقصودی که بخواند مراد حاصل گردد باید که این قصیده را با عتقاد درست گیرد تا بهر نیتی که خواند بحصول انجامد بشرط آنکه هر وقتی که شروع کند پیش از شروع اندکی شیرینی بیارد و فاتحه بر آنحضرت بخواند مگر قبل از شروع سه بار درود شریف بخواند بمقصود خود برسد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ



شروع قصیدہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | حضرت غوث الثقلین رض

سَقَانِی الحُبُّ کَاسَاتِ الوِصَالِ ۔ فَقُلتُ لِخَمرَتِی نَحوِی تَعَالِ

عشق نوشانید ما را بر ملا + کاسہا ہی وصال دلربا ۔ پس بگفتم مر شراب خویش را + بیحجابانہ بسوی من بیا

سَعَت وَمَشَت لِنَحوِی فِی کُؤُوسٍ ۔ فَهِمتُ بِسَکرَتِی بَینَ المَوَالِ

سعی کردہ شد روان سوی ما + جلوہ گر شد در میان کاسہا ۔ پس شدم حیران بمعنے خواشتر + در میان دوستان ذوالمنن

فَقُلتُ لِسَائِرِ الأَقطَابِ لُمُّوا ۔ بِحَالِی وَادخُلُوا أَنتُم رِجَالِ

پس بگفتم مر ہمہ اقطاب را + مژدہ دادم جملہ احباب را ۔ کہ بحالم جمع داخل میشوید + چہ شما در راہ حق مردانہ اید

وَهُمُّوا وَاشرَبُوا أَنتُم جُنُودِی ۔ فَسَاقِی القَومِ بِالوَافِی مَلَالِ

ہمتے کردہ می رنگین خورید + چہ کہ من شاہم شما لشکر منید ۔ ہر ما ساقی او مادم صبح و شام + از می رنگین لبالب کردہ جام

شربتم فضلتي من بعد سكري ◦ ولا نلتم علوي واتصالي

می بنوشید بعد از سکر ما + آن شراب باقی پس خورده ما ◦ با جناب حق علو و اتصال + آنقدر دائم که برسیدند حال

مقامكم العلى جمعا ولكن ◦ مقامي فوقكم ما زال عالي

ای مقیمان مقامات رضا + بالیقین برتر مقامات شما ◦ لیک جای من بود فوق شما + آن مقام من همیشه در علا

أنا في حضرة التقريب وحدي ◦ يصرفني وحسبي ذو الجلال

من بدرگاه قرب تنها ... + ... ◦ می بگرداند مرا در عالم و حال + کافیم باشد خدا ذو الجلال

أنا البازي أشهب كل شيخ ◦ ومن ذا في الرجال أعطي مثالي

نسبت هر شیخ باز اشهبم + زین جهت گیرند پیر و مرشدم ◦ کیست آنکه در میان اولیا + داده شد مانند من جاه

كساني خلعة بطراز عزم ◦ وتوجني بتيجان الكمال

در بر من کرده خلعت را خدا + کان منقش نقش عزم کبریا ◦ تاج بر سر کرده مرا آن ذوالجلال + تاج من بود همه تیجان الکمال

وأطلعني على سر قديم ◦ وقلدني وأعطاني سؤالي

از لطف داد در علم عظیم + واقفم کرده بر اسرار قدیم ◦ بسته بر گردن قلاده عزتم + داد ما را آنچه از وی خواستم

وولاني على الأقطاب جمعا ◦ فحكمي نافذ في كل حال

والی و حاکم مرا کرده خدا + بر همه اقطاب و جملهٔ اولیا ◦ حکم من جاریست اندر کائنات + در همه احوال فرخ صفات

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِیْ بِحَارٍ
راز خود گر افگنم اندر بحار + بحرها چه خورد چه بحر ذخار

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِیْ زَوَالِ
می فرو آیند در غور زوال + عمق گم کن با زبنو آنی بال

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
پس اگر من افگنم بی قیل و قال + راز خود را بر بالا اندر جبال

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الْجِبَالِ
پاره پاره میشود در وقت حال + مختفی گردد جبل او در جبال

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
سر خود گر افگنم بر فوق نار

لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
سرد مرده میشود از آن شرر

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
راز خود گر افگنم بر مرده + یا کنم اگر بدان افسرده

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی
البته مرده بقدرت ذو الجلال + زنده ماند در حالی

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
هیچ شهر نیست در دنیا دو آن + هیچ دهر نیست از چرخ نگون

تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتٰی لِیْ
گر قرر ز ذا القضا دارد دگر + پیش من آید و آن بازی

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
میدهد با ما آن چیزی خبر + کامده جاری شد با خیر و شر

وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ
میکند آگه مرا از جمله حال + این مکن کوتاه دست از جدال

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
خیمه قنشوای مرید پاکباز + با من خوش باش

وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ
آنچه میخواهی بکن تو در نفس + چه که اسم عالیم ناهی ست بس

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ — عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

ای مرید من مترس از هیچ رنج + که ترا بخشد رب من گنج گنج — داد ما را ایزد رتبه بلند + مقصد اقصی رسیدم زین کمند

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ — وَشَاؤُوْشُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ

کوفته شد بر زمین و آسمان + طبلها عظمت من بیکران — چاوش های سعادت آمدند + بهر من تحقیق ظاهر شدند

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ — وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

شهرهای حق تعالی ملک من + زیر حکم من بحکم ذو المنن — پیش از آنکه قلب را آفرید + وقت من شد صاف بهر امر دید

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا — کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

چون نظر کردم سوی جمله بلاد + چشم من از شرق تا غرب اوفتاد — یافتم از حکم اتصال + چون جو خردلی بی قیل و قال

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ — عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

اولیا بر قدمها روند + زین وسیله یار خود را بنگرند — من بتحقیق راه ذو الجلال + بر قدمهای نبی بدر الکمال

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ — عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ای مرید من سخن چین مترس + بهر تحقیق منم فریاد رس — سخت عزم و قصد دارد آشکار + قاتل کفرم و تیر کارزار

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا — وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

درس کردم علم شرع و علم راز + تا شدم قطب ولایت شایان — هم ترقی یافتم در رتبه‌ها + از عطای رب جمله خلقها

فمن في أولياء الله مثلي ... ومن في العلم والتصريف حالي

کیست چون من ز محبان خدای ... نیست اندر دانش مقدور حال

كذا الرفاعي كان مني ... فيسلك في طريقي واشتغالي

ہمچنین ابن رفاعی از من [illegible] ... در رہ من پوید در اشتغال

أنا الحسني والمخدع مقامي ... وأقدامي على عنق الرجال

سید حسنی [illegible] ... ہست اقدام من بر رتبۂ علا + فوق گردنہا جملہ اولیا

وعبد القادر المشهور اسمي ... وجدي صاحب العين الكمال

ہست عبدالقادر [illegible] نام [illegible] ... ہست جدم مصطفی و مرتضی + صاحب عین الکمال مقتدا

أنا الجيلي محي الدين اسمي ... وأعلامي على رأس الجبال

ولدم جیلان [illegible] محی الدین [illegible] ... ہر پای عظمت من اکرام + بر جبلہا بزرگی تا قیام

مناجات امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ

إلهي تبت من كل المعاصي ... بإخلاص رجاء للخلاص

أغثني يا غياث المستغيثين ... بفضلك يوم يؤخذ بالنواصي

تمام

هذه القصيدة لاويس القرنی فی صلوة النبی المدنی



بسم الله الرحمن الرحيم



صل یا رب علی رأس فوق الناس

درود بھیج ای رب میرے اوپر سردار گروه آدمیون کے

منه للخلق امان بزمان الباس

کہ اونهین سے لوگون کو پناه ہے بیچ زمانہ نا امیدی کے

صل یا رب علی من هو فی حر غلس

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے جو کل قیامت کی گرمی مین

کل من ظمأ یسقیه رحیق الکاس

ہر شخص کو جو پیاسا ہوگا پلاوینگے اوسکو شراب خالص کا پیالہ

صل یا رب علی من یرجاء الکرم

درود بھیج ای رب میرے اوپر اونکے کہ ساتھ امید بخشش کے

خص من جاء الیه لعموم الناس

خاص کیا اونهون نے اوسکو جو آیا اونکے پاس سے لوگون مین

صل یا رب علی مونس کل البشر

درود بھیج ای رب میرے اوپر آرام دینے والے ہر آدمی کے

مبدل لوحشة فی القبر باستیناس

بدل دینے والے وحشت کے قبرون مین ساتھ انس کے

صل یا رب علی روح رئیس الرسل

درود بھیج ای رب میرے اوپر روح سردار رسولون کے

نقتدی نحن علی ارجله بالراس

کہ پیروی کرتے ہین ہم اونکے قدمون کی سر کے بھل

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی ذِی نِعَمٍ دَائِمَۃٍ ‏ ‏ اَنْعَمَ الْیَوْمَ عَلَی الْخَلْقِ بِلَا مِقْیَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر صاحب نعمتوں قدیمہ کے ‏ ‏ بخشش کی جنہوں نے آج کے دن مخلوق پر بے اندازہ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی صَاحِبِ شَرْعٍ حَسَنٍ ‏ ‏ فَرَّقَ النَّاسَ مَنْهَجًا مِنَ النَّسْنَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر مالک راہ نیک کے ‏ ‏ کہ جدا کر دیا انہوں نے لوگوں کو جب کہ آیا کوئی شیطان نہیں سے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی ذِی کَرَمٍ اُمَّتُهُ ‏ ‏ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِی الْحَشْرِ بِلَا وَسْوَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر صاحب بخشش کے کہ امت انکی ‏ ‏ داخل ہوگی جنت میں قیامت کے دن بے کھٹکے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ هُوَ لَوْلَاهُ لَمَا ‏ ‏ یَشْمَلُ النَّامِیَةَ الْکَوْنُ مَعَ الْحَسَّاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر انکی کہ وہ اگر نہ ہوتے البتہ ‏ ‏ شامل ہوتی قوت نامیہ ہستی کو ساتھ قوت حاسہ کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ هُوَ مِنْ حِصْنِهِ ‏ ‏ یَعْصِمُ الْحَقُّ مُحِبِّیْهِ مِنَ الْخَنَّاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر انکے کہ انکی مقصد سے ‏ ‏ بچاتا ہے حق تعالی انکے دوستوں کو شیطان سرکش سے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ هُوَ مَنْ عَاذَ بِهٖ ‏ ‏ لَمْ تَصِلْ قَطُّ اِلَیْهِ یَدُ الْوَسْوَاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر انکے کہ جو کوئی پناہ پکڑے ‏ ‏ نہ پہونچے ہرگز اوسکی طرف ہاتھ اندیشہ کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ هُوَ مِنْ دُنْیَا رِفْقِهٖ ‏ ‏ السَّیْفُ قَدْ اَذْهَبَ قَطْعًا بَصَرَ الشَّمَّاسِ

درود بھیج اے رب میرے اوپر انکی جنہوں نے چمکتی ‏ ‏ تلوار سے خیرہ کی یک تخت نظر آفتاب پرستان کی

صل یا رب علی صاحب نوع الشرف ... من الناس به الفضل من الاجناس

درود بھیج ای رب میرا اوپر صاحب نوع بزرگی کے ... کہ تمیز دیا آدمیوں کو بسبب انکی فضل نے جنسوں سے

صل یا رب علی من لنخیل الکرم ... فی ریاض الامم الیوم لنا الغراس

درود بھیج ای رب میرا اوپر انکے جو درخت بخشش کے ... بیچ باغوں امتوں کے آج کے دن اسلئے ہمارے بوٹے ہیں

صل یا رب علی من بغناء الکرم ... من بیوت الفقر ایذهب بالافلاس

درود بھیج ای رب میرا اوپر انکے جو سبب بے نیازی بخشش کے ... مفلسوں کے گھروں سے دفع کرتی ہیں محتاجی کو

صل یا رب علی عترته الطاهرة ... وعلی الصحب مع الحمزة والعباس

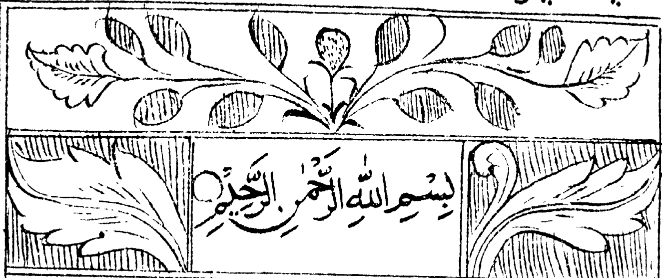
درود بھیج ای رب میرا اوپر اولاد پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... اور اونکے یاروں پر ساتھ حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہم کے

صل یا رب علی من لاویس منه ... طهر القالب والقلب من الادناس

درود بھیج ای رب میرا اوپر اونکے جو اویس قرنی کا اونکے ... پاک ہوا جسم اور دل ناپاکیوں سے

تمت





بلغ الله صلاتي وسلامي ابدا — لنبي عربي مدني حرمي

بھیجے خدای تعالی درود میرا اور سلام میرا ہمیشہ — طرف نبی عربی باشندہ مدینہ حرم کے رہنے والے کے

شمس فضل وضياء وسناء اسنى — نور بدر وبهاء وسماء الكرم

آفتاب بخشش اور روشنی اور نور روشن تر کے — روشنی چاند چودھویں رات اور زیبائی اور آسمان بزرگی کے

مظهر الحق تعالى وتقدس حقا — مفخر الخلق كمالا بكلام القدم

جائے ظہور اللہ برتر اور پاک کے سچ فی الواقع — جائے نازش مخلوق کے کمال کی راہ سے ساتھ کلام

اكرم الخلق وجودا وسجودا وجودا — احسن الناس سخاء بعطاء النعم

بزرگتر مخلوق کے وجود اور سجود اور جود کی راہ سے — نیک تر آدمیوں کے سخاوت کی راہ سے ساتھ دینے نعمتوں کے

يم لطف ووفاء وسحاب هطل — طور حلم ووقار وحمول الالم

دریا مہربانی اور وفاداری کے اور بدلی برسنے والے — کوہ طور بردباری اور بزرگی کا اور درد برداشت کرنیوالے

امر الكل بعدل وسماح وتقى ‏ ‏ عمر النفس بجوع وتوام قدم

حکم کرنیوالا سبھونکو ساتھ انصاف اور جوانمردی اور پرہیزگاری کے ‏ ‏ زندگی گذاری نفس کے ساتھ بھوک کے کہتے کہ قیام عبادت مین سوج گئے قدم

كيف يحصى صلوات لامام الحرمين ‏ ‏ عجمي بدوي صمي م بكم

کیونکر شمار کرسکے درود ونکا واسطے پیشوای مکاو مدینہ کے ‏ ‏ جو شخص غیر عربی اور جنگلی اور بہرا اور گونگا ہو

خاب امال حياتي بفراق السلمى ‏ ‏ ذاب لحمي ودمي ابن وجودي عدم

نا امید ہو گئین آرزوئین میری بیچ جدائی محبوب سلمی کے ‏ ‏ گھل گیا گوشت میرا اور خون میرا کہانکہ وجود میرا عدم ہوا

رب ابلغ صلوات وسلاما مددا ‏ ‏ نحو سكان بقيع وبفناء الحرم

ای پروردگار میرے بھیج درودون اور سلام کو مدد کار ‏ ‏ طرف رہنے والون گورستان مدینہ اور جگہون گرد اگرد کعبہ کے

ثم اصحاب حنين احد مع بدر ‏ ‏ ثم ابناء كرام لسديد الامم

تسپیچھے یارون جنگ حنین اور کوہ احد مع یارون جنگ بدر ‏ ‏ تسپیچھے تابعین کرام کہ جو مضبوط ہین امتون مین

اعتمادي ورجائي بشفيع الامم ‏ ‏ حين يبلى كفني فوق عظام الرمم

بھروسا میرا اور امید ساتھ بخشانیوالی امتون کی کے ‏ ‏ جبکہ پرانا ہوجائے کفن میرا اوپر ہڈیون بوسیدہ کے

تمت





اسناد دعای — بسم اللہ الرحمن الرحیم — مغنی

طریقہ ذکوۃ دعای مغنی کا بہ نیت ادای شرائط کے ایکہزار ایکمرتبہ پیچ ایسے مکان کے کہ درمیان پڑہنے والے اور آسمان کے کوئی چیز حائل نہوننگے سو جبتک ہوسکے پڑہے پہلے شروع کرنیسے غسل اور وضو کامل بجالاکے اور خوشبو ملکے اور خوشبو جلاکے دوگانہ نفل کا ادا کرے

اور دونوں رکعتوں میں اذا جاء نصر اللہ ستر بار پڑہے اور بعد سلام کے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَّمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّمُوْنِسِيْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَّيَا رَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ فقط

سات یا ستر بار پڑہے بعد اوسکے سرنگا کرکے دعا مانگے کو شروع کرے بعد ازاں شرط طول یا مقرات کے

ہر روز بلاناغہ جسقدر ہوسکے بعد فرض فجر کی پڑھی لیکن بہتر ہی کہ گیارہ بار پڑھی اور دوسری طرح یہ ہی کہ بعد نماز صبح دو مرتبہ اور بعد نماز ظہر کے دو مرتبہ اور بعد نماز عصر کے دو بار اور بعد نماز مغرب کے دو بار اور بعد نماز عشا کی تین بار پڑھے غرض دونون طرح بہتر ہی اوسکے پڑھنی مین بہت فائدے ہین بسبب طول ہوجانے کے نہین لکھی ہین غرض ہر ہر امر کے واسطے اکسیر اعظم ہی اور اوسکے اسناد مین لکھا ہے کہ جو اس دعای مذکور کو تعداد مسطور پڑھے تو پرہیز گوشت اور دوسری لذتون کا ضروری بعد اتمام تعداد کی کچھ پرہیز نہین

دعاء  بسم الله الرحمن الرحيم  مغني

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَبِكَ اَسْتَغِيْثُ فَاَغِثْنِيْ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ اِكْفِنِيْ الْمُهِمَّاتِ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنَا عَبْدُكَ

بِبَابِكَ فَقِيرُكَ بِبَابِكَ سَآئِلُكَ بِبَابِكَ دَلِيلُكَ بِبَابِكَ أَسِيرُكَ

بِبَابِكَ ضَعِيفُكَ بِبَابِكَ مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ ضَيْفُكَ بِبَابِكَ

يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ الظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ مَهْمُومُكَ

بِبَابِكَ يَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوبِينَ عَاصِيكَ بِبَابِكَ يَا طَالِبَ

الْبَارِّينَ الْمُقِرُّ بِبَابِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ الْخَاطِئُ بِبَابِكَ يَا غَافِرَ

الْمُذْنِبِينَ الْمُعْتَرِفُ بِبَابِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ الظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا

مَآئِلَ الطَّالِبِينَ الْمُسِيئُ بِبَابِكَ الْبَائِسُ بِبَابِكَ الْخَاشِعُ بِبَابِكَ

ارْحَمْنِی یَا مَوْلَایَ أَنْتَ الْغَافِرُ وَ أَنَا الْمُسِیءُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُسِیءَ

إِلَّا الْغَافِرُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ أَنْتَ الرَّبُّ وَأَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ یَرْحَمُ

الْعَبْدَ إِلَّا الرَّبُّ مَوْلَایَ مَوْلَایَ أَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ

وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَمْلُوكَ إِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ أَنْتَ الْعَزِیزُ

وَأَنَا الذَّلِیلُ وَهَلْ یَرْحَمُ الذَّلِیلَ إِلَّا الْعَزِیزُ مَوْلَایَ مَوْلَایَ

أَنْتَ الْقَوِیُّ وَأَنَا الضَّعِیفُ وَهَلْ یَرْحَمُ الضَّعِیفَ إِلَّا الْقَوِیُّ

مَوْلَایَ مَوْلَایَ أَنْتَ الْكَرِیمُ وَأَنَا اللَّئِیمُ وَهَلْ یَرْحَمُ

اَللَّئیمُ اِلاَّ الْکَریمُ مَوْلایَ یا مَوْلایَ اَنْتَ الرَّزّاقُ وَاَنَا الْمَرْزُوقُ

وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَرْزُوقَ اِلاَّ الرَّزّاقُ مَوْلایَ یا مَوْلایَ اَللّٰهُمَّ

اَنْتَ الْعَزیزُ وَاَنَا الذَّلیلُ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقیرُ وَاَنْتَ

الْعَفُوُّ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعیفُ اَسْئَلُکَ

اِلٰهی اَلاَمانَ اَلاَمانَ فی ظُلْمَةِ الْقُبُورِ وَضیقِها اِلٰهی اَلاَمانَ

اَلاَمانَ عِنْدَ سُؤالِ مُنْکَرٍ وَنَکیرٍ وَهَیْبَتِها اِلٰهی اَلاَمانَ

اَلاَمانَ عِنْدَ وَحْشَةِ الْقُبُورِ وَشِدَّتِها اِلٰهی اَلاَمانَ اَلاَمانَ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ اِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ

زِلْزَالَهَا اِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ اِلٰهِي

الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ

اِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ

حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ اِلٰهِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ

غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ

یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدَاهُ وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ

تُرَابًا۔ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی

اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ اِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ

اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ۔ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ

یَوْمَ یُنَادِیْ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اَیْنَ الْعَاصُوْنَ وَاَیْنَ الْمُذْنِبُوْنَ

وَاَیْنَ الْخَآئِفُوْنَ وَاَیْنَ الْخَاسِرُوْنَ هَلُمُّوْٓا اِلَی الْحِسَابِ۔ اِلٰهِیْ

اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ
فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ یَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنْ کَثْرَةِ الذُّنُوْبِ
وَالْعِصْیَانِ + اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنْ کَثْرَةِ الظُّلْمِ وَالْجَفَاءِ
اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنَ النَّفْسِ الْمَطْرُوْدَةِ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ
مِنَ النَّفْسِ الْمَطْبُوْعَةِ عَلَی الْهَوٰی اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنَ الْهَوٰی
اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنْ [illegible] اِلٰهِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنَ الْهَوٰی
اَعِنِّیْ یَا مُغِیْثُ عِنْدَ [illegible] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ الْمُذْنِبُ
الْمُجْرِمُ الْمُخْطِئُ [illegible] یَا مُغِیْثُ یَا مُجِیْبُ یَا مُجِیْبُ اَللّٰهُمَّ
اِنْ تَرْحَمْنِیْ فَاَنْتَ اَهْلٌ وَّاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنَا اَهْلٌ فَارْحَمْنِیْ
یَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَیَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ +
[illegible] حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ
النَّصِیْرُ + وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یَا
رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ + تمام شد دعای مغنی



خاتمة الطبع



الحمد لله والمنه که درینولا مجموعهٔ نادر الوجود که سواطع تابش جان اهل ایمان را
نورے و دل را سروری دست بهم میدهد معروف به مجموعه لودونه نام مشتمل بر اسماء
حسنی یعنی لودونه نام حضرت باری که فضائل وی در احادیث نبوی بسیار وارد است و قصیدهٔ
بردهٔ معرب مع اسناد و قصیدهٔ بانت سعاد و قصیدهٔ غوثیه و دعای
سریانی و قصیدهٔ حضرت اویس قرنی عاشق رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم و دعای مغنی که عطا بخش خدا موصوف است پس این چند وظائف که
مداومت انهما ثمر فوائد دنیا و آخرت هم ست اگر فوائد تاثیرات این وظیفه
را تسوید نماید دفترے باید و خواننده خود دریابد که مفادات انهما مثل آفتاب
روشن است و همه میدانند سالانجواهش طالبین دین بحسن الطاف والا همم
عالی کرم جناب منشی نولکشور صاحب دام اقباله بمقام لکهنو در مطبع نامی
بماه ستمبر ۱۸۷۷ع مطابق ماه رمضان المبارک ۱۲۹۴ هجری به پیرایه طبع آراسته شد
بافضال عمیم خویش خداوند عالم این مجموعه را
مقبول و مرغوب جهان فرماید آمین